

۶۳	ذکر سلطان مصطفیٰ صالح بن سلطان عبد الحمید خان اول	۱۲۷	اشعار مرہم عثمانی
۶۶	ذکر سلطان محمود ثانی بن سلطان عبد الحمید اول	۱۲۸	جغرافیہ ملک روم و شام
۷۱	ترجمہ شہن محمد خان ثانی	۱۳۱	دار الخلافت شہر استنبول کا بیان
۷۶	ذکر سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمد خان ثانی	۱۳۶	فوج ترک بری و بحری
۷۸	بیان جنگ سباسٹوپل	۱۴۰	ذکر مولانا سلطان عبد الحمید بن سلطان عبد المجید خان
۷۴	ترجمہ عبد نامہ شہر یار نیز	۱۴۲	سنجق شریف کا بیان
۹۶	خلاصہ شرائط معاہدہ دفعہ (۱۰)	۱۴۳	جنگ سرویہ
۹۷	خلاصہ شرائط معاہدہ دفعہ (۱۴)	۱۴۹	جنگ جبل اسود
۹۸	بیان تعمیر سی بنوی	۱۵۰	مجلس کانفرنس
۱۰۳	ذکر سلطان عبد الغزیز خان بن سلطان محمد ثانی	۱۵۴	قصیدہ موشیح فارسی بنام نامی حضرت
۱۰۷	ذکر سلطان ادا خان خامس بن سلطان عبد المجید خان		مولانا سلطان عبد الحمید خان قیصر روم
۱۱۰	جنگ سرویہ و جبل اسود وغیرہ		خلاند سلطنت
۱۱۴	نقل عرضی اہل اسلام بمبئی	۱۵۵	حاتمہ الطبع
۱۱۹	نقل عرضی اہل اسلام کلکتہ	۱۵۸	قطعات تواریخ طبع کتاب
۱۲۵	نقل عرضی اہل اسلام الہ آباد		نقشہ ملک روم و شام

### قطعہ تاریخ از مؤلف کتاب تاریخ روم

دیکھہ ترکی کی شجاعت ساری شان زمین  
صفحہ دل سے مٹائی جنگ پیشینہ لکھت  
بادشاہ روسیہ کا عدل و نہر و تخت و تخت  
اسرو پاکرویا تاریخ روم و شام نے

سلطانہ ہجری

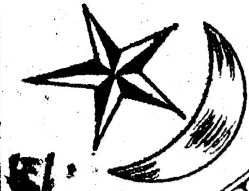
هُوَ الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَالِكُ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

بفضل خداوند انام درین هنگام فرحت انجام حالات سلاطین عثمانیہ کرام  
و محاربات حال ماضیہ ایام دفع غنوم و آلام و قانع مسرت انضمام المسموح



مولفہ ہندۃ عاجز بارگاہ صمد سید امام الدین احمد ابن مولانا مفتی سید عبدالفتاح  
المعروف بہ مولوی سید اشرف علی گلشن آبادی بابہ تمام جاب قاضی ابراہیم صاحب ہند

دستخط حیدر واقع رجبی حلیہ طبع تو



جلد ۱۹

جلد ۱۹

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکھ حمد شاہنشاہ بی پروا و یکتا کو سزاوار ہے کہ مملکت دایمہ و سلطنت مستمرہ او کی  
قدیم و لازوال ہے اور او کی بارگاہ عظمت و جلال کے آستان پر سجدہ کرنے سے  
بادشاہان سر بلند کو تاج افتخار اقبال ہے \* نظم اوس کی کو ہے لائق یہ جاہ  
جلال \* نہیں ہے حکومت کو جسکے زوال \* اوس سے جان کے ہرینست و بلند \*  
وہی جسکو چاہے کرے بہرہ مند \* کیو جا نہیں بناوے فقیر \* کیو کرے شہ  
کیو امیر \* کوئی عدل میں اپنی عادل مزاج \* کوئی سر پر کرتا ہے تخت کا تاج \*  
کوئی ظلم پر اپنے باند ہے مگر \* کرے ملک میں اپنے زیر و زبر \* یہ سب ہرینست اور  
وہ قائم بذات \* یقین وعدہ لا شرک او کی ذات \* ہزاروں جواہر زوہر  
صلوات و سلام اوس سردار خیر الانام شافع یوم القیام قافلہ سالار عالی مقام  
رہنما ہے خاص و عام پر نثار کہ جسے اپنے قواعد و قوانین شریعت عزاسے رول کفر  
بت پرستی کو سرکشوں کے سر سے دور کیا اور تیغ سیاست ملت بمینا و شمشیر  
قرآن کلام خدا سے شرک و جہالت کا سر جگیا چور کیا صلوات اللہ علیہ و علی آلہ

العظام واصحابہ الکرام نظم ہزاران درود و ہزاران سلام \* بروح شفیع الامم  
فی القیام \* بشیر و نذیر و رسول خدا \* کہ جس پر ہے نازل کلام پہلا \* رکھا جبکہ سر پر  
نبوت کا تاج \* لیا اوسنی ہر ایک شہ سے حراج \* صحابہ تھے اوسکے شجاعت میں شیر  
عقیل و شریف و جوان و دلیر \* بجائی و چشم شیر اسلام کی \* خنجر  
صنام کی \* جہان کو کیا کفر سے پاک و صاف ۱۲۰

درود او سکے ہوا آل و اصحاب پر  
یہ عاجز بندہ بارگاہ صمد سید امام الدرب  
مولوی سید اشرف علی گلشن آباد

جہان و سامعین حوادث زمان کی حدیث میں عرض سا ہے کہ اندونج ر  
عالم میں سلطنت ترکی کے حالات چھپتے ہیں اور خورد و کلان کی زبان پر شب و روز  
اسی مضمون کے کلمات آتے ہیں کوئی سلطنت عثمانیہ کی حدود و مملکت میں بحث و تکرار  
کرتا ہے کوئی سرویہ کی ہر میت کا سرود سناتا ہے مولف فی باصرہ بعض دوستوں کے  
سلاطین روم کا حال لکھنا شروع کیا اور کتب مطبوعہ مصر مثل اخبار الدول مصباح  
الساری تاریخ قیصر روم وغیرہ کتب فارسی و اخبارات انگریزی وارد و سے جمع کیا  
نام اس کتاب کا تاریخ روم و شام رکھا ابتدای سلطنت عثمانیہ سے ہر ایک سلطان کی  
جنگ کی کیفیت اور ملک گیری کی حقیقت ہر ایک کے سنہ جلوس کا سال اور اوسکے  
سنہ وفات کا حال مرقوم کیا ہے اور افواج سلطانی کی تعداد اور شہر استنبول کی آبادی  
وغیرہ حالات بلا تعداد لکھا اور جو لوگ اسیان خادم محمد بن الشرفین سلطان البحرین و خاقا  
البحرین عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کے زمانہ میں نصاری سے ہوئیں سب و قاریہ



وسوایخ پیشین کو زمانہ حال تک تحقیق سدا با تصدیق و تدقیق باختصار بلا تعصب  
و طرفدار ہی نہیں کیا جو ہر زمانہ حالات سلاطین و اراکین سلطنت اور واقعات داخلین  
قد و حکومت کو پیشکش طالبین کیا ناظرین با تمکین سے امید ہے کہ اگر کہیں اس میں سہو و خطا  
نہ ملے تو توفیق الہی علیہ تو کلت والیہ انیب

مورخین روم مثل خیر اللہ افندی وغیرہ  
اسے بعضے کہتے ہیں کہ یہ عیسیٰ بن  
حانی علیہ السلام کی اولاد میں ہیں عیسیٰ کے پانچ لڑکے تھے ان میں ایک لڑکے کا نام روم  
تھا اور رومی اوسی کی اولاد میں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ بنی قنطرہ سے ہیں  
جو بسبب قحط کے حجاز سے سفر کر کے قرمان میں آکر سکونت اختیار کی تھی اور بعضے سورخ  
کہتے ہیں کہ آل عثمان اسی دو قوم سے منسب ہیں اللہ ہجری میں ایک شخص بنام سلیمان  
قوم مذکور سے جو ابوالآبائی سلاطین عثمانیہ ہوتا ہے صحرا سے ارمینہ بزرگ میں آکر سکونت  
اختیار کی ۶۲۱ھ ہجریہ میں بعد وفات یانی چنگیز خان کے علاء الدین سلجوقی شاہ قونیہ سے  
اور خوارزم شاہیان سے لڑائیاں شروع ہوئیں تب سلیمان مذکور نے علاء الدین سلجوقی کے  
پاس آکر اپنی عزت بڑھائی اور مردانگی کی داد دی اور تمام دشمنوں پر غالب آیا اور بادشاہ کا  
نہایت دوست اور مقرب بنا یو ما فیو ما اپنی حشمت میں ترقی کرنے لگا اور سب سالار فوج کا  
آخر ۶۸۰ھ ہجری میں ملک عرب پر شکر کشی کی اور شیت الہی سے نہروان میں غرق  
ورو میں مدفون ہوا اوسکے چار لڑکے تھے بنام سفورنگین کون جو غندی ارطغرل

دو نذر پہلے کے دو لڑکوں نے بادشاہ سے کنارہ کیا اور ارطغرل و دو نذر یہ دونوں لڑکے علاء الدین کے حضور میں رہے اور بغرت تمام اپنی عمر بسر کرتی تھی جب ارطغرل کا انتقال ہوا اسکا لڑکا بنام عثمان جو ۶۵۷ھ ہجری میں تولد ہوا تھا علاء الدین کے یہاں منظور نظر ہوا پھر اپنی جرأت و بہادری کے سبب لشکر کا امیر بنا اور طبل و علم پایا پھر چند روز کے بعد اسکو بادشاہ نے مقدمات و معاملات کے فیصلہ کرنے پر مقرر کیا یہاں تک بادشاہ کا مقرب بنا کہ بادشاہ کی جابی پر نماز جمعہ کے لیے مسجد جامع میں جاتا تھا اور تمام اختیار کار و بار سلطنت کا اسکے قبضی میں آیا ہمیشہ بادشاہ کی فرمان برداری و اطاعت میں سر مو فرق نہ کیا اور اپنی شجاعت و جوان مردی کو ہر وقت دکھاتا رہا اور کئی ملکوں کو ضرب شمشیر سے فتح کیا ستارہ او سکے بخت کا چمکتا تھا اسلئے عثمان غازی کا بادشاہ سے خطاب پایا اور بادشاہ نے اپنا داماد بنایا ۶۹۹ھ ہجری میں علاء الدین نے جب تاتاریوں سے شکست کھائی اور اروام میں چلا گیا اسکے اولاد نہ تھی کہ اپنا جانشین بناوے تب امیر عثمانکو جو بڑا دلور اور جرار تھا اور تمام شہر کے لوگ اور لشکر اس سے راضی و خوش تھے تخت سلطنت پر بٹھلایا بعدہ سلطان عثمان کہلایا

## ذکر سلطان عثمان خان

نام اسکے باپ کا امیر طغرل بن سلیمان تھا اس بادشاہ نے مشیت الہی سے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اپنی کمرہت کو ملکوں کے لینے میں جہت کی پہلے قراحصار کو فتح کیا اور اپنا اسکو مستقر الخلافت بنایا اور پہرہت سے شہروں کو اپنی شجاعت اور تلوار کے بل سے قبضہ اختیار میں لایا اور اپنے چچا ضعیف و نذر کو نو دہر س کی عمر میں قتل کیا۔

مین والی برصہ سے لڑائی کی اور اکثر شہرین پر فتح پائی اور سلاطین نصاریٰ کو اسلام کی دعوت کی بعض اسلام لائے اور بعضوں نے خزیہ دینا قبول کیا اور بعضے خنک کر کے مغلوب ہوئے اور قیدیہ میں آئے سلطان اسی کام میں مشغول تھا کہ قوم تاتار ایکدم اس کے ملک پر آکر گرے سلطان عثمان کے لڑکے مسیحہ ارخان نے جب یہ دیکھا تاتاریوں کے مقابل آیا اور دشمن کو مار کے بہکا دیا چند سال تک سلطان عثمان شہر برصہ کو محاصرہ کیا تھا سبب استواری قلعہ و بروج کے فتحیاب نہ ہو سکا آخر شہر و قلعہ و مان سے نبوای ایک قلعے میں اپنے بھتیجے اخیمور اور کچہ شکر کو رکھا اور دوسری قلعے پر بلبان کو مع لشکر حراقتہ کر دیا اور پاکید کی کہ قسم اناج و طعام شہر برصہ کو نہ پہنچنے پاوے اور وہ عاجز ہو جاوین ارنٹا نے تاتاریوں کو ہزیمت دیکر شہر برصہ کا محاصرہ کرنے کی ہمت کی اور محاصرہ و محاربہ میں مدت تک مشغول رہا حاکم برصہ بصلاح سپر قصیر روم اندرونیکوس نام سبب ہوئی نہایت سنگی قلعے کے تنگ اگر ۱۲۷۶ ہجری میں باہر نکل آیا ارخان اوسی وقت برصہ میں داخل ہوا تو تین ہزار دینار لیکر سکنا شہر برصہ کو مع عیال و اطفال چلے جانے کا حکم دیا قوم نصاریٰ بچتہ گریان جلا وطن ہوئے اور اوہنون کے مکانات مسلمانوں کے قبضے میں آئے اور ارخان اطمینان تمام شہر برصہ میں سکونت کی ناگاہ سلطان عثمان کی بیماری کی خبر ارخان کو پہنچی وہ مان سے جلد روانہ ہوا و سوین رمضان ۱۲۷۶ ہجری کو سلطان عثمان کے پاس پہنچا سلطان عثمان نزع کی حالت میں تھا چند کلمات نصیحت آمیز اور وصیت کر کے بصر ۶۹ برس کے انتقال کیا اور ۶۷ برس تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہا اور ارخان نے سلطان عثمان کی بخش کو قلعہ برصہ میں لے جا کر دفن کیا یہ بادشاہ نہایت کریم اور سپاہ پرور تھا یک جہ اپنے پاس نہایت درویشیاہیوں پر صرف کرتا تھا چنانچہ بعد وفات سلطان عثمان کے بدوین خفخان و کمر بن

شمشیر کے دوسری چہیزہ لوگوں نے اس کے مکان میں نپائی.....

## ذکر سلطان ارخان

ارخان نے بعد وفات باپ نے سلطان عثمان کے تحت سلطنت پر جلوس کیا اور شہر صمدیہ کو اپنا تخت گاہ مقرر کیا اور قلیل المدت میں نصاریٰ سے لڑائی کی اور اوہنوں کے قلعجات مشہور مثل غنکولہ و کندرہ و ائیس و سمندرہ و غزہ فتح کیا جب برادر ارخان بنام علاء الدین جبکہ ارخان نے اپنا وزیر بنایا تھا انتقال کیا سلیمان پاشا کو جو بڑا دلور اور عقیل تھا اپنا وزیر مقرر کیا اور اپنی قلم و حکومت میں مدارس و مساجد جا بجا بنائے اور قلعہ اذنیق کو فتح کیا اور قوم اروام کو شکست دی اور شہر ہجری میں بنین طیا کو لینے کے ارادے سے آیا اور فتح کیا اور شہر کالی بولی کو بھی اپنے قبضے میں لایا جو قسطنطنیہ کی سرحد پر واقع ہے اور شہر ہجری میں سلیمان پاشا گھوڑے پر سے کر کے انتقال کیا ارخان اس وزیر کے مرنے سے نہایت غمگین ہوا اور بعد ایک سال کے بعد ۷۷۸ برس کے انتقال کیا ۳۳ برس تحت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ بڑا شجاع و سخا و بردبار و عادل و علم دوست تھا

## ذکر سلطان مراد خان اول

اس سلطان نے بعد انتقال اپنے باپ ارخان کے تحت سلطنت پر جلوس کیا اور شہر اورنتہ کو اپنا دار الخلافت بنایا اور اپنی ہمت ملک کے وسیع کرنی میں باندھی لالشاہین سپہ سالار کو بافوج جہاز ترکان خونخوار اطراف ملک کی طرف رخصت کیا اس سپہ سالار نے قلعہ

بلدان کشمیر کو ہر ملک ان تک فتح کیا یونان کے بادشاہ نے ڈر کر صلح کر لی قیصر روم  
 جان بالالوغ والی قسطنطنیہ شہر رومیہ میں پوپ (یعنی نصاری کے پادری) سے  
 مدد چاہی پوپ نے لشکر سے مدد دیا اور دوسرے حکام نصاری ہی شہر ایک قیصر جان  
 ہوئے قیصر جان بہت سا لشکر لیکر سلطان مراد کے مقابلے میں جنگ کو آیا سلطان مراد خان  
 نے لالاشاہین اور تیمورتاش بگ کو لشکر ظفر پیکر ہمراہ کر کے مقابلہ قیصر جان کے لیے بھیجا  
 فوج قیصر جان بچ بڑی لشکر سلطانی فوج قیصر جان پر ایسا ٹوٹ پڑا کہ دشمنوں کو سنبھلنے  
 نہ دیا اور سب کو تہ تیغ کر دیا قیصر نے شکست فاش کھائی آخر لاچار ہو کر صلح کی اور  
 زور و دھم سے پھر لشکر اسلام نے مملکت نصاری پر چڑھائی کی پانچ برس کے  
 عرصے میں بہت سے نصرانی ملک فتح کیے والی قریان نے اپنی آبرو بچانے کو اپنی  
 لڑکی سلطان مراد کے بیٹے بایزید کو دی دوبارہ تیمورتاش بگ سپہ سالار کو فوج  
 دریامونج دیکر واسطے تسخیر ملاد کے اجازت دی تیمورتاش نے مقدونیا کو لیا اور  
 حدود بلادار نیوٹانک چلے گئے اور شہر منستر کو کہاں استقلال فتح کیا اور وقت  
 جو لشکر گیا تھا اسکا خلاصہ اس مختصر میں نہیں آسکتا ہے بعد اسے ہجری مطابق ۸۵۷ھ  
 قمری نصرانی حاکم سرب یعنی سرویہ نے اپنے ہم مذہب والی لوگوں کے ساتھ اتفاق کر کے  
 چند لاکھ فوج سلطان مراد کے مقابلے میں لایا سلطان مراد بھی اپنی فوج کے ہمراہ میدان  
 جنگ میں آئے اگرچہ سلطان کی فوج دشمن کی فوج سے چارم تھی لیکن پھر بھی بلا خوف  
 متوکل علی اللہ سلطان نے مقابلہ کیا بایزید سپہ سلطان مراد ایک بار فوج دشمن پر حملہ آور  
 ہوا اسقدر اسقدر نصاروں کو تہ تیغ کیا کہ خون کی ندیاں جاری ہو گئیں اور قمری زندہ قیدی  
 تھے السیف بجا لتباہ ہباگ گئے فتح عظیم سلطان کو حاصل ہوئی سلطان مراد بھاس



فتح کے میدان نبرد میں شریف لیگئے ہر طرف نظر دوڑاتے تھے بجز لاشوں کے کچھ  
 نظر نہ آتا تھا یکا یک ایک کافر زخمی نے جو وہاں میدان میں پڑا تھا اور سلطان بھی اس کے  
 نزدیک سے جاتا تھا اور سنے ایک خجرا تبار سے سلطان کا کام تمام کیا اس سلطان نے  
 سترہ مہری میں وفات پائی تو رچیان نے یہ دیکھ کر اس کافر زخمی کا قیمہ کر ڈالا اور قرآن کو  
 اسی جگہ لاکر گردن ماری سلطان مراد بچہ ۲۳ برس کے راہی ملک بقا ہوئے بازید نے  
 سلطان مراد کی لاش کو شہر برصہ میں لاکر دفن کیا اس سلطان نے ۵۴ برس سلطنت  
 کی یہ سلطان نہایت دانشمند صاحب عزم درست صوفی مشرب صوف پوش درویش  
 عابد پرہیزگار تھا \*

## ذکر سلطان بازید بدیم

بعد وفات بانی سلطان مراد خان کے سلطان بازید تخت سلطنت پر جلوہ بخش ہوا  
 یعقوب اوسکے بہائی نے جب بازید کو سلطان دیکھا فرصت ڈھونڈتا تھا کہ ایک مرتبہ  
 لڑے بازید نے اس بات پر اطلاع پا کر اپنے بہائی یعقوب کو آدھی رات کی قوت مار ڈالا  
 اور پھر بازید سرب (یعنی سرویہ) کی لڑائی میں گیا اور شہر ویڈن اور سکوب کو مفتوح  
 کیا لازار والی سرب (یعنی سرویہ) نے انجام کار پر نظر کی بد معلوم ہوا اپنی بہن کو بازید  
 کے نکاح میں دیا اور محصول قبول کر کے ملک کو بچالیا اسی ایام میں اندورنیکوس اور  
 اوسکا لڑکا باہم متفق ہو کر چاہا کہ جان بالالوغ پدرا اور جد کو اپنے ہمراہ مانویل اور  
 دوسرے لڑکا جان بالالوغ کو اپنے ہاتھ میں لاکے اور ننگ قیصری پر پانوں رکھے  
 جان بالالوغ اس بات کی خبر پا کر اپنے لڑکے اور نبیرے کو قید کیا اندرونیکو

اوسکے لڑکے نے خفیہ طور سے ایک نیایش نامہ بایزید سلطان کی خدمت میں بھیج دیا  
 بایزید یلغار شہر قسطنطنیہ میں پونچھا جب فوج قیصر کی ازروی باطن اندرونیکوس  
 کی شریک تھی بلانازعت بایزید نے جان بالالوغ اور مانویل کو قید کیا اور اندرونیکوس  
 سے خراج مملکت مقرر کیا اور اوسکو تخت پر بٹھلایا جان بالالوغ اور اوسکے لڑکے  
 مانویل نے قید خانہ سے کسی وجہ سے خلاصی پائی اور بایزید کے حضور میں جا کر حاضر ہوئے  
 اور عرض کی کہ ہم جزیرہ بھی دیتے ہیں اور بارہ ہزار فوج ہمراہ رکاب طفر انساب کے  
 مقرر کرتے ہیں بایزید نے جان بالالوغ کو تخت پر بٹھلایا اور اندرونیکوس اور اوسکے  
 لڑکے کو گرفتار کر کے دریا سے سفید کے درمیان کسی جزیرہ میں مجبوس کیا والی سرویہ  
 حسبِ خواست بایزید اجازت بنانی مسجد و مدارس سکونت اہل اسلام کی اپنے  
 ملک میں می بایزید خزانہ بیت المال کی نہایت حفاظت کرتا تھا اور فقط فوج ہی کے  
 مصارف میں صرف کرتا تھا لہذا اوسنے چاہا کہ ساکنان شہر سے روپیہ جمع کر کے مساجد و  
 مدارس ملک سرب یعنی سرویہ میں بنا کر شہر کے نصاری نے یہ خبر یا کر جنگ کی تیاری  
 کی بایزید نہایت غضب میں آکر جان بالالوغ کو لکھ بھیجا کہ برج اور حصار شہر کو گرا دو  
 جان بالالوغ نے دہشت کھا کر شہر کو بایزید کے حوالے کیا بایزید نے چند لاکھ دینار  
 و مان سے لیکر ملک سرب میں عمارت بلند تیار کی اور سبھی جامع شہر سرب میں کمال محنت  
 و صرف زحمت سے تعمیر کی والی ایدن جو متصل شہر سرب کے تھا خائف ہو کر اپنا  
 دار الخلافت بایزید کے حوالے کیا اور دوستی و محبت کو بڑھا کر سکھ و خطبہ بایزید کو نام کا  
 انی قلم و میں جاری کیا اور شہر تیرہ میں سکونت اختیار کی بایزید ان امور سے فرغت  
 واکرمہت ملک نصاری کے تسخیر کرنے میں باندھی اور لشکر کشی کی اور قیصر روم

حسب الوعدہ بارہ ہزار سپاہ طلب کی مانویل سپہ جان بالالوغ مع فوج حاضر ہوا  
 بازید خبریہ رود وس غیرہ جزائر کو اسرع اوقات میں فتح کیا جان بالالوغ نے شہر  
 قسطنطنیہ کے قلعہ اور فصیل کو نہایت مضبوط کیا اور جنگی سامان کی تیاری کی بازید نے  
 خبر پاکر لکھنہ بھیجا کہ حصار شہر کو مہندم کر دو ورنہ تیرے لڑکے کو کورنبا دو گنا جان بالالوغ  
 نے مجبوری سے جو حصار کہ نیا تعمیر کیا تھا توڑ ڈالا اور اسی نداشت اور شیمانی میں جیڑا  
 بعد مر گیا مانویل نے اپنے باپ کی وفات کی خبر پاکر بازید کے بدون اجازت شہر  
 قسطنطنیہ میں پونچھا بازید نہایت غضبناک ہوا اور فوج واسطے تسخیر کرنے قسطنطنیہ  
 بھیجی اور دوسری فوج ملک بلغار کو روانہ کی ایک سردار علا والدین نام نے فرصت پا کر  
 تیمورتاش کو قید کر کے رایت عصیان کھڑا کر دیا اور بازید نے لشکر اپنا بھیجا و سکی  
 جمعیت کو متفرق کر دیا علا والدین مع اپنے دو لڑکوں کے بازید کی قید میں آیا بازید  
 دو لون لڑکوں کو قلعے برصہ میں محبوس کیا اور علا والدین کو تیمورتاش کے حوالہ کیا بعد چند  
 روز کے تیمورتاش نے بی اذن بازید او سکوقتل کر ڈالا بازید اپنے انتظام خانگی سے  
 مطمئن ہو کر عنان عزیمت کی ملک کی تسخیر کرنے پر پوری اور بعد نروان جنگ کے  
 کشور برٹان الدین کو اپنے قبضے میں لایا اور اکثر قلعجات اور بلاد پر نصاری کے  
 فتح پائی بعضے لوگ سبب ہونی و بدبہ بازید کے بہاگ نکلے اور سمرقند جا کر امیر تیمور گورگنا  
 کے پاس گئے بازید نے اس عرصے میں بہت سا لشکر آراستہ کر کے ۹۶ھ ہجری میں  
 قسطنطنیہ کی تسخیر کا ارادہ کیا قیصر نے پوپ اور دوسرے نصاری کے بادشاہوں سے  
 مدد مانگی اسی ہزار فوج او سکی مدد کو جمع ہو گئی شہر نیکوبولی کے اطراف سخت لڑائی  
 ہوئی فتح اسلام ہوئی اور نصاروں نے شکست پائی اور جو زندہ تھے وہ پرشیا

بھاگ گئے اور دس ہزار رضاری زندہ قید میں اہل اسلام کے آئے بازید کے حضور میں اس دس ہزار قیدیوں کے سر کو شمشیر اسلام سے جدا کر دیا قیصر روم نے واسطے استمداد کے امیر تیمور کو لکھ بھیجا امیر تیمور ملتفت نہوا قیصر نے پہر بازید سے صلح کی بازید پہر اپنے شہر برصہ میں گیا اور عیش و عشرت میں چند روز سخت پر جلوس کرتا رہا امیر تیمور گورکانی ایران و توران کے ایلیچی کو نزدیک بازید کے بھیجا اور احمد طہار والی عراق فرجوا تیمور سے بھاگ کر بازید کے یہاں پناہ لی تھی او سکھو طلب کیا اور دوستانہ بازید کو لکھ بھیجا کہ تمکو غفلت میں نہ رہنا چاہیے قوم رضاری پوشیدہ دشمن دین و جان کے ہیں بازید اس پیغام سے نہایت غصہ ہوا اور بہت سخت جواب لکھا اور وکیل کو ہزار خرابی و خواری اپنے حضور سے نکال دیا اور سب لکھنے خط قیصر کا بنام امیر تیمور یا سید استمداد آگاہی پا کر اور زیادہ غضبناک ہوا بذات خود لشکر جہاںگیر قسطنطنیہ پر چرہ دوڑا امیر تیمور نے بغور دیکھنے جواب ناصواب اور بی عزت ہونا اپنے ایلیچی کا سنکر غصہ میں آیا اور لشکر قہار ترکان ہمراہ لیکر بازید کے مقابلے میں آیا ایک لڑکا اور چند سردار سلطان بازید کے شہر سیواس میں تھے مقابلے میں آئے نہایت سخت لڑائی ہوئی اور بڑے بڑے سردار بازید کے مارے گئے امیر تیمور کو فتح نصیب ہوئی بازید اس سانحہ ہوشربا سے سخت متوحش ہوا محاصرہ قسطنطنیہ کا چھوڑ کے بہت تمام جنگ کی تیاری کی متصل قصبہ انگورہ لشکر جمع ہوا تاریخ ۱۹ ماہِ حجہ ۸۸۷ ہجری کو صبح کے وقت بازید نے مانند لوہی کی دیوار کے سپاہیوں کی صف میدان میں کھڑی کی موسیٰ و سلیمان و قحط و عیسیٰ و مصطفیٰ پانچوں لڑکوں کو اپنے مع سرداران جنگ آزمودہ ہمینہ و سیر میں رکھا اور خود ہمراہ سپاہ جہاں تیغ خوانی شام کو کم کیا اور امیر تیمور کی طرف سے بڑے بڑے جواغردان و لاور نے باگز زبائی گراں تھا بکلیا

صبح سے شام تک لڑائی ہوتی رہی آخر روز بایزید کے لشکر نے ہزیمت کھائی اور تھوڑی سیلہیوں نے بایزید کے ماری خوف جان کے سپر کو ڈال دیا بایزید نے یہ حال دیکھ کر سب سکندری پر سوار ہو کر وہاں سے بھاگا راہ میں یکایک گھوڑے زمین پر گرا ایک سپاہی نے امیر تیمور کے اوسکو اسیر کیا اور ایک لڑکا بایزید کا موسے نام بھی امیر تیمور کی قید میں آیا اور دوسرا لڑکا مصطفیٰ نام گم ہو گیا شاید وہ مقتول ہوا ہوگا باقی تین لڑکے بحالت خستہ و دیدہ پر آب اپنے ملک کی طرف فرار ہوئے جب بایزید کو امیر تیمور صاحب قرآن کے روبرو لائے امیر تیمور نے تعظیم کی اور اپنے بار بٹھلایا اور نہایت دلجوئی سے پیش آیا اور حسن برلاس کو امیر تیمور نے کہا کہ بایزید کو براحت و آرام نظر بند رکھیں بایزید نہایت غیر متنبہ تھا اس ہزیمت اور گرفتاری سے عارضہ بخار میں مبتلا ہوا علاج کیا کچھ فائدہ نہوا آخر الامرحوچہ وہیں شعبان ۸۷۵ ہجری کو انتقال کیا امیر تیمور نے بایزید کے لڑکے موسے کو جو نظر بند قید میں تھا بایزید کی نعش سپرد کی اور اوسکو حضرت کردیا موسے نے میت کو شہر برصہ میں لا کر دفن کیا مورخون نے لکھا ہے کہ امیر تیمور نے بایزید کو پچھڑ آہنی میں بند کیا تھا بایزید نے یہ سبب نہ تاب لانی اس عذاب کے خودکشی کی اور فضائل پناہ محمد بن خاوندشاہ روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ بایزید ملیدرم مرض خناق و ضیق النفس میں شہر آفاق کے درمیان انتقال کیا اوسکے فرزند موسے نے اوسکی نعش کو شیخ محمود کے مزار کے پاس دفن کیا امیر تیمور اس واقعے کے سننے سے نہایت افسوس کیا چاہا کہ تمام ملک روم کو مسخر کرے اور بایزید کو تاج و نگین ملک و مکر حضرت کرے آخر شرا دسکے لڑکے موسیٰ کو ایک سو اسیپ بادشاہ باساز و یراق و یرلیغ آل عثمان و خلعت گران بہا و ترکش و کمان و شمشیر مرصع وغیرہ دیا کہ نعش بایزید کو محض میں بائیں شان اپنے ملک بہر



موسیٰ نے رخصت لے جنازہ کو اپنی باب کے شہر برصہ میں لا کر دفن کیا

## ذکر سلطان محمد خان اول

جب بایزید امیر ترمچور کی قید میں آیا اور اسکے لڑکے بہاک کر اپنے ملک میں آئے اور باہم جدال و قتال کرنے لگے چنانچہ گیارہ برس تک خانہ جنگی آل عثمان میں ہوتی رہی آخر سلیمان بن بایزید سپاہ نیک چری کے ماتہ سے کہ اس قوم کے رئیس کی اسنے ڈاڑھی قطع کی تھی مارا گیا موسیٰ نے اپنے بہائی سلیمان کے خون کے بدلے میں مکر بستہ ہو قوم نیک چری کے بہت سپاہی گرفتار کیے اور سب کو آگ میں جلا دیا آخر لڑائی میں محمد نے اپنے بہائی موسیٰ کو قتل کیا اور تخت سلطنت پر بیٹھا اور ضبط و ربط مہمات ملکی و مالی میں متوجہ ہوا اور سلاطین ہندنگ و یونان کے ساتھ دوستانہ راہ و رسم نامہ پیام جاری کی قرمان کا حاکم جو دشمن بایزید کا تھا فرصت پا کر شہر برصہ پر تاخت کی اور تبر بایزید کی کہو و کراگ میں جلا یا محمد خان نے آتش فساد کے بجھانے میں نہایت کوشش کی اور دشمن کو ہزیمت دی مصطفیٰ بیگ سپر حاکم قرمان گرفتار آیا جسوقت محمد خان کے روبرو آیا ایک کبوتر اپنے جبہ میں محاذی سینہ پہنان کیا اور محمد خان اول سے کلمات معذرت کرنے لگا اور سینے پر ماتہ رکھ کے کہنے لگا کہ قسم ہے خدا کی کہ جب تک یہ روح میری حسب سچ سلطان کے ساتھ ہر گز خیانت نہ کروں گا محمد خان بھی اسکی معذرت دیکھ کر اسکی قصص عفو کی اور رخصت کیا مصطفیٰ بیگ نے بیرون قصر شاہی جا کے کبوتر کو جیب سے نکال کر مار ڈالا اور بیرون شہر جا کر گلہ گو سپندان شاہی کو غارت کیا یہ خبر سلطان کو پونہ سوار ونگو سے گرفتار کرنے اور اسکے بھیج دیا جب سوار و بر و سلطان کے اسکو لای سلطان نے کہا

تو اپنی قسم سے پہرا مجھ کو لازم نہیں ہے کہ میں اپنی سوگند سے پھرون سلطان نے پھر  
 اوسکی جان بخشی کی اوسی ایام میں ایک شخص نے سر اوٹھایا اور کہا کہ میں مصطفیٰ پر  
 بائید ہوں کہ امیر تمور کی لڑائی میں روپوش ہو گیا تھا سلطان محمد نے اوس پر شکر کشی کی وہ  
 شخص شکست کھا کر کسی عامل قیصر روم کے پاس جا کر پناہ لی محمد خان نے عامل قیصر سے  
 اوسکو طلب کیا اوسنی جواب دیا کہ بدون اجازت قیصر میں نہ دوں گا مافیل قیصر روم نے  
 سلطان کو لکھا کہ جو شخص سلطان کے یہاں پناہ لیتا ہے پھر اوسکو دشمن کے سپرد نہیں  
 کرتے ہیں لیکن میں اتنا اتار کر تا ہوں کہ اوسکو میں قید میں رکھوں گا سلطان نے قبول کیا  
 اور اوسکی تنخواہ متبر کی اس سلطان کے وقایع جنگ بہت ہیں اوسکے لکھنے کو دست  
 چاہیے جو کچھ ضرور تھا لکھ دیا اس سلطان نے شہر آذر نشتہ کو اپنا پای تخت مقرر کیا تھا اور  
 اور یہی سلطان موجد جہازات جنگی اور سپاہ دریائی و توپخانہ کا آل عثمان میں ہوا ہے  
 ۸۲۴ھ ہجری میں مرض اسہال و موی کے درمیان انتقال کیا جسوقت یہ بادشاہ نہایت بیمار  
 ہوا اپنے لڑکے مراد خان کو جو شہر اماسیا میں تھا بلا بھیجا اور آگے پہنچنے اوسکی خود تنہا  
 کیا وزیروں نے اسکی خبر وفات کو اکتائیں روز پوشیدہ رکھا تا حجب مراد خان  
 و ثامن پہنچا اور تخت سلطنت پر بیٹھا پھر سلطان محمد کی وفات سب کو غلامی  
 اس بادشاہ نے سیکڑوں مساجد کشور سلطانی میں بنائی یہ بادشاہ نہایت ذکی العقل شدید  
 البیاض سیاہ چشم عریف الحواجب فیج الجھہ بلند بینی عریف الصدر و راز دست مستقیم الاعمال  
 عادل مزاج کریم صفت صادق الموت بے کینہ تھا اور امور تھاخرو تزک و حمت شام کو  
 نہایت پسند رکھتا ظروف طلا و نقرہ کے بنا کر اوسمیں کھاتا تھا علما و نئے کہا کہ اسمیں  
 کھانا پینا حرام ہے اوسیوقت سلطان نے تین روز تک برسم کفارہ اوسی ظروف میں فقرا

کھانا کھلوا یا مشایخ صوفیہ سے نہایت محبت رکھتا تھا اور مریدانہ خدمت اونکی کرتا تھا یہ آل عثمان سے اول بادشاہ ہوا ہے کہ جس نے شریف مکہ کے لیے زر سالانہ مقرر کیا تاکہ وہاں کے محتاجین و غریب کو پرورش کرے اور خدمت حرمین شریفین کی بخوبی بجالاوے \* \*

## ذکر سلطان مراد خان ثانی

بعد وفات محمد خان کے مراد ثانی جو سنہ ہجری مطابق سنہ ۱۰۱۱ عیسوی میں تولد ہوا تھا اورنگ خسروانی پر جلوں کیا مانویل قیصر روم نے لکھ بھجا کہ اپنے لڑکی کو بطور رہن کے میرے پاس رکھ نہیں تو میں بازید بلدرم کے لڑکے مسمیٰ مصطفیٰ کو جواب میری پاس قید میں ہے رہا کرو گا مراد ثانی نے اسکو قبول نہ کیا قیصر روم نے مصطفیٰ کو چھوڑ دیا اور ہمارا اسکے دس جہاز جنگی مع فوج دیکر سلطان مراد ثانی پر بھجا مصطفیٰ نے شہر کالی بولی پر فتح پائی مراد ثانی نے ہمراہ سردار بازید بادشاہ کے تیس ہزار فوج دیکر واسطے مقابلے کے بھجا مصطفیٰ نے فوج مراد ثانی کو شکست دی اور بازید پاشا کو جو ایک سردار تھا مار ڈالا قیصر نے مصطفیٰ سے شہر کالی بولی کو طلب کیا اسنے جواب مذیاقیصر نے کام سے نہایت پشیمان ہوا مراد ثانی فوج گران لیکر روانہ ہوا جب شکر سلطانی متصل بلدہ کالی بولی کے پونہچا اکثر لشکر مصطفیٰ کا سلطان مراد کے ساتھ مل گیا مصطفیٰ یہ دیکھ کر کالی بولی بھاگ گیا بعض نوکروں نے اسکو رستی میں مار ڈالا مراد ثانی با مراد ومان سے پھرا اور بہت سی فوج جبار کے ساتھ قسطنطنیہ میں پونہچا اور غنیمت کو اپنی فوج پر معاف کیا مگر قسطنطنیہ فتح نہوا لیکن قیصر روم عاجز اگر جزیرہ دینے کا اقرار کیا مراد ثانی نے صلح کر کے وہاں سے بت کی اور قیصر بعد چند ماہ غلگین بکر مر گیا مراد ثانی نے پھر لشکر آراستہ کر کے جہاد کیواسطے

روانہ کیا اور سبب ہونے تائید غنی کے بخرا سود کے کناری کے بہت سے شہر فتح  
 کیے اور بلغار پر لشکر کشی کی وہاں لشکر سلطانی نے شکست کھائی بیس ہزار سپاہی  
 ضائع ہوئی اور پھر مراد ثانی نے شہاب الدین باشا کو اسی ہزار فوج دیکر تسخیر بلغار کے  
 لیے بھیجا والی بلغار نے نہایت زور شور سے لڑائی کی اور لشکر سلطانی پر غالب آگیا اور  
 سردار شہاب الدین کو مع پانسو آدمیوں کے گرفتار کیا مراد ثانی نے تیسری بار پھر لشکر کشی  
 کی اور شکست کھائی بھر بعد دس برس کے صلح کی اور اپنا لڑکا محمد خان نام جو چودہ ہکا  
 تھا تخت سلطنت پر بٹھلایا اور خود یاد خدا میں مشغول ہوا والی بلغار نے یہ منہ بیا کر عہد شکنی  
 کی اور لشکر کشی کی براؤ و جب راجوب لڑائی ہوئی دو سو پتالیس جہازات جنگی کو مراد ثانی کے  
 دریا میں آتشی توپ مار کر آگ لگا دی اور خشکی میں بھی غالب آکر بہت سے بلاد سلطانی پر  
 قبضہ کیا لشکر کے سرداروں نے مراد ثانی کو بھی صومعہ سے باہر نکال دیا اور علم کو بیان میں  
 استا وہ کیا مراد ثانی چالیس ہزار سپاہ کے ہمراہ دشمن کا مقابلہ کیا اور عہد نامہ والی بلغار کا  
 نوک سان پر باندھ کر مقدم کیا شاہ بلغار نے فوج سلطانی کو نہریت دی اور مراد ثانی کے  
 خیمے تک پہنچا مراد ثانی نے بھاگنے کا قصد کیا سردار ان شیردل نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی  
 اسی اثنا میں شاہ بلغار رو برو نکل آیا مراد ثانی نے اوسکو دیکھ کر ایسا تیر لگایا کہ اوسکی پشت سر  
 باہر نکل گیا اور شاہ بلغار گھوڑے پر سے زمین پر گرا تو رچیان نے اوسکا سر کاٹ لیا لشکر  
 اوسکا ہر سان ہو کر وہاں سے بھاگا مراد ثانی بغتہ و کامرانی اپنے دار السلطنت تین ہا  
 اور تخت حشمت و امثال پر جلوس نہر مایا اور

۵۵۵ ہجری مطابق ۱۱۵۵ م

میں انتقال کیا

## ذکر سلطان محمد خان ثانی

یہ بادشاہ سلطان مراد ثانی کا فرزند ہے ۲۹ سالہ عیسوی شہزادہ زنتہ میں پیدا ہوا باپ کی وفات کے وقت شہر مونیزیا میں تھا خبر حلت کی اپنے باپ کے سرکسبت تمام ومان پونچا اور ۵۵۵ ہجری مطابق ۱۱۵۹ عیسوی میں تخت سلطنت پر جلوں کیا قیصر قسطنطنیہ نے اس کے بھائی سمسار خان کا نفقہ جو اس کی قید میں تھا طلب کیا اور بہت دید لکھا کہ اگر تو درما بہ بیسجے میں کہ تو قف کر گیا فوراً اس کو میں چوڑ دوں گا محمد خان ثانی اس کا نامہ دیکھتے ہی غضبناک ہو گیا قسطنطنیہ کے لینے میں کمر ہمت مضبوط باندھی بلکہ اور نہ میں لشکر جمع کر سکا حکم دیا صد ہا توپ بزرگ جس کا گولہ ایک دو میل تک جاتا تھا قلیل المدت میں بنائی جبکہ اسباب و آلات قلعہ کشائی کا فراہم کیا ساعت اسعد میں کوچ کیا قیصر روم ایم براٹو قسطنطنیہ والی قسطنطنیہ نے بھی سامان جدال و قتال مہیا کیا ایلچیوں کو سلاطین نصاریٰ کے پاس بھیجا اور انہوں سے مدد مانگی پوپ (یعنی مرشد) نصاریٰ وغیرہ ملوک بنی اصفرنے اپنی فوجوں کو مدد کے لیے بھیجا محمد خان ثانی نے دو لاکھ پچاس ہزار عسکر حرا اور صد توپ آتش بار ہمراہ لیکر اول ماہ مئی ۱۱۵۹ عیسوی میں متصل قسطنطنیہ پہنچے خیام فیروزی ہشتام کو غضب کر کے اتوا سپری بخروش نے زلزلہ ساکنان شہر میں ڈالا بہت جہازات جنگی دریائے رومانہ کیا شب و روز بجاس و زنک فیما بین جنگ توپ و ہندوق برپا تھی قلعے کے چار بن خراب ہوئے اور حاجی فصیل میں سوراخ ہو گئے ۲۹ ماہ ۱۱۵۹ عیسوی مطابق مئی ۱۱۶۰ ہجری میں فوج شاہی نے یورش کی نمونہ حشر پیش نظر بن گیا نصاریٰ نے ہرگز دیکر مکید لیکر کو و داع کیا اور جنگ میں کھڑے ہوئے قسطنطنیہ والی قسطنطنیہ



ایا صوفیہ میں آکر جو فی الحال مسجد جامع مشہور ہے بعد نیا س اشک ریز ہو کر گنبد سے  
 وداع ہوا اور ابواب بروج شہر کو مقفل کر کے کبھیون کو دریا میں ڈال دیا شکر اسلام  
 بڑی بہادری اور دلاوری سے فضیل تک پہنچے اور فضیل کے سوراخ سے داخل شہر ہوئی  
 اور قتل عام شہر میں کیا مسطظنین ایم براطوس نے رخت شاہی اپنے بدن سے اوتار ڈالا  
 تاکہ کوئی اوسکو نہ پہچانے اور گرفتار نہ کرے ایک تلوار ہاتھ میں لیے بہمت مردانہ صوف  
 لشکر سلطانی میں آیا اور نیک جری سپاہی کے ہاتھ سے مقتول ہوا محمد خان باستان فکرت  
 داخل شہر ہوئے اور قیصر کے سر کو نوک نیزہ پر اوٹھا کے تمام شہر میں پھرایا اور تمام  
 اولاد و احفاد قیصر کو تہ تیغ اسلام دہرایا تین روز شہر میں قتل عام ہوتا رہا خوف حد  
 زیادہ ہو گیا روز چہارم رعایا نے شہر کے امان پائی اور حصار و دیگر عمارات کی مرمت  
 کے لیے حکم ہوا اور بڑے بڑے کنیہ جات سلمانوں کے مساجد بنے اور بعض  
 دیول نصاری کے لیے اور قوم اروام پر موافق مذہب انہوں کے بطریق سابق مقرر  
 ہوئے اور عساکر بطریق حسب دستور قدیم قیصر تیس کو عطا ہوا یہ شہر حب سے کہ  
 مسطظنین اکبر نے بنایا تب سے اس واقعے تک اویٹتیس مرتبہ محصور اور سات مرتبہ مفتوح  
 ہوا **فائدہ** تاریخ جدیدہ تالیف منشی خادم علی مین لکھا ہے مسطظنیہ الموسوم بہ  
 اسلام بول کہ معظمہ سے ۳۷ میل فاصلہ پہلے اور قیصرہ روم اول مذہب فلاسفہ کا  
 رگتہ تھے بعد ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے مذہب نصرائی مقبول کیا اور تمام شاہان  
 نصاری مین بمنزلہ شہنشاہ کے تھے بعد اس فتح کے سلطان محمد خان نے فتح نامجات  
 بنام والی مصر و شریف مکہ و شاہ ایران لکھ بھیجی اور حراج نصاری پر مقرر کیا اور مسجد  
 جامع جواب بنام مسجد ایوب مشہور ہے بنا کی جب تعمیر تمام ہوئی روز جمعہ سلطان

وہاں جا کر نماز پڑھی شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے شمشیر کمر میں سلطان کے  
 باند ہی اسی روز سے آل عثمان میں یہ رسم چلا آتا ہے اب جو کوئی بادشاہ تخت پر جلوہ  
 کرتا ہے مسجد ایوب میں جمعہ کو روز جاتا ہے شیخ الاسلام او سکی کمر میں شمشیر باندھتے  
 ہیں پھر وہ اپنی سلطنت پر قیام پذیر ہوتا ہے غرض محمد خان سلطان نے بعد اس ضبط  
 مالی و ملکی کے ایک لاکھ پچاس ہزار فوج سے قلعہ بلخراک کا محاصرہ کیا محاصرہ مدت تک  
 ایک روز سلطان کو بھی زخم خفیف لگا آخر شش ماہ محاصرے سے اوٹھا کر آؤرتہ  
 کو واپس آیا پھر سامان جنگی درست کر کے ملک گیری کو چلا چند سال میں بہت شہر  
 یونان و قسطنطنیہ و طرابزون و ولایت سینوب و جزیرہ سنہوسہ و کشتو و قالیہ  
 و بلاد ارمنیہ فتح کیا شہر ہجری مطابق ۸۸۸ عیسوی میں کئی ہزار فوج  
 میس طس پاشا کی جو قیصر مقتول کا خوش تھا ہمراہ کیا اور جزیرہ رودوس پر بھی لشکر  
 سلطانی نے تین مہینے وہاں محاصرہ کیا جب فتح نہوا پیچھے پھر امن بعد سلطان تمام وزرا  
 و امرا کو حکم کیا کہ دو لشکر بزرگ تیار کرو ایک جزیرہ فسیرس کے لینے کے واسطے اور دوسرا  
 ایران کی تسخیر کے واسطے اور ہر امرانے لشکر کی تیاری کرنی شروع کی اور سلطان  
 بیمار ہوا شہر حمادی الاولیٰ شہر ہجری مطابق ۸۸۸ عیسوی میں بجز برون برس کے  
 انتقال کیا اور عبدہ ازن ملک میں مدفون ہوا اکتیس برس سلطنت کی اس بادشاہ  
 نے بارہ بادشاہوں کی مملکت کو اپنے قبضے میں لایا اور دوسو سے زیادہ قلعے اور  
 بے قلعہ فتح کیا یہ بادشاہ نہایت قوی اندام دراز قد تیز انداز لبی بدل تھا علما و  
 کی بڑی عزت کرتا تھا اور خود بھی قابل تھا اور اپنی بعد و  
 لڑکے چھوڑے مسیحہ بایزید و جمشید

## ذکر سلطان بازید ثانی

بعد وفات پاپے اپنی والد محمد خان کے وزیر اور سکاحمد پاشا نے چاہا کہ جمشید چوٹا فرزند سلطان محمد خان کا تخت سلطنت پر بٹھلاوے سپاہ نیک چرمی نے اس بات پر وزیر کو مار ڈالا اور اسحاق پاشا کو بجائے اسکے وزیر مقرر کیا بازید پانچار ہزار سوار تیز رفتار سبیل بلغار شہر اناسیا سے پہونچکر اورنگ قیصری پر جلوس کیا جمشید شاہ ہجری میں تولد ہوا تھا وہاں سے گریز کر کے نواحی شہر برصہ میں جا کر علم بغاوت کٹر کیا بازید نے واسطے تادیب بہائی کے لشکر بھیجا مقابلہ و مقابلہ ہوا فوج سلطانی مغلوب ہوئی بازید خود وہاں جا کر لڑا جمشید نے شکست پاکر وہاں سے فرار ہوا اثنائے راہ میں قوم ترکمان نے لباس اور ہتھیار اسکے چھین لیے جمشید بحال خراب و خستہ و دیدہ پر آب مصر کی طرف گیا قاید بیگ شاہ قوم چرکس نے اسکے احترام و عزت میں کوئی دقیقہ اوٹھانہیں رکھا اور اپنے پاس اسکو حجبہ دی ترکمانوں نے اسکا لباس اور سامان بازید کے پاس ہدیہ لیگئے اور انعام طلب کیا بازید نے اونکو حکم دیا کہ اسلام بول میں حاضر ہو وہاں تمکو انعام معقول ملیگا اگر وہ ترکمان بائید انعام قسطنطنیہ میں پونچے جلا دون نے حکم بادشاہ سبکو دار پر کہینچا بازید نے کہا یہ سزا ہے اون غلامان نکاح حرام کی جہنوں نے اپنے آقا پر دست و رازی مکی ہے جمشید بعد از چہار ماہ قاید بیگ سے حضرت ہو کر مکہ معظمہ کو چلا گیا بعد اواسے حج کے پھر سامان جنگ تیار کیا بازید نے جمشید کو خط لکھا کہ بامر حق تعالیٰ یہ ملک میرے نصیب میں تھا تو کسو واسطے امر الہی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے جمشید نے جواب دیا کہ

راحت سے اپنی اوقات بسر کرنا ہے پھر میں کیلئے اپنی اوقات تنگی سے بسر کروں  
 آخرش فیما بین باردیگر لڑائی ہوئی جمشید نے ہر میت پاکر شہر طاش ایلی کی طرف  
 بھاگا بائزید نے پھر نامہ صلح کا لکھا جمشید نے کچھ ٹکڑا ملک کا مانگا بائزید نے جواب  
 دیا کہ خطبہ و خطیب پر تقسیم نہیں ہوتا ہے جمشید جزیرہ روس کی طرف بھاگا قوم  
 صقلابہ نے اسکی حمایت پر قدم رکھا بائزید نے ایک خط حاکم روس کو لکھا کہ میرے  
 بھائی کو گرفتار کر کے میرے حوالے کرو اور خراج روانہ کرو حاکم روس نے قبول نہ کیا  
 اور جمشید کو بائزید کے خوف سے شہر نیس علاقہ ایتالیہ کو بھیجا جمشید ٹان  
 نہر شہر روسیوں علاقہ فرانسیس اور وٹانسے دوسرے بلاد کی طرف سات برس  
 پھر آخرش شاہ فرانسیس نے اسکو قید کیا بعد وفات پانڈیوس ایم براطوسن بادشاہ  
 فرانس کے پوپ شنسیوس کے پاس گیا اور اپنا حال تباہ بیان کیا پوپ نے باغراز  
 تمام اپنے پاس رکھا جو وقت پوپ مذکور مر گیا اور اسکی جائے پر پوپ اسکندر ششم  
 بیٹھا بائزید نے اسکے واسطے کچھ زر نقد بھیجا اور لکھا کہ شہر اسکا مجھے دفع کر بائزید کا ایلیچی  
 جو زر واسطے پوپ کے اسلام لول سے لیجاتا تھا شہر انگلونا علاقہ ایتالیہ میں پونہجا  
 کہ اسوجگہ کا حاکم جو یانوس نے جو دشمن پوپ کا تھا اسے گرفتار کر لیا ز تمام لوٹ لیا  
 پوپ نے بائزید کو حسب کی بائزید نے باردیگر زرمو عود کے حقینے کا وعدہ کیا پوپ نے  
 بطمع زرمشید کو زہر دیا بائزید نے اپنے عہد سلطنت میں بہت لڑائیاں کیں اور بہت سے  
 شہروں پر فتیاب ہوا ایک سال واسطے جنگ کے ملک اینبوط کو جاتا تھا اٹناہ  
 راہ میں ایک فقیہ سلطان کے مقابل آیا اور خوب سے مارنا چاہا سپاہ سلطانی اسوقت  
 گئی اور اسکو پارہ پارہ کیا اس روز سے یہ دستور ہوا کہ کوئی آدمی ہتھیار بند

سلطان کے پاس رخ جایا کرے ۹۱۸ھ ہجری میں بلاؤ بولونیا سے جنگ کی دس ہزار  
نصاری کو قید میں لایا اور ملک بولونیا کو تاج کر دیا اور ۹۱۹ھ عیسوی چار دہم  
ماہ ایلول میں قسطنطنیہ میں ایک زلزلہ آیا ایک ہزار ستر گھر اور ایک سو نو مسجد اور ایک  
بارہ قصر قصر کا گر پڑا اور بیالیس ہزار تک زلزلہ بار بار آتا تھا بعد ۹۲۰ھ سلطان نے پندرہ  
ہزار معمار و مزدور مقرر کر کے تمام بیوت اور مساجد منہدم کر دیں اور ۹۲۱ھ  
عیسوی مطابق ۹۱۸ھ ہجری میں مرض فقرس کے درمیان بائزید سلطان کا انتقال ہوا  
عمر اس بادشاہ کی چھیانوہ سال کی تھی اور تخت سلطنت پر بیس فرمانروای ملک  
رہا یہ بادشاہ مرد جسم قوی السیکل سیاہ گیسو ظریف اور ادیب بہت عابد پرہیزگار  
شیراز نما دارناظم اور ناثر تھا اور ہر سال زرخیز مکہ معظمہ کو بھیجتا تھا

## ذکر سلطان سلیم خان اول

بعد وفات پانے بائزید کے فرزند اوسکا سلیم خان تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ  
۹۲۶ھ عیسوی مطابق ۹۱۲ھ ہجری میں تولد ہوا بعد جلوس کے ہمتیجا اسکا مسمی علاء الدین  
شہر برصہ میں باغی ہوا سلطان سلیم نے اوسی وقت اپنے فرزند سلیمان کو انپاولی عہد  
بنایا اور خود ستر ہزار سپاہ لیکر دوڑا اور ایک سو پچیس ہزار جنگی دریا کے راستے  
سے روانہ کیے احمد پیر علاء الدین نے بھی شہر اماسیا کے درمیان بغاوت شروع  
کی اور مصطفیٰ دوسرا بھائی اوسکا شریک و وزیر ہوا سلیم نے راستی میں خبر سنی کہ  
مصطفیٰ کی عورتیں اوسکے پاس جاتی ہیں سواروں کو اونگے گرفتار کرنے کے لئے دوڑایا  
احمد نے یہ خبر پائی فوراً سواروں پر آمترق کر دیا اور عورتوں کو آفت سے نجات دی



سلیم نے سرداروں کے ماتہ مصطفیٰ کو گرفتار کروا کر منگوا یا اور اوسکا کلا گھونٹ کے  
 بجان کیا پھر بہت سے امرا و وزرا اور تمام خویش و اقارب کو بصد بی رحمی و قساوت  
 قلبی مار ڈالا سوائے شاہ اسماعیل صفوی کے جملہ سلاطین نے تمینیت نامے لکھے اور  
 اوسکے حضور میں تحائف و نذرانہ بھیجے سلطان سلیم اہل سنت و جماعت حنفی المذہب تھا  
 اور فرقہ و افض کے ساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا یہاں تک کہ جب اپنے ملک میں  
 کسی رافضی کی خبر پاتا فوراً اوسکو قتل کرتا اسی طرح چالیس ہزار رافضیوں کو قید کیا  
 اور قتل کیا اور اوسکے زمانے میں علما و نئے بھی قتل رافضی کا فتویٰ دیا تھا شاہ اسماعیل  
 والی ایران نے سلیم خان پر خروج کیا اور مراد خان بہتجا سلطان سلیم کا حبسے شاہ اسماعیل  
 کے پاس پناہ لی تھی وہ بھی اوسکے ہمراہ ہوا سلیم خان نے خط لکھا اور ازراہ استہزائے  
 اسماعیل کے واسطے عصا و مسواک و چادر ہدیہ بھیجی شاہ اسماعیل نے جواب میں ایک حقہ  
 طلا پر ازافیون سلطان سلیم کے پاس بھیجا سلطان سلیم سخت غصے میں آکر اوسکے ایچی کی گردن  
 ماری اور ایک سو چالیس ہزار سپاہ کا لشکر مع ساٹھ ہزار شتر مجبولہ اسباب و آلات جنگ  
 بیکر ملک ایران پر چڑھ دوڑا شاہ اسماعیل نے اپنے میں مقابلے کی طاقت نہ دیکھ کر چند ہزار  
 ملک کو بلا دیا سلیم کے لشکر نے گھاس اور خوراک نہ ملنے کی وجہ سے نہایت  
 تکلیف اٹھائی صمدان پاشا نے سلیم سے شکایت کی اس ملک میں سپاہی کا نقصان  
 بہت ہوتا ہے سلیم غصے میں آکر صمدان پاشا کی گردن ماری اور شاہ اسماعیل کے پاس لباس  
 زمانہ بھیجا اسماعیل میں تاب مقابلے کی نہ تھی مگر ناچار روغبینم لایا غرہ حبس ۲۹ ہجری کو  
 دونوں میں جنگ ہوئی اسماعیل عین معرکے میں جنم کھا کر گھوڑے پر سے گرا سواران  
 سلیم گرد اوسکے جمع ہوئے ایک سوار ایرانی نے بجال دلاوری و مان پہونچ کر اسکا گھوڑا

دیا اسماعیل کو درگم بڑے پر سوار ہو گیا اور علقہ سواران رومی سے مروانہ چلا گیا اور وہ  
 سوار اور سبک مارا گیا اسماعیل دہانے بہاگ تبریز کو پونچا سلیم نے اسماعیل کے خیام پر آکے  
 خراب و تاراج کر دیا اور ایک عورت کو اسماعیل کے خمی میں پایا گرفتار کیا اور اسے انیون  
 جس کو پایا قتل کیا اور وہاں سے جانب تبریز رخ کیا مرزا بدیع الزمان جو امیر تیمور گورکان  
 کی اولاد سے تھا سلیم خان کی ملاقات کو آیا سلیم نے بغزت و اکرام ملاقات کی اور اموال  
 و اسباب حسب قدر تبریز میں پایا ضبط کیا اسماعیل ناچار ہو کر بدیہ بھیجا اور اپنی عورت کو طلب کیا  
 سلیم کو بوجہ ہونے کمال تعصب مذہبی کے وکیل کو مقید کیا اور عورت کو اس کے ایک  
 سپاہی جعفر چلبی نام کے حوالے کیا اسماعیل نے چنبرہ پا کر اپنی جان دی سلیم خان نے  
 ایران سے بازگشت کی اور شہر اہلسیا کو چلا گیا اور ۹۲۱ھ ہجری میں وہاں سے شہر کو ماخ  
 کو لہی ہوا اور وہاں سے لشکر جبار علاء الدولہ سردار ترکمان پر بھیجا سینان پاشا افسر  
 لشکر قیصر نے علاء الدولہ کو مار کر اس کا سر سلطان کے پاس بھیجا سلطان و اسطی عورت کے  
 اس کا سر غزیز مصر کے پاس روانہ کیا یکایک خبر پونچی کہ قسطنطنیہ میں قوم نیک چری نے  
 صدر اعظم کے مکان کو تاراج کیا اور شرارت شروع کی ہے سلیم جلدی سے  
 اسلام بول جا کر مجربین کو قتل کیا پھر ملا دیکر و مار دین و سنجار و موصول وغیرہ پر لشکر کشی کی  
 اور فتحیاب ہوا ۹۲۲ھ ہجری میں قانصو والی مصر سے ناخوش ہو کر اس کے ہستیصال  
 کے لیے آیا مغل بیک کیل غزیز مصر حاضر ہوا سلیم نے اس کے مارنے کا حکم دیا یونس پاشا  
 نے اس کی سفارش کی سلیم نے اس کے خون کو معاف کیا اور اس کی ڈاڑھی منڈوا کر اور  
 خزار شتی پر سوار کر کے شہر بدر کیا غزیز نے اس بات کے سنتے ہی محاربے میں آیا اور  
 مقابلہ کیا غزیز اسی برس کی عمر کا اور نہایت ضعیف و ناتوان تھا عین جہ کہ جنگ میں

گھوڑے سے گر کے مارا گیا سلطان نے حلب و حمص و دمشق و شام پر فتحیابی حاصل کی اور چار مہینے وہاں رہ کر بندوبست کیا اور امرای عرب سے ملاقات کر کے کوہ لبنان کو گیا اور زیارات متبرکہ سے فائض ہوا اور دمشق میں جامع مسجد اُمویہ کے خطیب کو پچاس ہزار قرش کا خلعت بختا بانی اس مسجد کا ولید بن عبد الملک مروانی خلیفہ ششم ہے یہ مسجد بہت بڑی طول اس مسجد کا پانسو پچاس قدم اور عرض میں ایک سو پچاس قدم سنگ سماق کے ستون اور سقف میں تھپہ سو قندیل آویزان اور زنجیریں طلا و نقرہ میں لٹکتی رہتی تھیں اور ماہ رمضان میں بارہ ہزار قندیل و مسجید میں روشن ہوتی تھیں اور چار محراب و اسطی چاروں اہام سنت و جماعت کے موجود تھیں اور تین منارے بہت بلند اور پختہ آدمی موذن تھے اور اس عمارت کی تعمیر میں تیس لاکھ دینار صرف ہوئے غرض یہ فتوحات نامہ بنام طومان کے جو بعد وفات قاضی کے عزیز مصر بنا تھا واسطے اطاعت اپنی کے لکھ بھیجا طومان نے وکیل سلیم کو مارڈالا اور جنگ کی طیاری شہر غزہ میں شروع کی فوج رومی وہاں آکر غالب ہو گئی شہر غزہ کو فتح کر کے صحرا کے راستے سے مصر کی طرف روانہ ہوا حسین پاشا کو سبب ہمت اس مہم کے قتل کیا یہ ۶۹۰ و ۶۹۱ ہجری میں فیما بین طومان اور سلطان سلیم کے جنگ عظیم ہوئی اور اول لڑائی میں سینان پاشا سپاہ رومی کا ہنر مقبول ہوا آخر شہر بعد چاند لڑائیوں کے مصر پر فتحیاب ہوا ساکنان مصر شہر مصر سے بہاگ گئے سلیم خان نے سب کو امان دیکر بلوایا جبکہ لوگ اپنی اپنی مکانات میں آئے سلطان سلیم نے پھر اپنے عہد کو توڑ کے اسی ہزار ساکنان مصر کو قتل کیا طومان نے بہت سا لشکر بر عرب سے جمع کر کے مقابلہ کیا سلیم کو شکست دیکر مصر کو دوبارہ فتح کیا سلیم نے واسطے صلح کے مصطفیٰ پاشا کو نزدیک طومان کے بھیجا طومان نے مصطفیٰ کو مارڈالا اور لڑائی پرستعد ہو گیا جب لڑائی ہوئی

طومان نے نہر سمیت پانی اور لشکر سلیم غالب آیا پھر طومان اپنے کسی سردار کے بیان  
 ہا کے رہا سردار نے اوسکو پکڑ کے سلطان سلیم کے حوالے کیا سلیم نے فی الفور اوسکی  
 گردن ماری بعد اس واقعے کے ۹۲۷ ہجری میں سلیم خان نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی  
 اور ایک سو پچاس جنگی جہاز اور ساٹھ ہزار سپاہ جدیدہ نوکر رکھا آٹھویں شوال ۹۲۶ھ  
 میں بحیرہ چوین برس کے وفات پائی اور نو برس تخت سلطنت پر جلوہ کیا یہ بادشاہ  
 ورازقہ کوتاہ پا بزرگ جثہ سرخ رنگ بزرگ چشم پر غضب تھا اور ڈاڑھی کو منڈواتا  
 تھا اور شکار میں نہایت مشہور اور شہر فارسی عربی ترکی بہت فصاحت سیکتا تھا

## ذکر سلطان سلیمان خان

بعد وفات پانے سلیم کے سلیمان تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کے زمانہ میں جنت اور شوکت  
 آل عثمان کی زیادہ بڑھی تیرہ مرتبہ بذات خاص لڑا اور اپنے ملک میں بہت عمارات  
 جدید بنوائیں اور مدت سلطنت اترالیس برس میں بڑے بڑے کام کیے پہلے قلعہ بلعبر کو  
 اپنی ذات سے فتح کیا اور اپنی دار السلطنت میں چلا گیا پھر دس روز کے بعد اوسکے تین  
 لڑکے گذر گئے چن بار فرانسس اور نصاری سے لڑائی ہوئی وہ فتیاب ہوتا رہا ابہیم  
 شوہر خواہر سلطان سلیمان کا حکم سلطانی نصاری پرشکر کش ہوا اور دولاکھ نصرانی سے  
 زیادہ قتل کیے اور ایک لاکھ کو قید کر کے اپنے ملک کو آیا اور خزانہ شاہی کو زور و جہم  
 سے بھر دیا پھر چند روز کے بعد نصاری پرشکر کشی کی اور پچیس ہزار نصرانی کے مانند  
 پہاڑ کے خیمہ کے برابر رکھے اور اس بڑے بہاری کام کو سات مہینے میں تمام کیا  
 کشت از عیسائیان چندانکہ از روی نیاز شہد عیسی اندر آسمان دامن پیغمبر گرفت

۱۰۰۰ ہجری ماہ شعبان میں اہل حلب نے قاضی کو جامع مسجد میں شہید کیا سلطان نے  
 خبر پا کر سات آدمی کو حلب کے سردار اور اسی سال میں شاہ منسا فریاد کیا وکیل سلطان کو  
 پاس بھیجا اور بعض امور نامرضی کو لکھا سلطان سلیمان نے نو مہینے تک وکیل کو قید کیا اور  
 پھر چوڑ کر روانہ کر دیا اور کہا کہ اپنے بادشاہ سے جا کے کہہ کہ میں خود آتا ہوں اور تیرے  
 سوال کا جواب دیتا ہوں اوسے ایام میں دہم ماہ ایار ۷۹۲ھ عیسوی میں ایک لاکھ  
 پچاس ہزار سپاہ اور تین سو ضرب توپ ہمراہ سلطان لیکر ملک منسا کی طرف روانہ ہوا  
 اثنائے راہ میں قریب ایک دریا کے پانی برسا اور دریا طغیانی برپا ہوا اسی صدمے  
 میں بہت سے خیمے اور سپاہ خراب ہوئے آخر شنبہ روز کے اس تکلیف سی سخت  
 پانی حب آگے بڑھے شاہ موگیز ملاقات کو آیا سلیمان نے اوسکو جانب چپ بٹھا کر نہایت  
 التفات سے بات کی اور خلعت گران بہا اور تین راس ہپ بازین مرصع حرمت کیا  
 اور اوسکو حضرت کیا اور ملکہ بودکرسی کی طرف روانہ ہوا حاکم بودکرسی اوسکے مقابلے میں  
 آیا بہت سے نصاری اوس لڑائی میں لقمہ تیغ اجل ہوئے اور وہ ملک کشو سلطان میں  
 داخل ہوا اس سال سلطان نے فتح بلاد کر کے اپنے ملک میں مرجعیت کی بحال کرو فرعون  
 اسلام بول میں داخل ہوا ۱۰۰۰ ہجری میں شاہ فرانسس نے ایک خط لکھا اور اپنے  
 دشمن کی شکایت کی ریح الثانی کے مہینے میں جواب ملا پھر ۱۰۰۰ ہجری ماہ محرم میں  
 شاہ فرانسس نے خط لکھا اور کینیسیہ نصاری کا جو بیت المقدس میں تھا طلب کیا  
 سلطان نے لکھا کہ مدت سے یہ کینیسیہ مسلمانوں کی مسجد بنائی گئی ہے اب یہ کینیسیہ  
 نہیں ہے اور یہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر تم کچھ مال یا جاگیر طلب کرتے تو  
 میں تمکو دیتا انیسویں رمضان سنہ مذکور میں ولاکھ سپاہ لیکر متوجہ بلاد سرویہ ہوا اور

چودہ قلعے فتح کیے اور لشوکت تمام شہر بلغراد میں پونچھا اور وٹان سپاہیوں کو  
 بہت انعام دیا ۱۵۸۹ء ہجری میں ملک عجم کطیف راہی ہوا اور بغداد کو لیا اور مقبرہ  
 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو از سر نو تعمیر کیا اور وٹان سے شہر تبریز ہوتا ہوا قسطنطنیہ  
 میں آیا اور وزیر ابراہیم پاشا کو قتل کیا اور اسکی جگہ خیر الدین پاشا کو خلعت  
 وزارت عطا کیا خیر الدین پاشا نے ۱۵۳۶ء عیسوی میں شہر ٹونس لیا پھر شاہ  
 ٹونس نے بدشاہ اسپین اپنے ملک کو قبضے میں لایا ۱۵۳۸ء عیسوی میں سلیمان بوزم  
 ملک گیری راہی ہوا اور خیر الدین پاشا کو بھی فوج دیکر علیحدہ رخصت کیا اور وسط  
 تسخیر ملک نصاری کے حکم دیا خیر الدین پاشا نے اپنے بہت جو انحر واند سے پچیس خبری  
 جزائر بنادقہ سے فتح کیا اور سلیمان نے اس عرصے میں بہت شہر اور قصبے اور قریے  
 اپنے ملک میں شامل کر دیے ۱۵۴۰ء عیسوی میں سلیمان ملک عجم کطیف راہی ہوا اتنا  
 راہ میں ایلچی علاء الدین شاہ ہندوستان کا پونچھا اور اپنے بادشاہ کا خط سلیمان کو دیا  
 بعد چند روز کے جواب لیکر ایلچی پھر آیا سلیمان نے لشکر عجم سے مقابلہ کیا وقت شب  
 عثمان پاشا نے چند گھوڑوں کی دم میں پرندہ جانوروں کو باندھ دیا فوج ایران میں  
 گھس گئے بسبب غوغا جانوروں کے ایرانیوں نے جانا کہ فوج روم نے شب خون  
 مارا آپس میں لڑ مرے اور بہت سے مارے گئے سلیمان کو یہ جیلہ عثمانی پسند آیا  
 بہت خوش ہوا اور حکومت حلب کی اسکو عطا کی اور وٹان سے اپنی دارالحکومت میں  
 آیا ۱۵۵۵ء عیسوی میں مصطفیٰ پسر سلیمان نے بغاوت شروع کی سلیمان نے اسکو  
 قتل کا حکم دیا اور ۱۵۵۶ء عیسوی میں سجد سلیمانہ بزرگتر بنا کی اور اسی سال میں شاہ عجم کا  
 خط آیا اور جواب لکھا گیا اور پھر بایزید پسر دوم سلیمان نے بغاوت شروع کی اور

باپ سے مقابلہ کیا اور نہر میت پائی ۹۶۹ھ ہجری میں ملک عجم کی طرف گیا شاہ طہاسب صفوی بادشاہ ایران نے بایزید کی بڑی عزت کی سلیمان نے یہ خبر پا کر خفیہ طور سے شاہ ایران کو لکھ بھیجا کہ میرے فرزند بایزید کو میرے نوکروں کے حوالہ کرو شاہ صفوی نے بایزید کو اس وقت سپرد کیا اون نوکروں نے بایزید اور اس کے چار لڑکوں کو قتل کیا سلطان سلیمان شاہ ایران سے نہایت خوش ہوا اور ایک خط بڑے القاب کا لکھ کر بھیجا اور چار سو ہزار دینار نذرانہ دیا سلیمان نے ۹۷۰ھ ہجری میں ملک فرقیہ لیا شاہ اسپین نے ملک سلیمان پر حملہ کیا اور بعض قلعجات چہین لیے سلیمان نے ایک سو اکثر جہاز جنگی مصطفیٰ پاشا کے ہمراہ دیکر واسطے لڑنے شاہ اسپین کے شہر مالطہ بھیجا مصطفیٰ پاشا وٹان گیا اور کئی ہزار آدمیوں کو قتل کیا پھر سلیمان بھی بزم جہاد کمر بستہ ہو شہر بلغراد پر پونچھا بہت شہر نصاریٰ کے مفتوح کیے ۹۷۰ھ ہجری میں قلعہ زنجیات کو محاصرہ کیا بعد عبارتہ وجہ مفاصل اس بادشاہ نے انتقال کیا یہ بادشاہ زرو رنگ کشادہ پیشانی ترش و عالی ہمت تھا تخت سلطنت پر اڑتالیس برس

## ذکر سلطان سلیم خان ثانی

یہ بادشاہ ۹۲۴ھ عیسوی مطابق ۹۲۹ھ ہجری میں تولد ہوا اور ۹۶۶ھ عیسوی مطابق ۹۷۰ھ ہجری میں تخت سلطنت پر عہد و فات پانے سلطان سلیمان خان کے جلوس کیا اور اپنے والد کی نعش کو قسطنطنیہ میں لاکر دفن کیا قوم نیک چری نے بغاوت شروع کی سلیم خان باہنام واکرام فتنے کو سر دیا ایچی شاہ ایران تعزیت و تمنیت نامہ باد و دانہ مروارید کھان بوزن چیل درہم اور ایک دانہ یا قوت رمانی شل شفا لو کے سلطان کینچہ



لایا اور نذر گزرائی اور جواب لیکر چلا گیا پھر سلیم خان نے امام صنعای یمن کو تعجب  
 کر کے شکست دی زو سفناسی یہودی سلیم بادشاہ کا نہایت ہمنشین و مقرب تھا  
 یہ سلطان اور اسکے مصاحب شراب ہمیشہ پیتی تھے اسلئے ایک روز یہودی نے ایام  
 شہزادگی و صغر سنی میں سلیم کے روبرو بیان کیا کہ جزیرہ قیسرس میں شراب نہایت  
 عمدہ تیار ہوتی ہے سلیم نے اس کے ساتھ وعدہ کیا کہ جب میں تخت سلطنت پر بیٹھوں گا  
 اس جزیرے کو لیکر تجھ کو وٹان کا حاکم بناؤں گا یہودی نے یہ وعدہ پورا کرنے کی  
 عرض کی سلیم نے اوسی وقت مصطفیٰ پاشا کے ہمراہ تین سو ساٹھ ہزار جنگی مع بارہ  
 گولہ واسطے لشخیر جزیرہ قبرس کے روانہ کیا سرداروں نے وٹان بہت سی لڑائیاں  
 کیں آخر فتحیاب ہوئے اور اموال بمشمار اور دو ہزار لڑکیاں اور لڑکے لیکر  
 سلطان سلیم کے پاس آئے اس معرکہ میں پچاس ہزار فوج بادشاہ کی ماری گئی سپاہ  
 اسپین اور پوپا دری مرشد نصاریٰ نے باتفاق ہمدگر دریا میں جنگ کی اور شکر  
 قیصری کو نقصان پہنچایا اسی واقعے میں دو سو چوبیس ہزار قیصر کے بالکل تباہ  
 ہو گئے نصاریٰ ہر سال ۲۷۰۰۰ تشرین اول کو اس فتح کے سبب اسپین وغیرہ اطراف  
 میں عید کرتے ہیں قیصر نے انتقام کا ارادہ کیا مگر اون لوگوں نے جلد صلح کر لی  
 سلیم نے بعارضہ بخار کے بارہویں ماہ کا نوں اول ۱۰۸۲ھ اعیسوی مطابق ۱۶۷۱ء  
 شعبان ۱۰۸۲ھ ہجری میں عبر پچاس برس کے انتقال کیا آٹھ برس تخت سلطنت پر  
 جلوس کیا یہ بادشاہ بڑا شرابی نعمہ پرست زن دوست عیاش طبعیت تھا  
 مگر بڑی تدبیر سے وزیر محمد سقلی مملکت  
 کے کام چلاتا رہا

## ذکر سلطان مراخان ثالث

الکسین کا نوں اول ۱۲۹۹ ہجری بعد نو روز وفات سلیم کے اوسکا بیٹا مراوسوم تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا پانچ حقیقی بہائی کو اپنے بیگناہ مارڈالا اور انہوں کی لاش کو مسجد ابا صفویہ میں باپ کی قبر کے برابر دفن کیا چار سو نزاری کو قید خانہ سے راکر دیا اور بہت سے امرا و وزرا کو اپنی سلطنت میں معزول کیا ۱۳۰۶ء عیسوی کو بھی سن پایا کہ شاہ ایران کو مفسدون نے زہر کھلایا اور وہ مر گیا اور اوسکا لڑکا بھی سپاہیوں کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور ملک عجم میں نہایت اضطرابی پڑ گئی ہے فرصت کو غنیمت پا کر لشکر تیار کر کے تغلیس کے طرف روانہ کیا اور گرستان کو اپنے ہاتھ میں لایا سولہویں ماہ کا نوں ۱۳۰۷ ہجری کو سلطان مراو ثالث نے انتقال کیا یہ سلطان متوسط القامت کم ریش زرد رنگ خرد چشم شہوت پرست تھا اسکے محل میں پانسو لو بیڈیاں تھیں +

## ذکر سلطان محمد خان ثالث

یہ سلطان وقت رحلت اپنے باپ کے شہر بانیہ میں تھا اسکی والدہ مسماہ صفیہ نے اوسکو حنفیہ خط سلطان کے انتقال کی حسبہ کا لکھ کر بھیجا کہتے ہیں کہ مسماہ صفیہ نے سلطان کی موت ایسی محفی رکھی تھی کہ وزرا و امرا کو بھی اس بات کی خبر نہ تھی جب محمد خان ثالث بارہ روز کے بعد آیا اور ازنگ قیصری پر اجلاس کیا اوس وقت مراو ثالث کے انتقال کی خبر لوگوں میں شائع ہوئی بایں وجہ محمد خان ثالث نے تمام اختیار سلطنت کا اپنی والدہ کے سپرد کیا اور چند روز کے بعد اونیس سگے ہائیون کو اپنے فرج کر کے

باب کی قبر کے نزدیک مدفون کیا اور دس عورتیں باب کی جو حاملہ تھیں ان کو دریا میں پھینک دیا شاہ منسا نے قیصر روم کے لشکر کے ساتھ مقابلہ کر کے قسطن رومی کو مغلوب کیا محمد خان ثالث نے سپہ سالار لشکر فرما دیا شاہ کو قتل کیا اور اس کی جگہ پر سینان پاشا کو جو اسی برس کا ضعیف تھا مقرر کیا سینان پاشا نے بھی شکست کھائی آخر شش ہجری ۹۴۰ء شوال ۱۰۰۰ھ ہجری میں خود محمد خان مع اپنے لشکر کے آیا اور لڑائی کی شہر دار لوگوں کو سات روز میں بے قہر تمام فتح کیا و شاہ منسا کو پس پا کر کے فرنگیوں پر تلوار بجائی اور ۶۰ سالہ عیسوی میں لشکر سلطان اور لشکر ایران کے ساتھ جنگ ہوئی ان دنوں سلطان نہایت مریض تھا ۷۳ برس کی عمر میں رحلت کی اور تخت سلطنت پر نو برس دو مہینے رہا یہ سلطان بڑا افیونی اور شراب سے نہایت کراہت رکھتا چنانچہ ہزاروں شراب خانے مذاات خود جہان سے وٹان توڑ ڈالے

## ذکر سلطان احمد اول

جب یہ سلطان تخت سلطنت پر بیٹھا تیرہ برس کی عمر تھی بعد جلوس کے دریافت کیا کہ شاہ عباس صفوی نے ملک قیصر کے درمیان اپنا قدم بڑھایا ہے اور بلبدہ اریخان و قلعه قرص و غیرہ کو اپنے قبضے میں لایا ہے اور لشکر رومی کو مغلوب کیا ہے اور اوسی وقت تیاری لشکر کی کر کے مقابلہ پر روانہ ہوا اور فوج ایران سے خوب لڑ کر مراجعت کی اس سفر میں ریف و سمر ما و امراض و غیرہ کے مارے لشکر روم کا نہایت تباہ و خراب ہو گیا اٹالی بلبدہ و حجاز والی منسا سے بہ تنگ اگر سلطان احمد سے داود خواہ ہوئے سلطان نے ان کی حمایت کی اور ایک شخص کو اہل حجاز سے تاج و نشان و تیغ

مرصع اور فوج دیکر اوس ملک کا بادشاہ کیا جتنے بلدان قیصر والی منسا کے ماتھے میں  
آئے تھے پھر ملک قیصر میں شامل کیے گئے اور ۱۲۱۵ء ہجری میں شہر برصہ جا کر شاہ  
منسا سے صلح کی اور حراج لیا ہوا اوسکو واپس دیا اور پھر سلطان نے مراد پاشا  
کے ہمراہ شکر دیکھ جان بولا د حاکم اگر اذ پر اور امیر مخبر الدین حاکم کوہ لبنان پر  
شکر کشی کی بعد مقابلہ شکر بیشمار کے جان بولا د بہاگا اور حوالی حلب میں مارا گیا  
اہل حلب نے تمام مقتولوں کے سر کاٹ کے مراد پاشا کی خدمت میں بھیجے  
امیر مخبر الدین بھی تاب مقابلہ کی نہ لاکر وہاں سے فرار ہو گیا مراد پاشا بامرد ہو کر  
قسطنطنیہ میں پونچے اور ۱۲۱۵ء ہجری میں مراد پاشا پھر جنگ کے لیے ایران پر گیا شاہ  
عباس کو شکست دی اور تبریز پر قبضہ کر لیا شاہ عباس نے یہ دیکھ کر صلح کر لی مراد پاشا  
چند روز میں بیماری کے باعث مر گیا پھر اوسکی جگہ پر نصوح بادشاہ مقرر ہوا اور  
بعد چند روز کے باغواں مفتی قزلی راغاسی کے سلطان نے اوسکو قتل کیا اور اوسکو  
جگہ محمد پاشا کو مضموب کیا اور سبب تھور نے وعدے کے حیر صلح ہوئی تھی  
۱۲۱۵ء ہجری میں واسطے جنگ کے ایران پر مع فوج بھیجا فوج قیصر نے  
نہایت تکلیف سبب برف و باران کے اوٹھائی اور بازگشت کی لیلے سلطان نے  
محمد پاشا کو معزول کیا اور اوسکی جگہ پر خلیل پاشا کو مقرر کیا اور ۱۲۱۵ء ہجری مطابق  
۱۶۱۶ء عیسوی کے بارون ہرمان ایچی شاہ منسا قسطنطنیہ میں آیا سلطان احمد نے  
خبر پائی کہ نصاری نے استنبول میں فساد کرنے پر کمر باندھ ہی ہے اور بہت ہتھیار  
مکانوں میں اپنے پوشیدہ رکھے ہیں سلطان احمد نے خانہ تلاشی تمام نصاری کے  
مکانوں کی کی اور چار سردار نصرائی کی گردن ماری اور بہت لشکر ایران پر بھیجا

فوج رومی نے لشکر ایران سے شکست کھائی سلطان احمد غلبہ اہل ایران سے  
 دل تنگ ہو کر خود عزم سفر کیا اسی ایام ۷۲۶ھ ہجری میں بحر ہند میں سال کے انتقال  
 کیا اور بارہ برس تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہا یہ سلطان عورتوں سے نہایت  
 صحبت رکھتا تھا اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو ہر سال زرخیز بھیجا کرتا اور مسجد بزرگ  
 استنبول میں بنا کی جو اب بنام مسجد جامع احمدی مشہور ہے اور حوض تو بچا نہ اوسکا  
 بنا کیا ہوا ہے اور اس بادشاہ کے زمانے میں تنباکو کا پتیا اور شیشہ و حقہ کا رواج  
 ملک روم میں جاری ہوا ۷۲۸ھ عیسوی میں اہل ہولند نے وہاں تنباکو لایا ہے

## ذکر سلطان مصطفیٰ پسر سلطان محمد ثانی

سکرات کے عالم میں سلطان احمد نے وصیت کی تھی کہ میرے بھائی مصطفیٰ کو بعد  
 میرے تخت نشین کرنا کسو اسے کہ میرا فرزند کم سن ہے لہذا امرائے سلطنت نے  
 مطابق وصیت اوسکے مصطفیٰ کو تخت سلطنت پر بٹھلایا جب چودہ برس وہ عورتوں میں  
 مقید تھا حوصلہ سلطنت کا نہ رکھتا تمام امرائے پھر اتفاق کر کے اوسکو قید کیا اور  
 عثمان پسر سلطان احمد کو تخت پر بٹھلایا \*

## ذکر سلطان عثمان ثانی<sup>۱۶</sup>

سلطان عثمان نے ۷۲۸ھ ہجری میں تخت پر بیٹھتے ہی خلیل پاشا کو فوج دیکر ایران پر  
 بیجا خلیل پاشا نے اردو بیل تک جا کے شاہ عباس صفوی کے ساتھ صلح کی ۷۳۱ھ  
 عیسوی میں وہاں سے مراجعت کی سلطان قیصر نے خلیل پاشا کو معزول کر کے اوسکی

بابے پر چلی پاشا کو منصوب کیا چلی فن سپاہگری میں نہایت ماہر تھا سکند پاشا  
 کو واسطے جنگ کے والی بوسونیا کی طرف بھیجا فیما بین چند سخت لڑائیاں ہوئیں  
 بیس ہزار آدمی بوسونیا کے مارے گئے اور دس ہزار آدمی اسلام بول میں قید  
 ہو کر آئے اور پھر قتل کیے گئے اور باوجودیکہ روس اور فرانسس اور بابا پادری  
 والی بوسونیا کے مددگار و معاون تھے مگر سپاہ قیسری پر وہ فتح مند نہ ہوئے اور  
 جو انخروان اہل اسلام منصور و مظفر ہوئے نصاری نے جزیہ دینا قبول کیا یہ بادشاہ  
 عورتوں سے نہایت صحبت رکھتا تھا اور ہمیشہ عشرت و خوشی کے درمیان محل میں بسر  
 کرتا تھا ایک روز مفتی شہر کی بیٹی سے اس بادشاہ نے نکاح کیا تمام سردار فوج اور اہل  
 دولت اس سے ناخوش ہوئے کہ اپنی قوم چوڑ کے غیر قوم میں بادشاہ نے کسلیے  
 نکاح کیا اور دنوں اونیسویں ماہ ایار ۱۲۲۲ء عیسوی میں سلطان نے مکہ معظمہ جانے کا  
 ارادہ کیا اور بیرون شہر خمیہ لگایا سپاہیوں نے یہ سنکر بلو اے عظیم برپا کیا اسلیے  
 کہ سپاہیوں نے یہ سنا تھا کہ سلطان بنام حج کے باہر گیا اور نئی فوج بہرتی کر کے  
 قایم فوج کے بدلے یہاں رکھیکا اور قدیم فوج کو حضرت ویکا آخرش سلطان عثمان کو  
 بڑی خرابی سے مارا اور مصطفیٰ کو قید خانے سے باہر نکال کر تخت نشین کیا اسی اثنا  
 میں شاہ عجم نے فرصت پا کر ملک روم میں دست درازی کرنی چاہی سرداروں نے  
 مصطفیٰ کو محض مالائق تصور کر کے تخت سلطنت سے اتار دیا عیسویں ماہ آبشہ  
 ہجری میں پھر اسکو قید حرم سرا میں لایا مارد چارم ابن سلطان احمد اول کو جو پندرہ

برس کے سن سال کا تھا تخت سلطنت

پر بٹھلایا \*

## ذکر سلطان مراد خان رابع

روز دوم جلوس کے بعد مراد چہارم نے حسب قاعدہ جامع ایوب مین جاکر شمشیر  
 لکڑ سے باندھی اور لشکر بزرگ جمع کر کے بغداد پر بھیجا مگر بغداد کو شاہ عجم کے ہاتھ سے  
 لے نہ سکا مقامات مختلف پر فیما بین بہت سخت لڑائیاں ہوتی رہیں آخر ش فوج  
 روم بعد جنگ ہولناک کے بغداد پر فتحیاب ہوئی شاہ عباس صفوی حنہ و عجم نے  
 پھر لشکر کشی کی اور بڑی جواہر دی سے لڑ کر بغداد کو سقوط کیا اور رومیوں کو ہلاک  
 مارا کہ تمام بغداد کے راستوں میں خون کی ندیاں بہتی تھیں ابو بکر پاشا کو زندہ چبڑا آہنی  
 مین قید کر کے عذاب سخت سے آگ میں جلادیا اور نوری آفندی و عمر افندی وغیرہ  
 کو دار پر کھینچا اور محمد پاشا پسر ابو بکر پاشا کو خراسان کی طرف بھیجا اور مارڈالا اور  
 خود شاہ عباس بغداد میں مدت تک رہا اور حافظ پاشا کے مقابل آیا اور شہر موصول کو  
 فتح کیا حافظ پاشا چند مرتبہ مقابلہ کر کے قسطنطنیہ کی طرف چلا گیا اور سامان جنگی تیار  
 کر کے پھر مقابلہ پر آیا شاہ عباس بغداد میں آ کے فوج رومی کے ساتھ بڑی سخت لڑائی  
 کی اور غالب آیا لشکر قصیر نے شکست کھا کر اسلام بول کو بازگشت کی حافظ پاشا کی ضرب  
 توپ جو بہت بڑی تھی اور اسکا نام سلیمان شاہ تھا اسکو سبب گران وزنی کے  
 زمین میں دفن کیا اور چلا گیا شاہ عباس نے اسکی خبر پا کر توپ کو زمین سے نکالی  
 اور اصفہان کو بھیجی اور چند مرتبہ شاہ عباس فوج رومیوں سے خوب لڑا اور فائز  
 المرام ہوتا رہا پھر داخل اصفہان ہو کر مر گیا جب شاہ عباس کی وفات کی خبر سلطان روم  
 کو پہنچی حنہ و پادشاہ ایک لاکھ اور پچاس ہزار فوج لیکر ملک عجم پر آیا اور ایرانیوں پر



غالب آ کے شہر موصل کی جانب چلا گیا بادشاہان ملک روم میں بہت فساد برپا ہوا اور بہت محفوق اس فساد میں ماری گئی یہاں تک قسطنطنیہ میں بھی خانہ جنگی کئی جگہ پر ہوئی امیر خند الدین حاکم کوہ لبنان نے فرانسس سے دوستی و اتحاد پیدا کیا کسواسطے کہ سلطان سے امیر خند الدین نہایت ہراسان تھا سلطان نے امیر خند الدین کی دوستی رضاری سے سنکر احمد پاشا کے ہمراہ فوج دیکر بھیجا لشکر سلطانی نے شکست کھائی فیروز اوغلی کو حکم ہوا وہ امیر کے مقابلے میں آکر امیر کو شکست دی اس معرکہ میں امیر علی سردار لشکر امیر خند الدین قتل ہوا احمد شاہ نے امیر خند الدین کو زندہ گرفتار کر کے سلطان کے حضور میں لایا سلطان نے اسکی خطا معاف کی اور اپنے پاس رکھا یکا یک خبر پونہچی کہ نبیرہ امیر نے شہر بیروت کو خراب و تاراج کر دیا احمد پاشا کو اطراف دمشق میں شکست دی سلطان غصے میں آکر امیر خند الدین کو مار ڈالا امیر مسعود و امیر حسین و لون لڑکون کو امیر خند الدین کے بھی گردن زنی کا حکم ہوا مگر پھر جان بخشی کی اور ۲۳ ماہ شہادۃ عیسوی میں سلطان مراد چہارم غربی پوشاک پہن خود فولاد سر بریکھ اور شملہ شمال سرخ اوسپر باندہ کے گھوڑے پر سوار ہوا ایک لاکھ سپاہ ہمراہ لے بغداد پر آیا اثنای راہ میں ہر ام پاشا وزیر اعظم گذر گیا اسکی جابی پڑیا پاشا مقرر ہوا القعہ منزل بمنزل قطع مسافت کرتا ہوا بغداد میں پونہچا اور متصل مقبرہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خیمہ مار کر رہا اور شکر ایران کے ساتھ جو بغداد میں رہتا سخت لڑائی ہوئی طیار پاشا مارا گیا اسکی جگہ پر مصطفیٰ پاشا وزیر بنا و آخر جنگ عظیم کی جسمین بچا پس ہزار ایرانی مارے گئے تھے بغداد کو قبضہ کر لیا اور ایک ہزار عجمی کو زندہ قید میں لایا اور اپنے روبرو اونکا سرتن سے جدا کیا کوس شجاعت بجا کر قسطنطنیہ کو

واپس گیا وہاں بعارضہ بخار بیمار ہو کر اپنے چوٹے بھائی ابراہیم کے قتل کا حکم دیا والدہ نے اوسکو چھپایا اور سلطان مراد چہارم کو اوسکے قتل کی خبر پونچائی سلطان نے حصار محض کو اوسکی نعش دیکھنے کو فرمایا وہاں ایک حکیم معالج تھا اوسنی سلطان سے کہا کہ مردے کا دیکھنا تمکو نہایت ضرر پونچا ویگا غرض حکیم نے سلطان کو وہ نعش نہ دکھائی سلطان نے اوسی روز نوین ماہ شیاہ ۱۲۷۱ عیسوی مطابق ۶ اشوال ۱۲۷۹ ہجری میں انتقال کیا اس سلطان کی عمر ۳۵ برس کی تھی اور ۷ برس تخت نشین رہا اس بادشاہ کو گھوڑے کی سواری کا نہایت شوق تھا آٹھ سو گھوڑے تیز رفتار صبا کردار بیش قیمت اسکے خاص طویلے میں ہمیشہ بند ہی ہتے تھے

## ذکر سلطان ابراہیم خان

بعد میں سلطان مراد چہارم کے تمام امراء سلطنت اسکے بھائی ابراہیم کے پاس گئے جو حرم سرا میں قید تھا اراون نے کھا کہ تمہارا بھٹا سلطان مراد چہارم وفات کر گیا اب اب تم تخت نشین سلطنت ہو ابراہیم اپنے دلین بہت ہراسان ہو گیا اور جاننا کہ میرے بھائی نے میرا مافی الضمیر دریافت کرنے کے لئے یہ حیلہ کیا ہے اوسی وقت امرا کو یہ جواب دیا کہ میں نے دنیا کو ترک کر دیا ہے مجھکو سلطنت سے کچھ کام نہیں ہے لوگ واسطے اطمینان اوسکے سلطان مراد کی نعش اوسکے سامنے لائے اوسنے نعش کو دیکھا ورنہ کا حکم دیا جنازہ مراو کو مانند سلاطین کیان کے قبرستان میں لیگئے اور تمام فوج و لشکر اور اوسکے گھوڑے کو تل مع زمیناے عمدہ اوسکے جنازہ کے ساتھ تھے پھر سردارون نے ابراہیم کو قید خانے سے نکالا اور کبھی ابراہیم

اپنے تولد سے تا وقت جلوس گھوڑے پر نہ بیٹھا تھا تخت روان پر بیٹھلا کے  
 مسجد ایوب میں لگئے اور شمشیر اوسکے کمر سے باندھی اور توپوں کی سلامی  
 سر ہوئی یہ بادشاہ کے جسم پر تمام چھپک کے داغ اور نہایت ضعیف العقل تھا  
 اونٹنیوں برس کی عمر ترسندہ مزاج بدون زانی صحبت کے اور کچھ سلیقہ نہ جانتا تھا  
 پانسو پچاس ہیک پر چہرہ اپنے محل میں جمع کین اور عیش و عشرت میں بسر کی  
 اور کاروبار سلطنت اپنی والدہ کے اور وزرا سے سلطنت کے سپرد کیا وزرا  
 بڑی خیر خواہی سے سلطنت کو قائم رکھا ۵۷۰ھ ہجری مطابق ۱۱۷۵ء عیسوی  
 میں نصاریٰ نے مراکب قیصری کو ایذا و تکلیف پہنچائی چار سو جنگی جہاز واسطے  
 تادیب کفار کے قسطنطنیہ سے جزیرہ مالطہ کی طرف راہی ہوئے اور ساتھ فتح و نصرت  
 کے بازگشت کیا اور ۵۷۱ھ ہجری میں نصاریٰ سے بہت لڑائیاں ہوئیں اور  
 بحسن تدبیر ارکان سلطنت فتحیاب ہوئے مگر سردارون نے سلطان اور اوسکے وزیر  
 احمد پاشا کو لذات جسمانی میں پایا اور اراوہ سلطان کے قتل کا کیا ابراہیم نے اونکو  
 بہت زردیکر اپنی جان بچائی اسرار فوج نے سلطان ابراہیم کے فرزند سات  
 مہینے کی عمر والے کو اپنا سلطان بنایا اور ابراہیم کو محلسر میں قید کرویا بعد دس  
 روز کے بعض سردارون نے ابراہیم کو باہر لانے کی تجویز کی جن افسروں نے  
 سلطان ابراہیم کو قید کیا تھا اونہوں نے ۲۸ رجب ۵۷۱ھ ہجری میں بھڑک  
 برس کے سلطان ابراہیم کو قتل کیا یہ بادشاہ

تخت سلطنت پر

نوسال رہا

## ذکر سلطان محمد خان رابع

یہ سلطان محمد خان شیرخوارہ سات مہینے کی عمر میں برائے نام تخت نشین ہوا والد  
 اسکی مسماۃ کو سم سلطانہ حاکمہ ہوئی سرداروں نے عورت کی حکومت کو قبول نہ کیا  
 بلو اسے عظیم ربایا ہوا اسلام بول میں نہایت لوگوں کو اضطراب ہوا آخر شمسلیما  
 کے خواجہ سرا نے کو سم سلطانہ کو قتل کیا اس کے گھر سے بہت سے صندوق  
 اشرفی طلا و نقرہ و جواہرات سے بھرے ہوئے نکلے اور ۶۲۲ھ ہجری تک لش  
 فساد اور خانہ جنگی شہر قسطنطنیہ میں برپا رہی اور ۶۳۳ھ ہجری میں چالیس فرنگ  
 متواتر حاجب ملک و مین زلزلہ حادث ہوا اور بہت سامال اور جان کو نقصان پہنچا  
 اور ماہ ذیقعدہ ۶۳۳ھ ہجری سے ماہ جمادی الاول ۶۳۴ھ ہجری تک بادشاہوں  
 میں بڑا جدال و قتال گرم رہا چند پاشا اسی جنگ میں مقتول ہوئے سلطان کم سن  
 تھا رعایا اس کے حکم کو نہیں مانتی آخر شمس سلطان کے پاس کو برلی محمد نام ایک وزیر  
 مقرر ہوا یہ شخص بڑا عاقل اور مدبر تھا اس نے خوب ملک کا انتظام کیا اور قوم  
 نصاری پر شکر بھیجا اکثر جاے نصاری پر غالب ہوا اور تین دوس و غیرہ پر قبضہ  
 کیا ۶۳۵ھ ہجری میں بلاد سرویہ پر شکر کشتی کی ایک لاکھ پچاس ہزار کفار کو واصل  
 جہنم کیا اور وہاں سے بنصرت و اقبال پھر چند روز میں اس وزیر بادبیر کی حسن  
 نیت سے ملک روم میں رونق ہو گئی مگر اسکی زندگی نے وفا نکی اس وزیر نے  
 پانچ سال تین مہینے دس روز وزارت کی ستر ہوائیں ربیع الاول ۶۳۸ھ ہجری  
 کو انتقال کیا وقت نزع وزیر کے سلطان محمد خان اس کے سر مانے آیا اور

اوسکے مرنے پر بہت افسوس کیا اور اوس سے کہا کہ مجھ کو کچھ وصیت کرو زینہ  
 جواب دیا کہ امور مملکت میں ہرگز عورتوں کا دخل نیا ہے اور سلطان کو بھی  
 عورتوں کی صحبت سے احتراز چاہیے اور اپنے سپاہیوں کو راضی رکھنا چاہیے  
 اور ہرگز سپاہی کو کم نہ کرنا ملکہ اور بڑھانا اور ہمیشہ جہاد اسلام نصاریٰ پر کیا کرنا  
 اور انکو کبھی مہلت نہ دینا القصد سلطان نے بعد رطلت اوسکے احمد پاشا سپہر وزیر  
 مرحوم کو اپنا وزیر بنایا یہ شخص بھی نہایت بیدار مغز اور عاقل ہوشیار تھا سلطنت کا  
 کام سرانجام دیتا رہا ماہ ذیحجہ ۱۰۷۸ ہجری میں قلعہ گرید کو لینے کے لیے روانہ ہوا  
 پانچویں جہادی الاولیٰ ۱۰۷۸ ہجری کو متصل قلعے کے پونہچا اس قلعے پر ۲۲  
 بائیس سال سے فوج قیصر کی پیڑھے یورش کرتی تھی لیکن بسبب استواری  
 قلعے کے اور اخراجات جنگ کے فتح نہ کر سکے احمد پاشا نے اوس قلعے کا محاصرہ  
 کیا اور توپ داغنا شروع کی ستائیس ماہ ایلول ۱۰۷۹ عیسوی کو اٹالی قلعے نے  
 عاجز آکر امان طلب کی اور حبشہ گریان جبراً و قہراً قلعے کو خالی کر دیا احمد پاشا  
 قرین فتح و نصرت کے سلطان کے پاس گیا اور اسی سال یعنی ۱۰۷۸ ہجری میں ملک  
 روم میں بڑی خرابی ہو گئی وراے جنگ پے در پے زلزلہ آئے اور کئی  
 شہروں کو تباہ کر ڈالا یہاں تک کہ بڑے بڑے پہاڑ پھٹ گئے اور مرض  
 طاعون سے ہزاروں آدمی ہلاک ہوئے اور شلیم یعنی بیت المقدس میں ایک  
 یہودی نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں ہزاروں لوگ اوسکے مطیع ہوئے  
 حاکم بیت المقدس نے یہ سنا اوسکے پکڑنے کا ارادہ کیا مسیح جدید خود سلام  
 بول گیا صدر عظم احمد پاشا نے یہ خبر پاتے ہی اوسکو قید کیا عیسائی لوگ جو اسکو

معتقد تھے روپیہ دیکر قید خانے میں جاتے اور اس کے قدم بوس ہوتے تھے  
 سلطان محمد واسطے ملاقات کے گیا اور اس سے کہا کہ میں تیرا امتحان کرتا  
 ہوں مسیح کذاب یہ سنکر سلطان محمد کے بانو پر گر پڑا اور معافی چاہی سلطان نے  
 اس کے قتل کا حکم دیا وہ مسیح کذاب مسلمان ہوا اور ہمراہی اس کے بہت سے  
 عیسائی بھی مسلمان ہوئے اس طرح ایک اور شخص نے دعویٰ کیا کہ مہدی موعود  
 ہوں وہ بھی مارا گیا اور ۱۶۸۱ء عیسوی مطابق ۱۱۸۲ھ ہجری میں تیسری رمضان کو  
 سلطان احمد سپہر سلطان محمد پیدا ہوا محل میں بہت خوشی ہوئی اور ۱۶۹۲ھ ہجری  
 مطابق ۱۱۹۱ء عیسوی کو احمد پاشا نے اس دنیا سے فانیہ سے کوچ کیا یہ وزیر  
 بیس برس چھ مہینے وزارت کی اس کی جگہ پر مصطفیٰ پاشا وزیر مقرر ہوا اور  
 سلطان بغزم ملک گیری ایک لاکھ پچاس ہزار فوج لیکر چلا اور مصطفیٰ پاشا کو  
 واسطے لینے شہر فینا جو ملک والی منسا کا ہے بھیجا مصطفیٰ پاشا نے ملک  
 رضاری میں خوب شمشیر اسلام بجائی اور چالیس ہزار کافر قید میں لایا اور شہر  
 فینا کو محاصرہ کیا پینتالیس دن تک شب و روز گولہ مارتا تھا اور اوپر سے  
 گولے مارے جاتے تھے غرض مصطفیٰ پاشا نے ایسے گولے لگائے کہ شہر  
 کی عمارت ہیشمار سہدم ہو گئیں اور خوب لڑائی چھی اور حاکم فینا نے قوم نصار  
 سے مدد طلب کی بارہویں ایلول ۱۶۸۳ء عیسوی کو اسی ہزار لشکر رضاری کا لگ کھ  
 آیا کہتے ہیں کہ ایسے گولے و باروت اوڑے کہ آسمان پر غبار چھا گیا اور ہزاروں  
 آدمی طرفین کے مارے گئے جب شام ہوئی سپاہ اپنے اپنے خیموں میں چلی آئی  
 سپاہ روم نہایت خستہ حال تھی نمیشب کو خفیہ و ہائے صبح کو نصاریٰ نے

خبر پائی بہت خوش ہوئے اور فوج قیصر کے خیموں میں آکر بہت سا مال متاع لوٹ لیا سلطان روم اس بات سے مصطفیٰ پاشا پر نہایت خفا ہوا اور اوسکو وزارت سے معزول کیا ابراہیم پاشا کو اپنا وزیر بنایا پوپ نصاریٰ کو سلطان کے مقابل لڑنے کو تمام نصاریٰ کو تحریریں دی جا بجا اہل اسلام اور نصاریٰ سے لڑائی ہونے لگی اور ہر ایک جگہ پر نصاریٰ کا غلبہ ہونے لگا سلطان نے حیران ہو کر ابراہیم پاشا کو وزیری سے معزول کیا اور اوسکی جگہ سلیمان پاشا کو منصوب کیا بارہویں ماہ آب شمس ۱۶۸۵ عیسوی کو سلیمان پاشا واسطے مقابلہ نصاریٰ کے گیا اور میدان جنگ سے ہباگ کر قسطنطنیہ کو واپس آیا سلطان نے اوسکو قتل کیا اور سیاوش پاشا کو وزیر بنایا یہ تمام سال سلطانی ملک میں نہایت خراب گذرا پھر سپاہ نیک چری بھی سلطان سے ناراض ہو فتنہ برپا کرنے کا ارادہ کیا سلطان نے فوراً یہ حالت دیکھ کر اپنے بہائی سلیمان خان ثانی کو تخت نشین کیا اور خود گوشتہ نشین ہوا اور بجز سیر و شکار کے اور کوئی کام پسند نہیں کرتا

## ذکر سلطان سلیمان خان ثانی

یہ سلطان ۲۸ھ ہجری میں تولد ہوا اور ۹۹ھ ہجری میں تخت نشین ہوا بعد جلوس اس سلطان کے سپاہ خود سر نے سیاوش پاشا کو اوسکے گھر کی دیلیز پر قتل کیا اور تین سو شخص اور بھی مارے گئے فیما بین سرداروں کے بڑی سخت لڑائی ہوئی ہر طرف سے نصاریٰ نے غلبہ کیا اور کوئی دشمن کونہ ہٹا سکا القصد بعد باری جانے سیاوش پاشا کے اوسجگہ اسماعیل پاشا وزیر مقرر ہوا اور بعد تین مہینے کے



معزول ہوئے اور اسکے بعد تکفور مصطفیٰ پاشا وزیر ہوا اور اٹھارویں ایلول ۱۲۸۵  
عیسوی میں والی منسا نے شہر بلخراؤ کو لیا ذوالفقار افندی برای وکالت شاہ منسا کے  
طرف روانہ ہوئے والی منسا نے ایلمچی سے کہا کہ میرے سامنے مجھ کو سب سے کس فیئر  
اس بات کو قبول نہ کیا دس مہینے اس در و بدل سوال و جواب میں گزر گئے سلطان  
اس بات سے سخت خفا ہوا کہ بذات خود والی منسا کے مقابلے میں آیا بعد جنگ سخت کے  
سلطان نے فتح پائی اور اپنے ملک کو کفار کے ہاتھ سے چھڑا یا اور ہمراہ کو برلی  
مصطفیٰ پاشا کے کچھ سپاہ و کیر شہر منسا پر بھیجا جب خزانہ سلطانی خالی دیکھا تمام آلات  
طلا و نقرہ کو دار الضرب میں مسکوک کیا اور شکر پر صرف کیا و آخر بذات خود ایک لاکھ  
سپاہی لیکر دشمن کے ملک پر چڑھ دوڑا اور ضرب شمشیر کئی جگہیں فتح کیں بلکہ بلخراؤ  
کو اپنے قبضے میں لایا اور بفتح و اقبال داخل قسطنطنیہ ہوئے چھبیسویں رمضان ۱۲۸۵  
ہجری میں سلطان نے مرض استسقا میں انتقال کیا شوق تعمیر مکانات اور باغات کا  
اس سلطان کو نہایت درجہ تھا ہمیشہ اسی کام میں مشغول رہتا تھا فقط

## ذکر سلطان احمد خان ثانی

بعد رحلت سلطان سلیمان کے سلطان احمد ثانی سنا نشین ہوا ارکان دولت نے  
حیاتی زادہ حکیم باشی کو قید کیا اور کہا کہ یہ شخص بغیر دینے آب و نان کے سلیمان کج  
قید کر کے مار ڈالا اور احمد خان ثانی نے کو برلی مصطفیٰ پاشا کو شاہ منسا کو مقابلے  
پر بھیجا مصطفیٰ پاشا اور رضاری کے ساتھ بڑی جنگ ہوئی مصطفیٰ پاشا نہایت دلاوری  
سے اعدا پر حملہ کرتا تھا یکایک ضرب بند و ق سے زمین پر گرا اور موما فوج روکنے

نہریت کہانی مگر انہیں نوین لشکر بحری نصاریٰ پر غالب آگیا اور نصاریٰ مغلوب  
 ہو گئے علی باشا کو وزارت دی وہ نہایت بد مزاج اور پر غصہ تھا لوگ متفرق ہوئے  
 سلطان نے اوسکو معزول کر کے جزیرہ قبرس کو بھیجا حاجی علی باشا والی حلب کو  
 وزیر مقرر کیا ۱۱۸۷ھ ہجری میں بڑی آتش زدگی ہوئی کہ شہر قسطنطنیہ کا بالکل ملگیا  
 تھا اور حاجی علی باشا اپنے عہدہ وزارت سے موقوف کئے گئے اور ایک شخص  
 مسمیٰ مصطفیٰ سلطنت کا وزیر بنا شاہ منسا نے فرصت پا کر مدبہ بلغراد کو محاصرہ  
 کیا پانچویں ذیقعدہ سال مذکور کو فوج گران اسلام بول سے روانہ ہوئی شاہ  
 منسا نے جنرور و عساکر سلطانیہ کی پا کر محاصرہ کو اٹھالیا اور شاہ لندن و ہولنڈ  
 نے قیصر روم و والی منسا سے صلح کروائی اور محرم ۱۱۸۷ھ ہجری میں پھر قسطنطنیہ  
 میں آگ لگی ایک حصہ شہر کا بالکل خاک سیاہ ہو گیا مصطفیٰ باشا کو وزارت سے  
 معزول کیا اوسکی جگہ پر احمد باشا وزیر مقرر ہوا اس شخص نے بالکل مخالفت کلی کر دی  
 کہ نصاریٰ نے لباس رنگین اور کفش زر و اور کلاہ سمور ہرگز نہیں پہننا اور گھوڑے پر  
 سوار ہونا کالے کپڑے ہمیشہ پہنا کرین اور گدھے پر سواری کرین اسلیئے کہ سلمان اور  
 کافر میں تفاوت معلوم ہو کرے بعد چند روز کے احمد باشا معزول ہوا اور سور علی  
 علی باشا والی طرابلس شام خدمت وزارت پر منسوب ہوئے دوسری ماہ کاٹوا  
 ۱۱۹۱ھ عیسوی مطابق ۲۱ ماہ جمادی الاخریٰ ۱۱۸۷ھ ہجری میں مرض استسقا کے  
 درمیان احمد خان ثانی کا بھی انتقال ہوا تین برس آٹھ مہینے اس بادشاہ کی سلطنت  
 کی یہ بادشاہ بڑا فاضل خوشنویس تھا اور سیر و شکار اور راگ  
 و رنگ کی طرف کمال محبت رکھتا تھا۔

## ذکر سلطان مصطفیٰ خان ثانی

یہ سلطان محمد خان چہارم کا فرزند ہے یہ بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہی فرمان جاری کیا کہ  
 بزدل کو خدا کے لازم نہیں ہے کہ اپنے گھر و زمین آرام و عیش کریں کسلیے کہ دشمن  
 اسلام تمام ملک اسلام کے آس پاس ہو گئے ہیں میرے اجداد بھی ہمیشہ جہاد  
 کرتے تھے میں بھی مانند باپ اپنے کے کافروں کے ساتھ مقابلہ کرنے کو چاہتا ہوں  
 اہی مسلمانوں میری اطاعت کرو چنانچہ حسین پاشا کو بعد چند روز کے جہازات جنگی  
 و دیگر نصاریٰ کے مقابلہ کے لیے بھیجا حسین پاشا نے بڑی جرأت سے بحر اربعین  
 نصاریٰ پر غالب ہوا اور جزیرہ سافس کو ماتہ کیا اور خود شکر روم کے ہمراہ اگر والی  
 منسا سے جنگ کی اونکو شکست دی اور اونکی توپخانے اور اکثر قلعے کو اپنے  
 قبضے میں لایا موسم سرما کے درمیان شہر ازون میں اقامت گزین تھا اوایل گرا  
 میں فوج جبار واسطے دفع دشمن والی منسا کے بھیجی اور فتح بائی اور نصاریٰ کو اکثر  
 اسیر کیا اور توپخانے اونکے لشکر تمام لیکر داخل قسطنطنیہ ہوا ناگاہ اوس وزخیر  
 آئی کہ مسکو بلغیے روس نے قلعہ ازوف کو محاصرہ کیا ہے سلطان نے اوسی وقت  
 دفع دشمن کے لیے لشکر جبار تیار کر کے روانہ کیا فوج شاہی نے وہاں ایسا محاربہ گرم  
 کہ تیس ہزار روسی مارا گیا اور رومی فتح پا کر پیچھے پرے من بعد سلطان ایک لاکھ  
 فوج ہمراہ لیکر خود واسطے مقابلہ والی منسا کے چلا بعد جنگ سخت وہاں سے اپنے  
 دار السلطنت کو واپس آیا یہ خبر سنی کہ والی منسا کچھ فوج جمع کر رہا ہے  
 سلطان بذات خود روانہ ہوا اور الماس پاشا کو اوسپر آگے روانہ کیا الماس با شانی

جنگ میں انتقال کیا شاہ لندن وہولنڈ درمیان میں آکر ۲۶ جب ۱۱۹۹ء ہجری مطابق ۲۶ کانون دوم ۱۶۹۹ء عیسوی سلطان اور شاہ منسا سے صلح کروادی سلطان شہ اورنتہ کو آیا جبہ روز سیر و سکار کر کے قسطنطنیہ میں داخل ہوا سرداران فوج صلح کرنے سے سلطان کے شاہ منسا کے ساتھ ناراض ہوئے اور سلطان سے باغی ہوئے اس سلطان نے جب یہ رنگ سلطنت کا بدلا دیکھا اوسیوقت اپنے بھائی احمد خان کو تخت سلطنت اور تاج سپرد کیا اور خود ترک سلطنت کر کے اپنی جان اعدا سے بچائی

## ذکر سلطان احمد خان ثالث

عمر اس سلطان کی تیس برس کی تھی جب تخت سلطنت پر بیٹھا اور بڑا سردار فیض احمد افندی شیخ الاسلام کو قتل کیا اور بعضے مفسدین سلطنت کو مارا اور بعضوں کو مغرول کیا مدت قلیل میں چند پاشا کو وزیر بنایا جسکونا کارہ دیکھتا اوسکو موقوف کرتا تھا آخرش علی پاشا کو وزیر مقرر کیا اور ۱۵۰۰ ہجری میں نصاری پر جہاد کیا اور انکو مغلوب کیا اور ۱۵۰۰ ہجری میں شانان نصاری کے درمیان سخت لڑائی ہوئی بطور شاہ مسکوب کارلوس شاہ سوئین پر غالب آیا کارلوس نے سلطان کے بیان آکر پناہ لی شاہ مسکوب نے سلطان کو واسطے پناہ مانگنے کا لوس کے لکھا محمد پاشا حکم سلطان واسطے اور تنبیہ شاہ مسکوب کے چلا اور لڑائی کر کے غالب ہو گیا اور پھر صلح کر کے وہاں سے پیچھے آیا سلطان کو صلح منظور ہوئی محمد پاشا کو مغرول کیا اور اوسکی جابی پر یوسف پاشا مغلوب ہوا آخر ۱۶۰۰ عیسوی میں ایک صلحنامہ قیصر روم اور شاہ مسکوب کے ساتھ ۲۵ سال کے لیے لکھا قیصر پاشا یوسف سے

بھی ناراض ہو کر معزول کیا سلیمان پاشا کو وزیر مقرر کیا اور فرمان دیا کہ کارلوس کو  
 اس کے ملک میں پونہچاؤ اور اس کے مصارف کو خزانہ شاہی سے دیو کارلوس نے  
 دس لاکھ روپیہ طلب کیا روپیہ خزانہ شاہی سے دیے گئے پہر گیارہ لاکھ روپیہ  
 اور مانگے سلیمان پاشا خفا ہو کر اپنے لشکر کو حکم کیا کہ کارلوس کو جبراً ملک قیصر  
 نکال دے اور سوقت کارلوس کے پاس بھی تین سو جوان پیادہ تھے چوبیس ہزار فوج  
 روم کے ساتھ ان قلیل سپاہیوں نے مقابلہ کیا اور کارلوس گرفتار ہوا سلیمان نے  
 اس کو قلعہ رمید طاش میں قید رکھا بعد چند روز کے شہر و عیو تیکا کو بھیج دیا سلطان  
 اس کے خرچ کے لیے درماہہ معین کیا اور سلیمان پاشا کو اس مقصود سے کہ اس نے  
 بی حکم زیادتی کی تھی موقوف کیا اور ابراہیم پاشا کو اس کی جگہ مقرر کیا بعد اکیس روز  
 سے ابراہیم پاشا کو بھی معزول کر کے اس کی جگہ پر علی پاشا کو مامور کیا کارلوس  
 حسب الطلب اپنی ہمشیرہ کے عازم سوید ہوا قیصر نے بغزت تمام اس کو اجازت دی  
 اور اس کے ہمراہ چہرہ سوچاوش دیے اور آٹھ گھوڑے بائین مرصع و قبا و شمشیر  
 جواہر نگار اس کو عطا کی بارہویں ماہ تشرین اول ۱۰۲۶ھ ہجری کو رخصت کیا کارلوس  
 بھی نہایت مشکور منت ہو کے اپنے ملک کو آیا اور ۱۰۲۶ھ ہجری میں فوج شاہی  
 اکثر بلاؤ و جزائر بناؤ تو پر فتحیاب ہوئی والی منسا نے پھر عہد شکنی کی اور لشکر سلطان  
 کے ساتھ لڑائی کی علی بادشاہ اگیا فوج نے شکست کھائی خلیل پاشا والی بغداد  
 وزیر مقرر ہوا قسطنطنیہ سے روانہ کو آیا ومان سے بلغراد کو پونہچاؤ اور سپاہ  
 منسا سے لڑائی کی ومان نہر میت پائی اس سبب سے معزول کیا گیا اس کی جگہ  
 محمد پاشا وزیر ہوئے بعد آٹھ مہینے کے یہ بھی موقوف ہوا ابراہیم پاشا کا داماد اس کا

جائی پر مقرر ہوا اکیسویں ماہ تموز ۱۱۷۱ عیسوی میں والی عنایت سے صلح کی سلطان احمد خان  
 کے عہد سلطنت میں اکیسویں ماہ ۱۱۷۱ قسطنطنیہ میں آگ لگی اور بہت سے مکانات  
 و عمارات بڑے بڑے جل کر خاک سیاہ ہو گئے اور شاہ مسکوب اور والی بولونیا سے  
 بھی صلح ہوئی پھر شکر سلطانی نے ملک عجم کی طرف کوچ کیا اور غاوند اور تبریز تک  
 پہنچا شاہ عجم نے صلح کا پیغام کیا سلطان نے قبول کیا اور کہا اس شرط پر صلح ہوگی  
 کہ جو ملک روم سے لیا گیا ہے واپس ہمیں ملجاوے اسی گفتگو میں صلح کے تھے  
 کہ شاہ ایران نے انتقال کیا اور اسکا فرزند طہاسب ثانی تخت نشین سلطنت ہوا  
 ناوہ شاہ سپہ سالار فوج ایران نے تبریز میں آکر فوج روم سے مقابلہ کیا اور لشکر  
 روم کو شکست دی سلطان نے دوسرا لشکر ایران کے لئے تیار کیا یکایک فوج  
 سلطانی میں فساد برپا ہوا ابراہیم پاشا مارا گیا اور ماہ محرم ۱۱۷۳ ہجری میں سپاہ  
 خیرہ سر نے احمد خان کو تخت سے اتارا اور اسکی جگہ پر محمود کو تخت پر بٹھلایا

## ذکر سلطان محمود اول

یہ سلطان ۱۱۷۳ ہجری میں تولد ہوا جبوقت اس سلطان نے چار بالشت مقصیری پر اجلاس کیا  
 بلو اے عظیم فوج میں شروع تھا قریب چہ ہزار سپاہی اور چند پاشا اسی فتنہ بزم  
 مارے گئے آخر شہر ابراہیم پاشا والی حلب وزیر مقرر ہوا اور بعض سرکشوں کو اسنی  
 قتل کیا اور بعضوں کو مغزول کیا اور بعد چند روز کے خود بھی وزارت سے معزول  
 ہو گیا عثمان پاشا وزیر ہوا براہ دریا مصر کو روانہ ہوا جہازات جنگی شاہ اسپین کے  
 حملہ آور ہوئے اور مراکب مقصیری کو درہم برہم کیا اور جہازات گرفتار کر کے شہر

میں لائے جب مالطہ کے لشکر گاہ میں پونچے تمام لوگ شہر کے باری خوشی کے  
 دیکھنی کو آئے ایک شخص بنام فرانسسیر نو دو مالطہ میں رہتا تھا جہازات قیصری پر  
 سیر کرتا ہو اگر کسی ایک جہاز میں عثمان پاشا کو بی تو شہ مجروح پایا حکام اسپین کو  
 کچہ زر دیکر عثمان کو لیا اور اپنے گھر لاکر علاج کیا جب وہ پاشا اچھا ہوا تب مصر میں  
 لگیا اور وہاں سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا عثمان پاشا بغایت ممنون ہوا اسکو بہت  
 رزق عطا کیا ۳۳ عیسوی میں عثمان پاشا لشکر ہمراہ لے عجم کی طرف راہی ہوا بغداد  
 کی طرف میں طہاسب ثانی والی عجم کے لشکر کو نہر میت دی اور گردستان تک فتح کر کے  
 واپس پھرا پھر سلطان محمود نے احمد شاہ اور عارف پاشا اور ابراہیم پاشا اور ستم  
 پاشا کو افواج جنگی کے ہمراہ ایران پر بھیجا جب یہ لشکر وہاں پہنچا بڑی لڑائی  
 ہوئی مقام کرمان شاہ و سنااردلان اور جہان و محیہ پر فتحیاب ہوئے طہاسب  
 ثانی چالیس ہزار فوج کے ساتھ لشکر سلطانی کا مقابل ہوا شکست کھائی فوج روم لگی  
 بڑھی اور کاشان کو تاراج کیا طہاسب ثانی نے یہ دیکھ کر اپنا ایلچی صلح کے لئے  
 احمد پاشا کے پاس بھیجا مگر شاہ جواوہس زمانے میں حاکم سیستان تھا طہاسب ثانی  
 کو تخت سلطنت سے اتار کر اس کے لڑکے عباس ثالث کو تخت سلطنت پر برائی نام  
 بٹھلایا اور قیصر کو لکھا کہ جتنے ملک بلاد ایران کے تمہارے قبضے میں آئے ہیں  
 اس سے دست بردار ہو جاؤ ورنہ مجھے اب لڑو قبل از وصول جواب لشکر ایران نے  
 متصل بغداد کے پہونچکر لشکر سلطانی کو تہ و بالا کر دیا اور دجلہ سے اتر کر بغداد کا  
 بھی محاصرہ کیا قیصر نے عثمان پاشا کو اسی ہزار فوج دیکر روانہ کیا فوج روم آئی کے  
 قبل چھٹی صفر ۸۷۸ ہجری کو لشکر ایرانی کنارہ دریای دجلہ صف آرا ہوا نو ساعت



تک خوب لڑائی فیا بین ہوئی لشکر سلطانی فتحیاب ہوا اور نادر شاہ وٹان سے فرار  
 ہوا محاصرہ بغداد کا نکل گیا یہ جنب جب قیصر روم کو پونہجی تین روز شہر قسطنطنیہ میں رو  
 ہوئی اور قیصر سلطانی میں خوشی کے شادیاں لگے نادر شاہ نے پھر فوج جمع  
 کر کے تین مہینے کے بعد لشکر سلطانی کا مقابلہ کیا اور پہلی اور دوسری لڑائی میں لشکر  
 رومی غالب رہا اور سیری لڑائی میں لشکر رومی نے بڑی شکست فاش کھائی اور توپاں  
 پاشا میدان جنگ میں مارا گیا قیصر نے جب یہ خبر سنی بہت افسوس کیا محمد یاسا کو  
 روانہ کیا اور جلد او دہر جانے کا حکم دیا اسی تردد میں سلطان تھا کہ چٹھی صفر ۹۱۱ھ  
 کو مسکوب کے ساتھ بھی لشکر سلطانی کا مقابلہ ہوا نادر شاہ اپنی لشکر روم فتحیاب  
 ہوتا چلا شہر کرکوک کو فتح کیا سلطان محمود نے بجز صلح کے علاج نہ کیا صلح کی اور  
 جو سرحد روم و ایران سلطان مراد چہارم نے مقرر کی تھی وہی رہی اور اسی طرح مسکوب کے  
 ساتھ بھی صلح کی کہ اوسکے جہازات بحرا سودین نہ آنے پاویں اور جو شہر کہ مسکوب کے  
 لیا ہے واپس دین اور قلعہ ازوف کو اپنے ہاتھ سے منہدم کر دے اور تمام نصاریٰ  
 کے بموجب تجارت کے واسطے روم میں آمد و رفت رکھے اور یہ اقرار نامہ شہر بلغرا میں  
 دونوں سلطنت کے وکلا کے درمیان تحریر ہوا اور شاہ منسا کے ساتھ بھی کتنی مرتبہ  
 لڑائی ہوئی آخر شہر صلحنامہ ہوا اور فرانسس کے ساتھ بھی سائیس برس کے لیے صلح  
 ہوا اور بیسویں ماہ کانون دوم ۱۴۸۱ھ عیسوی میں شاہ سوید کے ساتھ بھی صلح ہوئی اور  
 ۱۴۸۶ھ عیسوی میں عبدالوہاب و امیر سعود نے ملک عرب میں بڑا فتنہ کیا تھا اور  
 حرمین شریفین میں بھی بڑا فساد ہوا تھا بائیسویں صفر ۹۱۶ھ ہجری میں اس سلطان نے  
 رحلت فرمائی

## ذکر سلطان عثمان ثالث

عثمان خان ثالث سلطان مصطفیٰ خان ثانی کا لڑکا ہے اور محمود اول کا بھائی ہوتا ہے۔ یہ ۱۲۱۱ھ ہجری میں تولد ہوا اور قید خانے میں پڑا رہا تھا ۱۲۶۱ھ ہجری میں تخت سلطنت پر جلوس کیا ہمیشہ گوشہ نشینی میں رہتا سعید افندی کو اس نے وزیر بنایا اور افواج سلطانی کو سرداروں سے ڈرتا مبادا اولاد سلطان احمد خان ثالث کو تخت شاہی پر نہ بٹھاوین اسی سبب سے اس سلطان نے محمد اور بایزید اور آرخان کو قتل کیا اور ۱۲۹۹ھ ہجری میں اس سلطان کے عہد دولت میں دولت شہر قسطنطنیہ کا جنگلیا اور ۱۳۱۱ھ ہجری میں سعید افندی کو موقوف کیا محمد راعب پاشا کو وزیر بنایا اور اسی ایام میں پذیر ہوئے صفر ۱۳۱۱ھ ہجری کو تین برس سلطنت کر کے جامع عثمانی کو جسکی محمود اول نے بنا ڈالی تھی تمام کیا اور خود وفات پائی

## ذکر سلطان مصطفیٰ خان ثالث

اس سلطان نے تخت سلطنت پر جلوس سرما کر اپنی وزیر راعب پاشا کے ساتھ اپنی بہن صاحبہ سلطان کا عقد کیا یہ وزیر پڑا صاحب دستور تھا ہمیشہ جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا مگر عمر نے وفات کی جلد انتقال کیا اسکی جگہ پر حمزہ پاشا وزیر ہوا بعد چھ مہینے کے یہ وزیر بھی کسی سبب سے معزول ہوا اور اسکی جگہ مصطفیٰ پاشا وزیر ہوا یہ بھی ڈیڑھ برس اپنی وزارت پر قائم رہا کسی افعال شنیعہ کے سبب معزول ہوا اسکی جگہ محمد پاشا وزیر ہوا بعد تین مہینے کے یہ بھی موقوف ہوا اسکی جگہ

پرتگیزیہ پاشا اور اسی پت عزال و غضب میں ۱۶۳۱ء ہجری تک چند بار مسکوب کے ساتھ جنگ ہوتی آخری بار سلطان فتحیاب ہو کر توجیانہ روس کا لیکر قسطنطنیہ کو آیا اور پانچویں ذیقعدہ ۱۶۳۱ء ہجری مطابق ۲۲ کانون دوم ۱۶۳۱ء عیسوی کو رحلت فرمائی

## ذکر سلطان عبدالحجیب خان اول

یہ بادشاہ سلطان مصطفیٰ خان ثالث کا بھائی اور سلطان احمد سوم کا مندر مذہبے ولادت اسکی ۱۶۳۱ء ہجری میں ہوتی اور جلوس اسکا تخت سلطنت پر ۱۶۳۱ء ہجری میں ہوا یہ سلطان نہایت صلح پسند تھا ۱۱ ماہ متوز ۱۶۳۱ء ہجری مطابق ۱۶۳۱ء عیسوی میں شامان نصاریٰ سے صلح کی اسلئے کہ سبب ہونے پے در پے لڑائیوں کے سلطنت میں ضعف آگیا تھا اور ملک بھی سپاہی اور ہندون کی سرکشی سے تباہ ہو گیا تھا اور پھر اس سلطان نے حسین پاشا کو واسطے تادیب سرکشان عرب کے بھیجا تمام سرکش اور باغی تاجدار ہوئے اور ملک میں بڑا امن ہو گیا مگر روس والی بمناسبت باہم اتفاق کر کے سرکشی کی یوسف پاشا اور علی پاشا کو اونکے مقابلے میں جانے کی حضرت علی یوسف پاشا نے عساکر بمناسبت کے ساتھ خوب مقابلہ کیا اور قلعہ شیش وغیرہ کو قبضہ کر لیا و شاہین علی پاشا نے روس کے لشکر کے ساتھ بڑی معقول تدبیر سے مقابلہ کیا اور اسکے لشکر کو نہایت ہی سلطان ۶۴ برس کی عمر میں ۱۶۳۲ء ہجری کے درمیان انتقال کیا سولہ برس فرمانروائی کرتا رہا یہ

سلطان نہایت حلیم الطبع اور اہل اسلام سے نہایت محبت کرتا

## ذکر سلطان سلیم خان ثالث

یہ بادشاہ ۹۷۱ھ ہجری میں تولد ہوا اور ۹۸۳ھ ہجری مطابق ۱۵۷۴ء عیسوی میں تخت حکومت پر جلوس کیا فوج بری اور بحری کو نہایت آراستہ کیا مدت قلیل میں ایک لاکھ پچاس ہزار فوج جہاز تیار کی شاہ منسا یعنی اسٹریا اور مسکوب یعنی روسیہ مقابلہ یرمیدان جنگ میں آئے دو مہینے تک سخت مقابلہ ہوتا رہا آخر شش چوتھی ماہ آب ۹۸۳ھ عیسوی میں سپہ سالار روس کے ساتھ صلح ہوئی مگر ملکہ مسکوب کا ترنیا نام کہ جس نے اپنے شوہر لطبرس سوم کو مروا کے تخت سلطنت پر بیٹھی تھی قبول نہ کیا اور شکر چرا اسماعیل قلعی پر بھجوا یا قلعے میں تیس ہزار فوج رومی تھی جسوقت فوج روس قلعے پر حملہ آور ہوئی اسوقت لشکر روس کے آدمی توپ اور بندوق سے اتنے مارے کہ قلعے کی خندق تمام لاشوں سے پر ہو گئی اور سپاہ روسیہ بشتیار تھی اس لیے اپنی جو انفرادی سے قلعے پر چڑھ آئے تین دن تک قلعے کے درمیان خوب لڑائی ہوتی رہی کہ تمام قلعے کی زمین خون سے کیچڑ بن گئی اسوقت عورت اور بچوں نے بھی قلعے کے جو انفرادی دکھلائی اور تمام مارے گئے بغیر ایک شخص کے کہ وہ اس محلہ کی خیر قسطنطنیہ کو لیجانے کے واسطے چلا گیا تھا روسیوں نے اپنا عمل قلعے میں کیا لشکر قیصر نے جب یہ خبر سنی مثل دریا بحال غضب موج ورموج جمع ہوئے اور سلطان سے ومان جانے کی اجازت مانگی لیکن اوسے روز سن ۹۸۳ھ ہجری میں شاہ انگریز اور پروسہ درمیان میں ہو کر صلح کروادی یوسف پاشا اپنی وزارت کے عہدے سے معزول ہوا اور محمد پاشا جو چھپاسی برس کی عمر کا تھا اسکو وزیر بنایا

اور کاترینیا ملکہ روس اپنی دارالسلطنت مین چلی گئی۔ اسکے بعد ہونا پاٹ شاہ فرانس  
 نے انگریزوں سے سخت لڑائی کی اور سلطان کے ساتھ سلسلہ محبت کو بڑھایا سلطان  
 سلیم نے قواعد جنگ محترعہ نصاری کے پسند کیے اور چاہا کہ اپنے لشکر کو بھی یہ  
 قواعد سکھائی جاوے۔ بعض لوگوں کو شاہ فرانسس نے ترکوں کو قواعد سکھانے  
 کے لیے بھیجے یا مگر سپاہ قوم نیک چری نے اس قواعد کو ناپسند کیا اور عدول  
 حکمی کی بالکل مسمیٰ اور خان نے شاہ ہجری مین شکر نظام (یعنی لشکر قواعد دان)  
 قسطنطنیہ مین آ رہا۔ اس کی اور سلطان اس فکر مین تھا کہ قوم نیک چری کو اونکی عدول  
 حکمی کی کچھ سزا دیوے جب سرداروں نے قوم نیک چری کے فوج جدید کی  
 آ رہائی کو مثل فوج فرنگیوں کے قواعد دان دیکھا بہت خفا ہوئے اور فتنہ  
 عظیم برپا کیا سلطان نے پچیس برس کی عمر کے جوان کو نوکر رکنا شروع کیا  
 ہر روز فوج کو ترقی دیتا تھا دو ہزار فوج قواعد دان زیر حکم مسعود آغا قسطنطنیہ  
 مین مکمل ہوئی اور اسی فوج نے جنگ عک مین اپنی جوانمردی بھی دکھائی تھی اور  
 سولہ ہزار فوج نظام شہر قرمان مین زیر سرمان قاضی پاشا مقرر ہوئی سلطان نے  
 قاضی پاشا کو مع فوج نظام اسلام بول مین طلب کیا قاضی مع فوج وہاں سے  
 راہی ہوا ایک شب کو دشمن قاضی بارادہ قتل خیمے مین چلا آیا قاضی نہایت شجاع  
 تھا دشمن کو قتل کیا اور جب دارالسلطنت کے متصل پونچا فوج نیک چری یعنی نو مسلم  
 نے خبر پا کر شہر مین شور و غوغا مچایا اور چند مکانوں مین آگ دی اور قہوہ خانوں اور  
 مسجدوں مین فوج در فوج جمع ہوئے اور ارکان سلطنت کو بخش گالیاں دینے لگے  
 اور کفر و الحاد و نصرت سے بھی منسوب کرنے لگے سلطان نے مجبور ہو کر قوم نیک چری کی

تشی کی اور قاضی نے پاشا کو فرمایا کہ اپنی فوج کے ساتھ تم واپس جاؤ بعد اس سانحہ کے شاہ فرانس بوناپارٹ نے اپنے شہر سے ایک شخص کو جو فنون قواعد سپاہ میں خوب ماہر تھا سلطان کے پاس بطریق دوستانہ بھیجا اور لکھا کہ تمہارا دوست سید دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے چند معلمین بہرین فوج کو واسطے تعلیم دینے فوج برہی اور بحری کے آیکی پاس بھیجا ہوں کہ انگریز اور روس کو بوناپارٹ تنہا سے اور نہر طونا سے مجال عبور کی نذر ہے روس نے یہ حال دیکھ کر سلطان پر لشکر کشی کی قوم انگریز جو بوناپارٹ سے نہایت تنگ بجان آئے تھے اور چاہتے تھے کہ سلطان انہوں سے دوستی کو توڑے مگر سلطان کہی انگریزوں کے مکر و فریب میں نہ آیا اور سلام بول کر توپوں اور سامان جنگ و جہازات جنگی سے خوب مضبوط رکھا سفیر انگریز مایوس ہو کر ومان سے چل دیا اور حکم بادشاہ اپنے کے سلطان کی حالت غفلت میں اسکندریہ پر قابض ہوا فوراً محمد علی پاشا حاکم مصر نے یہ خبر سن کر لشکر کشی کی اور انگریزوں کو مار کر اسکندریہ کو اپنے قبضے میں لایا انگریزوں نے پھر دوستی پیدا کی اور بواسطہ روس کے سلطان سے صلح کی بعد اس وار وائے محمد علی پاشا کو سلطان نے وزارت سے معزول کیا اور عزت پاشا کو اسکی جگہ پر قائم کیا بعد تین سال کے عزت پاشا کو بھی خانہ نشین کیا اور یوسف پاشا کو وزیر بنایا بعد چھ مہینے کے اسکو بھی معزول کر کے حافظ اسماعیل پاشا کو وزیر بنایا اور ایک برس کے بعد حافظ پاشا کو بھی حضرت دی اور اسکی جگہ علمی ابراہیم پاشا کو وزیر مقرر کیا اسکا بحری مین سلطان اپنے ملک کی ترقی اور فوج کی ترتیب میں متوجہ ہوا اور قلعہ بوناپارٹ قسطنطنیہ میں طرف بحر اسود کے ایک گروہ قبائل سپاہ نیگری سے

جو فوج بمیق سے مشہور تھے افسر اس فوج کا مصطفیٰ قیچی اوغلی نام تھا اس فوج نے  
مبعائتہ توجہ خاطر سلطان فوج جدید نظام کھٹیف باغلی ہوئے اور سپاہ بمیق کے ہمراہ  
برائے استیصال پاشایان و سرداران کہ اونہوں کی صلح سے فوج قواعد و ان  
ملازم تھی قسطنطنیہ میں آئے اور سالار لشکر قوم نیچر می نے مصطفیٰ قیچی کو لکھا  
کہ ہم کھیتاش ولی کے مرید ہیں ہمکو مددگار اپنا جانو اور ہم بھی اپنی ولی خواہش  
رکھتے ہیں کہ آئین دین مضبوط ہووے اور نظامی فوج معدوم ہو جاوے  
اور وزرای فجار اور امارائے نابکار فی النار ہوں یہ شخص چاہتے ہیں کہ ہمارا  
نصفہ چہین لیون اور لشکر جدید نظام کو دیون القصد اسی سبب سے بلوای عظیم برپا  
ہوا آٹھ سو نیچر می گروہ بمیق کے ہمراہ معسکر بحری پر حملہ آور ہوئے اونہیں سپاہ بحری  
اپنی سرحد میں مانع دخول تھی باغنیوں نے باواز بلند کہا کہ سپاہ دریائی جانو اور  
آگاہ ہو جاو کہ چند روز میں تمہارے سردار کفار فجار ہو جاوین گے ہم باپس سلام  
تمہارے پاس آئے ہیں تم ہمارے ساتھ غارت کرنے میں شامل ہوتا کہ قدیم کی  
روش ہم تم فایم رکھیں اور اسی طرح ہمراہ قیچی گروہ کے تو پچانے پر گئے اہل  
تو پچانہ بھی دروازہ بند کرنے لگے قیچی نے کہا ای ہمارے بھائیو کسو اسطے  
تم ہم سے علیحدہ ہوتے ہو ہم تم کو کھیتاش ولی کے قسم دیتے ہیں کہ تم ہمارے حال  
کے شریک ہو جاو اور دین نبی کی حمایت کرو اگر تم ہمارے شریک نہو گے تو  
جنت تم پر حرام ہوگی خلاصہ کلام بعد گفتگو کے سپاہ بحری اور تو پچانہ انہوں کے  
شامل ہوا سپاہیان نو نے جب یہ خبر پائی اپنی زندگی سے ناتہ دھو کر اپنے  
مکانات کا محافظہ کرنے لگے اور باغیان فوج در فوج ایک میدان شہر کو درمیان



جمع ہوئے اور جنگ کا جگل بھونکا شہر میں تھلکہ پڑ گیا تمام دوکانیں اور مکانات  
بند ہو گئے ہر شخص اسی فکر میں متحیر تھا اور سلطان بھی متعجب خاموش فکر میں بیٹھا تھا  
قیقچی نے سپاہ سے کہا ای ہمارے دوست اس وقت ہمارے دشمن مقہور ہو جاوین  
اور ظہور ہکا خاکی جانب سے ہے اور سچے قلع و قمع تیار کریں گے اور مملکت عثمان  
لو سے اس شجر ملعونہ کی بیج اوکھاڑیں گے جو سب خرابی نیکی پوی کا ہے حکام خا فراموش  
نے اہل اسلام کو لباس نصارے دیکر مشابہ کفار بنایا ہے اور دین میں منہ نہ برپا کیا ہے  
سپاہیان نظام جدید اس باب میں بے قصور ہیں اور نسے فحاصمت جائز نہیں بنائیا  
جنیت باطن اور امرا یا نجس طینت کو پہلے مارنا چاہیے کہ اوہنوں نے اذوقہ نیکی  
میں جو دولت عثمانیہ کے ستون ہیں خلل ڈالا ہے اور نسے جلد بدلہ لینا چاہیے پھر ایک  
نے حبیب کا غنڈ نکالا اور پڑھا کہ فلان فلان کو میان لاکر گردن مارو جو جو قہر سپاہ  
مکانون پر دوڑے اور ہر جا بگیر وہ بند و مکش کی صدا جاری ہو گئی بعضے قتل  
ہوئے اور بعضے بھاگ بھاگ کر نصارے اور یہودیوں کے گھر میں جا چپے اور بعضے  
زندہ باغیوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوئے تین روز تک شہر میں یہ حال ہوتا رہا  
و یا قیامت برپا ہو گئی سترہ سردار نامی کی نقش بے گور و کفن مثل ابراہیم نسیم افندی  
وحاجی ابراہیم افندی و صافی افندی و احمد افندی و غیہ میان میں پڑی رہی  
اور ہر بازار میں اور کوچے میں زخمی مردے حسہ پڑے تھے جب قیقچی نے  
سرداران شہر سے خاطر جمعی کی سب ان چوباشی سلطان کے ہم نشین کو واسطے قتل  
کرنے کے طلب کیا سلطان نے اوسکے دینے میں کچھ تامل کیا بتائی نے دیکھا  
کہ اگر ذرا بھی توقف ہوگا دشمن اگر محل شاہی کو تاحوت و تاراج کریں گے اور سلطان کو

بھی مار ڈالیں گے سبب خیر خواہی سلطان کے پانوں پر گر پڑا اور کہا کہ میں نے اپنی  
 جان تیکر پانوں پر فدا کی مجھ کو اونچے حوالے کرو کہ آتش فتنہ بجھی اور میں بھی شرف  
 شہادت ہوں سلطان نے بچشم نمناک و سینہ چاک جلا د کی طرف اشارہ کیا جلا د نے  
 سستاچی کو قتل کر کے بالائی بام سے مجمع عام باغبان میں ڈالا باغبانوں نے اسکی  
 نعش کو وہاں سے لیجا کے اون سرداروں مقتول کے برابر پھینک دیا اور خوشی کے  
 پھر موسے پاشا اور مفتی عطار احمد افندی شیخ الاسلام جو باغبانوں کے ساتھ شامل تھے  
 اونہوں نے نیک چری اور یق کے سرداروں سے کہا کہ اب اس بادشاہ کا تخت پر  
 قائم رکھنا نہ چاہیے کیلئے کہ اب یہ ہمارا دشمن جانی ہو کیا ہے جب قابو پاویگا ہوا قتل  
 کر لیا قیچی فی الفور میدان میں گیا جہاں وہ لاشیں مردہ سرداروں کی پڑی تھیں انگشت  
 سے اشارہ کر کے باواز بلند سپاہ سے مخاطب ہوا کہ ای گروہ دشمنان تم قتل ہوے  
 اب تمکو تسکین ہوتی یا نہیں اور سلطان نے بھی ہمسے وعدہ واسطے موقوف کرنے فوج  
 جدید کے کیا ہے پس پھر ملکہ کیا خطرہ ہے اور آہستہ زبان سے کہا کہ یہ بادشاہ ہمارا  
 دشمن ہے کبھو راضی نہ ہو و لگا میں مفتی سے فتویٰ لیو سپاہ نے مفتی سے کہا کہ  
 جو بادشاہ خلاف قرآن کام کرے اسکو شاہی کرنا درست ہے یا نہیں مفتی نے کہا  
 ہرگز درست نہیں قیچی نے جواب سنئے ہی اعلام کیا تمام سپاہ نے پکارا کہ بادشاہ  
 بے دین کو تخت سے اٹھاؤ اور مصطفیٰ کو قید خانے سے نکال کر تخت سلطنت پر  
 بٹھلاؤ مفتی اپنے دلین بہت خوش ہوا اور نجا ہر افسوس کیا کہ سلطان نے خود کو فرشتہ  
 کیا کہ میں امیر المومنین ہوں اور اسلام کی کیم بزرگی نہ کی اور سپاہ اسلام کو کا ضحکا لباس  
 پہنایا آخر بقبر آئی ہلا میں گرفتار ہوا قیچی نے مفتی سے کہا کہ تم محل شاہی میں جاؤ اور

بے جدال قتال سلطان کو مغرور کرو مفتی سلطان کے پاس جاکر آداب کھڑا ہوا اور  
 کہا اے سلطان میں نے تجھ کو بارہا نصیحت کی ہے مگر فائدہ نہ کیا اب سپاہ نکچری فی سلطان  
 مصطفیٰ ہمارے چچا کے فرزند کو سلطان مقرر کیا سلطان نے یہ بات سن کر کچھ جواب نہ دیا  
 اور تخت سے اتر کر اپنے قایم مکان میں جہان اٹھائیس برس گشتہ نشینی کی تھی تنہا  
 چلا آیا اٹھارے راہ میں مصطفیٰ سے دو چار ہوا جو تخت پر بیٹھنے کو جاتا تھا سلیم خان نے  
 کہا اے میرے بھائی واسطے انتظام ملک کے میں نے فوج قدیم کو ناپسند کر کے  
 اس کے مقابلہ میں فوج جدید بقواعد نصارے تیار کی تھی سپاہ قدیم نے یہ خبر سن کر  
 فساد کیا اور مجھ کو تخت پر سے اتارا اور تجھ کو بٹھلاتے ہیں میں اب جاتا ہوں اپنے  
 قدیم گھر میں زندگی بسر کرو نکاح تو تخت پر جلوس فرما ہوا اور حکمت عملی سے سلطنت کی  
 تدبیر کیا کر مصطفیٰ نے باتیں سلیم کی سن کر روانہ ہوا اور ایوان شاہی میں آیا اور سلیم اپنے  
 محل قدیم میں جہان شہزادوں کو نظر بند رکھنے کے لیے مکان تھا گیا محمود برادر  
 مصطفیٰ و سلیم دونوں نے معافہ کیا اور بہت سارے اور بہر ایک کی صحبت کو غنیمت  
 جان کر عمر بسر کی اس سلطان کے زمانے میں یہ بھی ایک عجیب حادثہ گذرا ہے کہ عبدالعزیز  
 بن عبدالوہاب نجدی جو بڑا مردود و قرن شیطان مذہب و مابہ کا جانشین تھا اور اس نے  
 اپنے باپ عبدالوہاب نجدی کے عقاید پر قدم رکھ کر اکثر لوگوں کو عرب کے بہکایا  
 اور اپنا مرید و معتقد کیا ۱۸۰۳ء عیسوی میں فوج سلطانی کے ہاتھ سے مارا گیا پھر اس کا فرزند  
 مسعود جو وہابہ مذہب کے مسائل کے رواج دینے والوں میں بڑا مشہور تھا اس کا  
 قایم مقام ہوا اس کی فوج تمام ملک عرب میں پھیل گئی گنبد و مسجدوں کو گروایا اس نے  
 ۱۸۰۷ء عیسوی میں مکہ فتح کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و

اصحاب کے مزاروں پر جو گنبد تھے توڑے یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ  
 عنہا وغیرہ کے گنبد کو بھی نہ چھوڑا اور حرم محترم کے خزانے کو لوٹ لیا اور اس در  
 نے قیصر روم کے نام ایک خط لکھا اور اسکا مضمون یہ ہے کہ ہم چوتھی محرم ۱۲۱۸ ہجری  
 کو مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور تمامی گنبد جنکی پرستش مثل بتوں کے ہوتی تھی گرا دی  
 اور تمامی محصولات جو سیکڑاڑ پائی سے بڑھتے تھے معاف کئے گئے اور جو قاضی سابق  
 سے مقرر تھا بدستور بحال رہا چاہیے کہ آئندہ بادشاہان مصر و شام کو حکم ہو کہ محل  
 بند ہے ہوئے طنبور بجاتے ہوئے مکہ میں داخل نہ ہوں کیونکہ دین کو ان چیزوں سے  
 کچھ واسطہ نہیں اور چاہیے کہ ہمارے تمہارے درمیان معاملہ صلح کا رہے و اسلام  
 علیک مرقوم دسویں محرم ۱۲۱۸ ہجری مطابق تیسری ماہ می ۱۲۰۳ عیسوی بعد دو ستر  
 سال اس مردود نے مدینہ منورہ پر بھی فتح پائی اور وہاں کے گنبد دن کے ساتھ بھی  
 وہی معاملہ پیش ہوا اور توڑنے کے وقت کہتے تھے ایسا رحمت کران توڑنے  
 والوں پر اور کچھ رحمت نکرا انکی نجانے والوں پر اس بات کو جس مسلمان نے سنا دلریش  
 ہوا پھر سعود کا حکم ہوا کہ گنبد شریف جو مزار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے توڑا جاوے  
 لیکن چونکہ مضبوط تھا اور حراست ایزدی اور سکی حامی تھی اور نیکے توڑنے سے نہ ٹوٹا اور  
 کئی آدمی گر کر مر گئے اور اسکے قبل امام حسین علیہ السلام کا گنبد جو کربلائے معلیٰ میں آج  
 مرقد پر تھا توڑا ہتک میں اولیاءوں کے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا آخر شمس محمد علی پاشا والی  
 مصر ۱۲۵۸ عیدی میں عربستان کی تسخیر کی طرف متوجہ ہوا بعد بصرہ کے وہابی شیطانوں کے  
 اتنے کان کاٹے کہ تین تھیلے بھر کے قسطنطنیہ کو روانہ کیے اور بلا معظمہ مقدسہ مثل  
 مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو انکے قبضہ سے نکال لیا پھر بدستور انہیں شہر کج روم کی ریاستیں

شریک کیا پس اس فتح نمایان سے روم کی سلطنت میں بڑی دھوم و دھام ہوئی جب تک  
 مسعود زندہ رہا باد صف ظہور شکست فاحش کے اپنی جہالت سے لڑتا رہا آخر شمر گیا  
 اسکے بعد لوگوں نے عبداللہ بن مسعود کو اپنا امام بنایا مگر بعض بعض نے اس سے انکار کیا  
 ترسم پاشا بن محمد علی پاشا مصر نے عبداللہ کو شکست فاش دیکے قید کر لیا اور بیڑیان  
 پہنا کر دار السلطنت قسطنطنیہ کو روانہ کیا وہاں اسکی گردن باری گئی اور بہت سے وہابی  
 مذہب کے عقیدہ والے جو اسکے پیرو تھے مارے گئے لیکن چونکہ جب اوہنوں نے  
 ترک کی شمشیر بھیجی تھی کی طرح دنگ کر خاموش ہو گئے اور ملکوں میں نخل گئے الغرض جنگ  
 کے بعد ہندوستان میں بھی وہابی مذہب کے پیرو پھیل گئے خدا اوہنوں کو ہدایت دے  
 اور انکے شر سے اہل سنت و جماعت کو بچا دے اور ہمیشہ اپنے سایہ حمت میں رکھے

## ذکر سلطان مصطفیٰ خان رابع

یہ سلطان عبدالحمید خان کا فرزند ہے جب یہ سلطان مصطفیٰ خان نے تخت سلطنت چلور  
 کیا مفتے بہت خوش ہوا اور سرداروں قوم محق اور نیک چری نے نذرانہ دیے  
 اور سلطان کے لیے سب نے دعا کی تو یون کی سلامی سر ہوئی اور تمام رعایا اس سلطان کی  
 تخت پر بیٹھنے سے بہت شادان ہوئی اور مفتی میدان میں آت کے جا کر تمام لوگوں کو  
 سلطان کے سنا دی سنا دی اور سلطان یہ وعدہ کرتا ہے کہ لشکر جدید کو جلد نکالوں گا اور  
 عسکر قدیم کا جو روزینہ ہے وہی مقرر رکھوں گا سپاہیوں نے جب یہ بات سنی بہت  
 خوش ہوئے سپاہیان جدید انتظام مایوس ہو کر ملک سلطانی میں وارد و رہجواہی گئے  
 اور آفت سے نجات پاتی ولادت اس سلطان کی ۹۳۳ھ ہجری میں ہوئی اور تخت سلطنت پر

۱۲۲۲ ہجری مطابق ۱۸۰۵ عیسوی میں جلوس کیا اور باب سیر لکھتے ہیں کہ روس کی فوج  
 یہ خبر سنا کر حدود فلاق اور بغداد میں داخل ہوئی اور کسی نے فوج روس کو نہ روکا سلطان  
 سلطنت کا کاروبار جزئی و کلی مفتی اور موسے پاشا کے سپرد کیا اور بعد چند روز کے موسے  
 مغزول کر کے طیار پاشا کو اسکی جابی پر مقرر کیا بونا پاٹ سلیم خان کے مغزول ہونے کی  
 خبر سنا کر بہت متاسف ہوا اور روس کے ساتھ اپنی دوستی بڑھانی بادشاہ لندن کا وکیل  
 سلطان کے پاس آیا اور حسیہ خواہی اور دوستی اپنے بادشاہ کی جانبی لگا مفتی اور طیار پاشا  
 سے کچھ نفاض ہو گیا طیار پاشا شہر روضہ شجک کو چلا گیا اور وہاں کے حاکم مصطفیٰ بیرقدار سے  
 ملا اور مفتی باستعانت قیچی کل سلطنت کا مدار المہام بنا اور فراغ بانی سے سند حکومت  
 روم پر بٹھا مصطفیٰ بیرقدار فوج یمن سے کمال دشمنی رکھتا جب طیار پاشا سے مل گیا سکو  
 سے صلح کی اور اسلام بول پر عزم کیا اور بیچ افندی کو فرو چلی مصطفیٰ پاشا کو یمن بیکر اپنا  
 تمام راز کھلوا یا چلیبی نے حسب دلخواہ اس کے جواب لکھا اور مفتی اور سرداران یمن کو  
 مغزول کرنے میں اپنی راہی شامل کی بیرقدار مع اپنے لشکر کے شہر اورنتہ میں آیا تمام  
 سپاہیان نیک چری بیرقدار کے آنے سے تشویش میں پڑے بیرقدار نے بیرون  
 شہر سے قوم نیچوری کو کھلا بھیجا کہ ہم بھی تمہاری مدد کے لیے آئی ہیں قوم نیچوری نے  
 اپنے دل سے فکر کو محو کر دیا بیرقدار نے آ کے بیرون شہر خمیہ لگایا اور نیچوری کے  
 سرداروں سے کہا کہ میں نے روس کے ساتھ صلح کی تم قسطنطنیہ جاؤ اور فوج معقول  
 لے کر دگی حاجی علی آغا کے سائر قلاع بونا ز اور حصون خلیج قسطنطنیہ پر روانہ کی ہے  
 تاوے قیچی کے قتل کی فکر کریں حاجی علی نہایت مدبر تھا باسانی فتحیاب ہو کر اسلام  
 بول میں جا قیچی کو اپنے ساتھ ملا یا رات کے وقت چار شخصوں کے ہمراہ قیچی کے

گہرین کئے اور اسی رات کو اوسکی خواگہ میں گھس گئے قیقچی ہوشیار ہو گیا اور کہا تو کون ہے اور بے اجازت کیوں آیا ہے آغا علی نے کہا ای بابہ ذات میں تیرے مارنے کے لیے آیا ہوں اور بدلہ اپنا لیتا ہوں قیقچی نے جب یہ دیکھا کہا کہ مجھ کو کچھ مہلت دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں آغا علی نے کہا یہ وقت نماز کا نہیں یہ لکھنؤ ایک خنجر آباہ سے قیقچی کا کام تمام کیا اور سر اوسکا اپنے لوگوں میں لگیا اور وہاں سے سر کو بیرقدار کے پاس بھیجا قیقچی کے وارث اس حادثہ سے آگاہ ہوئے روتے اور روتا دلیا کرتے ہوئے سپاہ بیق کے پاس گئے اور فریاد کی اور اونہوں سے مدد چاہی اور کہا جلد سکا تدارک ہو جاوے نہیں تو تم اپنے جان و مال سے ہاتھ دھو ڈالو سپاہ بیق غصے میں آ کے لڑائی پرست ہوئی یہ خبر سلطان کو پونہی بادشاہ متحیر ہوا اور بیرقدار جسے سر قیقچی کا دیکھا تھا بزدلی اسلام بول کے اطراف میں آیا اور سلطان سے فوج بیق کی تنخواہ کی موقوفی اور عطار اللہ افندی کی معزولی اور اپنے قصور کی معافی چاہی سلطان نے عاجز آ کر قبول کیا اور بیرقدار سے شہر کے باہر آ کر ملاقات کی اور کہا کہ عسکر کو عسکر میں لیجاؤ اور خود سوار ہو کر باغ سلطانی کی طرف سیر و تماشا کے لیے گئے بیرقدار نے طیار پاشا صدر اعظم سے کہا کہ جو میں کہتا ہوں قبول کرو اور میرے شریک رہو صدر اعظم نے حقوڑی دیر فکر کی بیرقدار نے خفا ہو کر صدر اعظم کو فٹا کیا اسی وقت سپاہیان خبگ جو کے ساتھ شہر کی طرف چلے آئے دربان نے دروازہ بند کیا بیرقدار نے غصے سے آواز دی کہ سلطان مصطفیٰ بی حکم ہوا اور آج حکم سلطان سلیم خان کا ہے دروازہ جلدی کھول دے نہیں تو میں توڑ کے آتا ہوں اور تمہاری گردن مارتا ہوں اسی بحث و تکرار میں کسی نے سلطان سے یہ خبر کہی سلطان کشتی پر



سوار ہو دریا کے راستہ سے شہر میں داخل ہوا سلیم خان کو قتل کیا اور واسطے قتل محمود لہنا کے اپنے لوگوں سے کہا بیرقدار دروازے کو توڑا اندر آئے اور بادشاہی مقصر پر جا پونچے اور ارادہ کیا کہ سلیم خان کو تخت پر بٹھائیں یکایک سلطان سلیم کی نقش راستی میں پڑی ہوئی و کچی گھوڑے سے اوترا اور نقش کو بغل میں لے روئی لگا سید علی و مان پونچکر اس بیرقدار کو آواز دی کہ یہ وقت ماتم اور رونے کا نہیں چلی جا اور کچھ کام کا تدارک کر اور دشمنوں سے عومض لے اور محمود خان سے ملاقات کر ایسا نہ کہ وہ بھی مارا جاوے آل عثمان کا خاندان بھی پر غ ہو جاوے بیرقدار حبث پٹ سوار ہو مقصر کے محل پر گیا سلطان مصطفیٰ خان کے لوگ واسطے قتل کرنے محمود خان کے جمع ہوئے تھے اور محمود خان کو کچھ زخم خفیف بھی لگے تھے اس حال میں اپنے حجرے کا دروازہ بند کر کے بیٹھا تھا اور ہر اسان ہو کر چاروں طرف نظر دوڑاتا تھا تو رچپان بیرقدار نے ایک سیڑھی لگا کے محمود خان کو پکڑ لیا اور بیرقدار کے پاس لایا بیرقدار نے دست بوس ہو کر تخت سلطنت پر بٹھلایا اور مصطفیٰ کو فی الفور گرفتار کر کے قید خانے میں بھیج دیا

## ذکر سلطان محمود خان شانی

یہ سلطان من رزید عبد الحمید کا ہے جب یہ تخت سلطنت پر نہما نروا ہوا بدستور سلطان ماضی عثمان لو کے مسجد الیوب میں جا کے شمشیر سلطنت کمر سے باندھی بیرقدار کو وزیر عظم بنایا اور دو کمر سرداران یق اور قاتلان سلیم خان کو قتل کیا اور اپنے دشمنوں سے بدلہ لیا اور فوج جدید میں کمال نظام کیا اور محمود خان نے خود اپنے

ہاتھ سے مصطفیٰ کے چودہ کنیز کون کو مار ڈالا اس واسطے کہ انہوں نے ایک شب  
 حالت نوم میں محمود خان کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا ۹۹ھ ہجری مطابق ۱۷۲۳ء  
 عیسوی میں یہ سلطان محمود خان تولد ہوا اور ۱۲۳۳ھ ہجری میں تخت سلطنت چڑھ کر  
 صدر رفیع القدر نے جو بڑا سردار تھا ترغیب عسکر بنایا اور اجراے اوامر و نوہی  
 شاہی میں سلطنت کے درمیان مشورہ کیا شکر کے افسروں نے غصے میں آکر غدر  
 مچایا پھر فساد پرمادہ ہو گئے اور دستور عظم کو کفر پر منسوب کیا اور کاغذ پر لکھا کہ صد  
 اعلیٰ کی موت اب قریب پونہچی ہے اور وہ کاغذ وزیر کے دروازے پر لگا دیا  
 دوسرے روز بالکل لوگ فساد پر مستعد ہوئے اور شکر جدید میں بھی یہ بات اونی گن  
 نے کمدی پھر بیرقدار کے گھر پر اگر لوگوں نے ہجوم کیا بیرقدار محصور ہوا اور سلطان  
 فعل شیعہ سے سپاہیان کے بہ تنگ ہوا رامس پاشا اور قاضی پاشا بیرقدار کے  
 دشمنوں کی مدافعت کے لیے گئے اور قوم نیک چری کے مکانوں میں آگ لگا دی  
 اور بظاہر کیا کہ صدر عظم اسکو دار میں نیچری کے قتل کرنے کے لیے لشکر لانی گیا  
 ہے نیک چری یہ خبر سنکر سخت دہشت زدہ ہو گئے رامس پاشا نے فساد فرو کرنا  
 چاہا مگر قاضی پاشا جو نیک چری کا دشمن جانی تھا جال قتال میں مصروف ہوا اور  
 سلطان نے پاشا کو کہتا تھا کہ یہ منہ تدبیر سے فرو ہو جاوے مگر جب سلطان نے دیکھا  
 کہ جو باقی سپاہیان نیک چری میرے محل کی طرف آتے ہیں اوسی وقت اونکو  
 دفع کرنے کا حکم دیا قاضی پاشا نے چار ہزار سپاہ اور چار ضرب توپ لیکر دشمنوں کو  
 قرب وجوار سے صدر عظم کے دور کیا اور اپنی فوج کی تین ٹکڑیاں کین ایک ٹکڑی کو  
 میدان آت میں رکھا اور دوسری کو راستوں پر رکھا اور اونہیں یہ حکم دیا جہاں

نیک چری ملین قتل کرین اور تیسری کو ہمراہ اپنے رکھانیک چری بھی شہر میں  
 آگ لگاتی تھی اور لوٹنا شروع کر دیتا تھا ہزاروں مخلوق اس بلوے میں ماری گئی سلطان  
 محل سے یہ تمام جدال و قتال بکھیتا تھا صدر کے مکائین ہستیار اور باروت اور زر  
 و مال بہت تھا اور مکان اور سکاڑا وسیع تھا دشمنوں نے اس کے مکان میں بھی آگ  
 لگادی صدر خانہ سنگین میں جہان اور سکا قور خانہ رہتا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ  
 بکمال بہادری بیٹھا رہا اور وہاں سے نیک چری پر گولی مارنا شروع کی صدر ما  
 آدمی مار ڈالے اور بلوائی پس پا ہوئے اور پھر قریب ایک لاکھ آدمی نیک چری  
 کے جمع ہو کر صدر کے مکائین چلے گئے صدر نے یہ بات دیکھی جان سے ماتہ  
 دہویا اور باروت کے صندوقوں میں آگ دیدی ایک آواز بڑی ہولناک ہوئی  
 اور مکان اوڑ گیا اور جتنے مکان میں لوگ تھے مع صدر عظم مر گئے نیک چری  
 چیرہ دست ہوئے اور رامس پاشا و قاضی پاشا و بیچ پاشا بھی مارے گئے اکثر  
 فوج عبید وہاں ماری گئی سلطان نے جب یہ حال دیکھا زیادہ متفکر ہوا نیک چری کو  
 دلاسا اور تسلی دینے لگا نیک چری کو بکمال لجاجت اپنے قابو میں لایا یوسف پاشا  
 وزیر بنایا اسی وقت فتنہ نابود ہو گیا یہ واقعہ وہاں ۱۲۲۳ ہجری میں گذرا پھر سلطان  
 محمود نے ۱۲۲۴ ہجری میں فوج اور سامان جنگ بڑھانے کی تجویز کی مصطفیٰ خان جو  
 قید میں تھا اوسنی نیک چری کے سرداروں کو خفیہ لکھ بھیجا کہ محمود کو مار ڈالو اور محکو  
 بادشاہ بناو یہ خط ایک بڑے عالم فاضل کے ماتہ لگا تمام فضلاء شہر شیخ الاسلام  
 کے بیان جمع ہوئے اور باہم مشورہ کرنے لگے قاضی استنبول حاجی منیب افندی  
 مصباح علما سلطان کے پاس گیا اور اس بات کی حسب کی اور مصطفیٰ خان کو قتل کی

اجازت طلب کی محمود نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں کیونکر اس کے قتل کا حکم کروں اور اس کے ارادہ کے منع کرنے پر قادر ہوں منیب افندی نے بہت سمجھایا اور کہا کہ اخبار میں آیا ہے اِذَا اجْتَمَعَ الْخَلِيفَتَانِ فَاَقْتُلُوا أَحَدَهُمَا یعنی جس وقت کہ جمع ہوں دو خلیفہ مار ڈالو تم اوئیں سے کسی اک ایک سلطان نے یہ بات سن کر منہ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا۔ یہ نے کھا سکوت بھی عین صاف ہے اسی وقت سبناچی باشی کو مصطفیٰ کے قتل کرنے کا اشارہ کیا سبناچی مصطفیٰ کے گھر آیا مصطفیٰ سبناچی کو دیکھ کر کسی گوشے میں مکان کے چھپ گیا سبناچی بعد نقص کے اسکو ڈھونڈ نکالا اور سر کو کاٹ لیا اور علما نے جب یہ دیکھا کہ منیب کو دیر ہو گئی تمام علما فضل نیک چری کے سرداروں کے ساتھ سلطان محمود کے حضور میں آئے تاکہ زبان ہو کر مصطفیٰ کے قتل کرنے کی سعی و کوشش کریں یکایک مصطفیٰ کی بغض کو لوگ محمود کے پاس لای سلطان بہت رویا اور سردمایا کہ آج میں بہائی کے غم میں نہایت گرفتار ہوں تمام علما طول علما اور ترقی اقبال کی دعا کرنے لگے اور تعزیت کر کے سلطان کو تسلی دی اور اسی سال میں مسکوب بھی لشکر لکیر ملک روم میں آیا اور چپ شہر اور قلعے فتح کر لئے ۶۲۶ھ ہجری میں سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوا سلطان نے خالد افندی کو شکر دیکر اس پر روانہ کیا خالد نے سلیمان کو قتل کیا اور اسی طرح اس سال میں بہت کشت و خون ہوا چنانچہ اسی سال عبدالہ بن مسعود دہلی مردود کے دماغ میں سلطنت کے لینے کا خط سما یا اپنے مریدوں کو لے بچد اور تھامہ وغیرہ ملا و عرب میں بڑا فساد کیا سلطان نے محمد علی پاشا والی مصر کو اسکی تنبیہ و تادیب کے لئے لکھا محمد علی پاشا نے اپنے لڑکے ترسم پاشا کو فوج ترک دیکر عبداللہ دہلی پر روانہ کیا ترسم پاشا نے بڑی دلاوری سے عبدالہ کو قتل کیا

اور اپنے باپ محمد علی پاشا کے پاس مصر میں لایا محمد علی پاشا نے اوسکو اسلام بول  
 کی طرف روانہ کیا سلطان نے تمام ساکنان شہر کے رو برو اوسکی گردن ماری اور  
 سبب کبر سن و ضعف بدن کے یوسف پاشا کو عہدہ وزارت سے نکال کر اوسکی جگہ پر  
 احمد پاشا کو معین کیا احمد پاشا نے سپاہ و لاور کے ہمراہ شہر روم تک پہنچ کر روم  
 قبضہ کر لیا تھا حملہ کیا بعد سخت لڑائی کے فتح کیا اور چند منزل تک پیچھا کرتا ہوا خوب  
 روسیوں کو ہزیمت دی ۱۷۷۴ء ہجری میں روس اور روم کے درمیان صلح ہوئی ۱۷۷۴ء  
 ہجری میں والی سر ویہ نے فساد کیا حجب پاشا نے اوسکو تنبیہ و تاویب کی تب عہد نامہ  
 ہوا اور صلح قائم کی گئی ۱۷۷۴ء ہجری میں جبکہ سلطان اور قوم اروام کے ساتھ جنگ ہوئی  
 محمد علی میرزا فرزند فتح علی شاہ قاجار جو ایران کا بادشاہ تھا (فتح علی شاہ کی سات سو  
 لاکھ تھے اور ڈاڑھی اسکی گز بہ لمبی تھی) قیصر کے ملک پر لشکر کشی کی اور بغداد کو  
 لینا چاہا طبرق اور قرص وغیرہ میں لڑائیاں ہوئیں کہ بیان اوسکا سبب طول کے  
 چوڑا دیا گیا مگر اونہیں خون میں محمد علی میرزا بادشاہ ایران نے وفات پائی اسی سبب سے  
 اہل عجم کا ارادہ نامتام رہا ۱۷۷۴ء ہجری میں ہی سلطان اور کئی باغیوں کے ساتھ چند بار  
 لڑائی ہوئی مگر سلطان ہمیشہ اوپر غالب ہوتا رہا اور ۱۷۷۴ء ہجری میں اروام نے شہر بورگ  
 اہل اسلام پر حملہ کیا اور بہت شخصوں کو مارا نیک چری اس واقعہ کو سنکے تمام قوم اروام کو  
 جو استنبول میں سکونت پذیر تھے مار ڈالا اور اروام کے پادری کو سولی پر لٹکا دیا  
 جس نے اپنی قوم اروام کو خط لکھ کر آتش فساد شعل کی تھی اور سلطان نے فرمان  
 بنام محمد علی پاشا والی مصر لکھ بھیجا محمد علی پاشا نے اپنے لڑکے ابراہیم پاشا کو فوج  
 بحری دیکر اروام پر روانہ کر دیا ابراہیم پاشا نے وہاں مسیح پائی اور بہت زور و جواہر

لوٹ لیا اور ام نے مغلوب ہو کر انگریزوں کی وساطت سے صلح کرنا چاہی سلطان نے  
قبول نہ کیا اور کشور یونان میں بڑا و بڑا مدت دراز تک جدال قتال ہوتی رہی اور  
ہزاروں آدمی مارے گئے اس کے بعد ہجری میں جبکہ محمد و سلطان مدت مدید سے اپنی  
فوج کی آراستگی اور قواعد و انفی شل شان فرنگ کے چاہتا تھا محمد سلیم پاشا کو فرمایا  
کہ شیخ الاسلام طاہر افندی کے مکان میں تمام علما اور نیک چری کے سرداروں کو  
جمع کرو جب وے جمع ہوئے صدر اعظم نے سلطان کا یہ فرمان پڑھا ترجمہ  
اوسکا یہ ہے جبکہ آفتاب دولت عثمانیہ کا صبح اقبال سے تمام رعایا اور برابرا پر  
علی العموم اور حمایت سلاطین اسلام پر علی الخصوص تابان و درخشان ہوا ہے  
شکریہ بغیرت و حمیت اور سپاہ صاحب جرات و سالت آباد ہے اور رعایا و برابرا  
اپنے اپنے کاموں میں فرمان و دشاو ہے و بدید و شوکت شان اسلام پناہ نے قلوب  
کا فہ مضارے کو مغلوب بنایا اور قشون مقصری نے جمیع معارک و معازمی میں جم  
شیاطین کفرہ فخرہ کو مرعوب فرمایا کالائے بنی صفر غنائم غازیان اور امہتہ از پرچم  
رایات فتح و ظفر نصیب دولت شجاعان اسلامیان ہوا ہے جنود عثمانیہ بابت نصراً  
مِنَ اللّٰهِ وَ فَتَحَ قَرِیْبُ مَوْفِقٍ رہتے ہیں اور خیل نیک چری بحال اطاعت و جلاوت  
نبرہ سایہ سنخ شریف سلطانی و آدمردی و مردانگی کی جیتے ہیں بلا و و قلع کفار  
مدبر و زکار کو نصرب تیغهای آبدار سے مفتوح کرتے ہیں اور ہر ہر قدم پر شوق جام  
شہادت دم شجاعت بھرتے ہیں لہذا و ظائف معقول اوہنوں کے لیے مقدر  
اور خزانہ عامرہ حسری سے ماہواری رقوم بربت ہر ایک کے لیے مستی سے  
لیکن مدت سے اس گروہ باشکوہ نے طریقہ مجاہدین اسلاف کو چھوڑا تھا اور خاک و

و ناہنجاری اپنی دیدہ مردمی میں لگا کر رسوم جہاد سے موٹا تھا لہو و لعب میں شب و روز مصروف اور خواہش نفسانی میں صبح سے تا شام مالوف تھے اپنی معاش کی سندیں نالایتی اور کاہلون کے ماتہ فروخت کر ڈالین اور اپنی عزت و اقبال کے گہروں کو کاشانہ ویرانہ بنا کر راہ ناکامی و ریش کی اس سبب سے امورات قبح و نامشروع انہوں میں پھیل گئے شاہان حسمت و اقبال قدیم و جاہ و جلال پرینہ نے اوہنوں سے اپنا منہ پھیر لیا قوت و شجاعت انکو بدن سے اور ہمت و جلاوت اوہنوں کے دلون سے زایل ہو گئی اور ہمت سپاگری و شوکت و دلاوری جاتی ہی حب ہمارے دشمنوں نے اس طرح کی ضعف و ناتوانی اور انتظام سلطنت کی اس طرح پرچہ بانی و پریشانی دیکھی فرصت کو غنیمت جانا اور دست و دلاوری کا آستین عداوت سے نکال کر ہماری رعایا کے ملک و مال پر دراز کیا بنا بریں ای سپاہیان رزم خواہ اس عفت سے ہوشیار ہو جاو اور اپنی حالت اصلی پر اور روش پیشین پر آجاو تاہم ہمارے ملک پر ایک لشکر سے حصار باندھیں اور ہمارے دشمنوں کو ہمارے حقوق ملک و املاک میں دخل جیا کرنے نذین اور یہ امر واجبات سے ہے جو صنعتیں اور قواعد جنگ و استعمال آلات توپ و تفنگ کہ نصاری نے سیکھ کر اپنی چیرہ دستی آغاز کی ہے اوسے کی قواعد دلاوری کے ساتھ ہم بھی سیکھیں اور دشمنوں کے ظلم و ستم سے اپنی جان و مال کو و نیز اپنی رعایا و برابا کے جان و مال کو و انتظام ملک کو بچاویں اور یہ امر کامل و درجہ حب ظہور میں آو گیا کہ ہم بھی وہ حسیت و چالاک لباس پہن کر وہی ہتھیار توپ و تفنگ کو ماتہ میں لیکر اوسے قواعد و ضوابط کے ساتھ خود کو مسلح و تیار کریں بغیر تعلیم و تعلم کے قواعد و صنعت سپاہ گری کے عمل میں لانا بعد از عقل ہے اب ہمت کرو اور قواعد سیکھو



اور حکم خدا و رسول کی تعمیری اور دین کی مددگاری میں جہتیت اختیار کرو اور فوج  
نظام میں داخل ہو اور بت احکام الہی بجالانی اور شوکت اسلام کی مدد کرنے اور  
اپنی سلطنت کو محفوظ رکھو جو ملک مائتہ سے گیا ہے اور سکو واپس لینے سے غافل  
مت رہو والسلام علی شیخ الہدی و سلامک مسلک النبئی المجتبی بعد سچے اس فرمان کے  
حاجہ حاضر ہو۔ من مکر کو قبول کیا اور گروہ نیک چری سے چند آدمی چکر عسکر نظام جدید  
تیار کئے بعد چند روز کی انہونیج عہد کو توڑنا چاہا اور صدر اعظم محمد سلیم پاشا و نجیب افندی  
یعنی پاشا کے مکان پر قوم نیک چری نے ہجوم کیا اور کوچہ و بازار میں شہر کر دیا  
کہ آج کے روز جو علماء و افسران فوج شاہی کہ موجود مددگار فوج جدید نظام کے ہیں وہ  
قتل کیے جاویں گے تمام شہر میں قتل کرنا اور گھر جلانا شروع ہو گیا صدر اعظم نے  
سلطان کو خبر دی اور تو پچپان اور نوکران کو اپنے جمع کیا سلطان نے خاص سجنق  
شریف (یعنی علم) کو اپنے شیخ الاسلام قاضی زادہ طاہر افندی کے سپرد کیا صدر اعظم  
نے بجان لاوری التواب اور سپاہیوں کو ہمراہ لے گروہ نیک چری پر چوکیا پیش  
سے زیادہ تھوڑا کیا اور ایسی توپ و تفنگ ماری کہ دس ہزار آدمی قوم نیک چری کا  
مر گیا جو بچے تھے وہ بھی قشلاق یعنی شکر گاہ میں جا کر محصور ہوئے صدر نے کمان سہاؤ  
سے قشلاق میں آگ لگا دی باغیان ظالم بہت جل گئے اور بعضے قید میں آئے مقتولوں  
کی نعشوں کو جہان زمان سابق میں نیک چری نے سلطان کو مع چند سرداروں کے قتل  
کیا تھا اسی میدان آت میں جمع کیا سلطان محمود نے علما اور وکلائے سلاطین کو مجلس  
بلوایا اور لباس خون آلود سلاطین پیش کیا دکھلایا اور کھا کہ ان سلاطین کا خون ہا  
کیا ہوتا ہے علما نے کہا کہ ہر بادشاہ کے خون کے عوض میں پچیس ہزار نیکی مازنا چکا

یشب

س کی

ل کے

قج و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

ی و

اوسى وقت ايك فرمان مشتمل بر مضمون قتل  
 اور فقرائى بکناش بھی خراب و خستہ ہوئے اور حاجا بجا نیکو چری مارے گئے  
 مقرر ہوا اور حاجی صاحب افندی ناظر عسکرا  
 سپاہیوں کو قواعد فرنگ سکھانا شروع ہو گئے اور فوج مقرر ہوا اور تمام  
 وروس کے مقابلہ کیا عساکر سلطانی نے خوب بہادر بہادری دکھائی  
 اور والی اروام کے چند شہر سیام و موتنگ وغیرہ اپنے سے میں لا و جلاد تہ  
 نے لڑائی میں مہلت مانگی ابراہیم پاشا بدوچن حکم سلطان راضی نہ ہوا جہاز اتہا ہی  
 روس اور فرانسیس اور انگریزوں کے اکیڈم مراکب جنگی روم پر گرے اور بہت سے  
 سلطانی جہازوں کو جلادیا اس حادثہ میں طاہر پاشا ایک کشتی پر سوار ہو دشمنوں کے  
 حلقے سے باہر سلامت نکل آیا سلطان کے پاس پونچھا اور سب حقیقت کہدی سلطان  
 نے خاص و عام کو جہاد کی حضرت دی اور تیاری قلعہ و جہازات ہونے لگی چنانچہ  
 چوبیس جہاز جنگی نے بہت جلدی سے تیار ہوئے ہنوز سامان و اسباب جنگ کی  
 تیاری میں تھے کہ مسکوب ایک لاکھ فوج ہمراہ لے ملک روم پر متوجہ ہوا محمد سلیم پاشا  
 و آغا حسین پاشا مقابلہ میں دشمن کے پہونچ گئے اور شہر طونامین لڑائی ہوئی سلطان کا  
 لشکر مغلوب ہوا انصارے کے وکلانے احمد پاشا کے مکائین اگر صلح کی بابت کسا  
 سلطان راضی نہ ہوا مسکوب قریب بڑھاتا ہوا سلطان کے ملک میں چلا آیا سلطان نے  
 محمد سلیم پاشا کو موقوف کیا اور عزت پاشا کو اوسکی جگہ پر فتر کیا اور محمد علی پاشا والی مصر  
 کے نام فرمان لکھا اوسکا مضمون یہ ہے کہ میں ہزار فوج تم روس کی لڑائی کے لئے  
 بھیجا مگر اوسنو پہلو تھی کی روس نے قرص و طبراق وارض روم کو لیا اور صلح پاشا

حاکم ارض اور م کو قید خانے میں رکھا اور حسین پاشا جو شہر شولامین تھا فوج ہمراہ لے چلا۔ بار فوج دشمن پر حملہ کیا آخر شہر کا ہر حصہ آہستہ آہستہ ہر فوج سے کمراد بننے میں آیا اور بزور ملک کو دبا لیا سلطان کے تمام سردار اور امرام فکر ہوئے اور صلح کے لئے ایلمی بھیجا آخر سال میں صلح ہوئی روس نے قیصر کے شہر ون کو چھوڑ دیا اور واپس اپنے ملک کو چلا گیا سلطان پھر آبادی اور آرائش فعل کے پتھان جنگی کی طرف متوجہ ہوئے اور محمد علی پاشا والی مصر سے خراج مانگا۔ جنگی پاشا نے مذہب اور جواب لکھا کہ زر شکر کشتی میں جہاز ہو گیا میری پالس کچھ نہیں ہے اندلہ نو مین فہ السنیس نے وقت فرصت پا کر بعض جزائر عرب پر قبضہ کیا طاہر پاشا اسکے استخلاص میں گئے اور بی مراد ومان سے واپس آئے شکستہ پڑی میں جبکہ سلطان اپنے خانگی اور اصلاح لشکر وغیرہ امور سلطنت میں مصروف تھا محمد علی پاشا نے اپنے فرزند ابراہیم پاشا کو تیس ہزار فوج دیکر شہر عکہ پر بھیجا اور دریائے راستے سے بھی کئی جنگی جہاز روانہ کر دیے سلطان اس حال کے سننے سے غصے میں آیا اور حسین پاشا کو حکم مقابلے میں جانے کا ہوا ابراہیم پاشا قبل آنے فوج سلطانی کے عکہ و حصید اور بیروت کو فتح کر کے دمشق شام کی طرف گیا اور علی پاشا والی دمشق کو شکست دیکر دمشق کو قبضہ میں لایا اور ومان سے شہر حصص کو گیا محمد پاشا والی حلب سے جو حکم سلطانی مقابلے میں آیا تھا لڑائی شروع ہوئی دونوں جنگ ہزار ہا سپاہی مارے گئے آخر شام والی حلب نے شکست پائی اور حسین پاشا کے ساتھ مل گیا دونوں سردار حلب میں آئے اہل حلب نے انکو دیکھ کر گھروں کے دروازے بند کر دیے پھر یہ دونوں مجبور ہو کر انطاکیہ کی طرف چلے گئے ابراہیم حلب میں داخل ہوا

اہل حلب نے ابراہیم کا استقبال کیا اور حلب میں لائے ابراہیم وہاں سے الظاہیہ کی طرف چلا جو بین پاشا سے لڑائی کی سلطان نے احوال ابراہیم شکر شید پاشا صدم اعظم کو شکر رومی کے ہمراہ روانہ کیا ابراہیم پاشا متوجہ رشید پاشا کے ہوئے اور شہر قونیہ کے اطراف میں صفت خبگ باندھی تمام روز توپ و بندوق چلتی رہی وقت شب صدر نے سرداران شکر کے خیمے پر حملہ کرنا چاہا مگر حرام لوگوں نے اسکو قید کیا اور ابراہیم کے پاس لگئے ابراہیم نے بڑی مغرت و احترام کی اور قسطنطنیہ جانے کی اجازت دی سلطان نے پھر فوج جمع کر کے ۱۲ ہجری میں حافظ پاشا کے ساتھ ابراہیم پاشا پر بھیجا ابراہیم نے خبر پا کر اسکا استقبال کیا اثنای راہ میں ایک دوسرے سے ملاقات ہو گئی اور خبگ شروع ہوئی حافظ پاشا نے ابراہیم کو ہر میت دی اور اپنے خیمہ گاہ میں چلا گیا ابراہیم نے ایک ٹیکڑی پر توپیں لگا سپاہ شاہی پر چلائیں حافظ پاشا نے شکست کھائی مہوزیہ قصہ جاری تھا کہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۲ ہجری میں سلطان کا انتقال ہوا بتیس برس اسے سلطنت کی اور چہر سات روز کے بعد انتقال ہوئی اس کے وارسلطنت میں معلوم ہوئی

## ذکر سلطان عبد المجید خان<sup>۳۱</sup>

بعد وفات پانے اپنے باپ کے تحت سلطنت پر جلو س کیا اور لشکر و مشق و شام پرتادیب اور تہنیہ ابراہیم پاشا فرماز وای و مشق اور محی علی پاشا والی مصر کے لیے بھیجا بخت مجید کی یاور سے اطاعت قبول کی خستہ و فساد جاتا رہا سلطان نے نصای کے سلاطین سے صلح کی اپنے ملک میں تمام سپاہ کو نصاری کے قوانین خبگ تعلیم کیے

اور ابواب امن عیش مفتوح ہوئے اور غبارِ فتنے کا اسکے زمانے میں فرو ہوا یہ  
 بادشاہ ۲۳ اپریل ۱۸۲۲ء عیسوی مطابق ۱۲۳۳ھ ہجری کو پیدا ہوا اور دوم ماہ جولائی ۱۸۳۹ء  
 عیسوی مطابق ۱۲۵۰ھ ہجری کو تخت نشین مملکت ہوا جوان خوش ترکیب لاغر اندام طلائی  
 رنگ بڑی آنکھیں بلند بینی چوگی ڈاڑھی والا تھا اسکی مجلس میں چھ تو غور تین پری پیکر تھیں  
 ہمیشہ عیش و طرب میں رہتا تھا کئی انگریز اس کے حضور میں مقرب تھے ہر روز ملک و م  
 میں یہ انگریز دخل کرتے تھے اکثر اجارہ سے لنگر گاہ بنادور عرب سرحد مصر تک لیتے  
 تھے اور ملک سلطانی میں کنیسے بنائے اور اپنے وکلا کو جو بار لیس کے نام سے مشہور  
 ہیں جابجا شہر اسلام بواج سے بندر جدہ تک مقرر کیے اور کنیز و غلام کی بیع و شرا  
 موقوف ہوتی اسلیے مکہ معظمہ اور بندر جدہ میں جدال و قتال کی نوبت پہنچی  
 ایک سال چند عربوں نے وکیل انگریز کو بندر جدہ میں از روی اقتدار قید کیا قوم  
 عرب نے بحیثیت جلی سفیر اور اس کے نوکروں کو مار ڈالا ہزار جنگی انگریزوں نے بندر  
 عدن سے جدے کو لیکیا اور چند گولے مارے کئی مکان جدے کے توڑ ڈالے  
 اور غصے اور غلبے سے بندر پر اوترے حکام ترک نے اصلاً غیرت و حمیت کو کام  
 ندیا اور انگریزوں کی حمایت کی اور چند عرب کو جو بضاری کے قاتل تھے انگریزوں کو  
 دیا او بھون نے عربوں کو گو سپاہ کے مانند فوج کر ڈالا عرب لوگ اسلام بواج  
 جا کر فریادی ہوئے کہ سنے نہ سنا بلکہ اونکو قید کیا اور شریف محمد بن عون شریف مکہ  
 کو وزارے دولت عثمانی نے معزول کیا اور اسلام بواج کو طلب کیا اور وزارے  
 ولین یہ بات مقرر کی کہ سبب اشتعال اس شریف کے کئے کے لوگ حکم سلطانی قبول  
 نہیں کرتے ہیں اور کنیز و غلام کی بیع و شرا جاری رکھتے ہیں اس بادشاہ کے

زمانے میں بڑا واقعہ جنگ سپاسٹول کا گذرا کہ زمانہ سابق میں شاید گذرا ہو

## بیان جنگ سپاسٹول

جبکہ دو عالم نے دیکھا کہ مدتوں سے دنیا میں تلوار نہیں چمکی اور ادھنہ باروتخانہ سے باران خون نہ برسا دلاوران زمان مشق جان فسانی فراموش کریں گے اور شجاعان و دلیر تلوار کا کہیت سرسبز کرنے پر جان سے نہ مرین گے اسلئے ایک سبب ایجاد کیا کہ شاہ روس نکولاس نے چار لاکھ سپاہ جہاز تیار کر کے بلا دوروم و شام کی طرف روانہ کیا اور سلطان البحرین البرین خادم الحرمین الشریفین خلد اسد ملکہ کو پیغام بھیجا کہ تمہاری عہدکار میں قوم نصاریٰ گریک چرچ کے معتقد لاکھوں بستی ہیں وہ سب ہمارے ہم مذہب ہیں ان کے دیولون کی حکومت دین و آئین کا بندہ و سبب عدالت کا انتظام رفاہیت کے کام ہمارے قبضے میں ہونا چاہیئے غرض بال دیو یا اور و ایشیا کے پرگنے جو سرحد روس سے ملے ہوئے ہیں بالیا جہان بندہ لاکھ آدمی کی بستی ہے سلطان روم نے عمر بادشاہ کو دو لاکھ فوج دیکر دفع غنیم کے لئے تعین فرمایا جنگ سخت نو مہینے تک ہوتی رہی دو لاکھ آدمیوں کا طرفین سے مقتولوں میں شمار ہوا روس کا لشکر جو قتل و ہلاکت سے بچا بجزابی بسیار سرحد سلطانی سے باہر نکال دیا گیا لیکن مقام سینوب پر چالیس ہزار سپاہ روس آن پڑی اور قریب پانچ ہزار ترک و مان ایک دینمین مارے گئے انگریز اور فرانسیس باہم متفق ہو کر چار سو جنگی جہاز اور ایک لاکھ لشکر سکیربراہ وریا مالطہ کو اور ومان سے گباللی پولی کو روانہ کر دیئے تاکہ سلطنت عثمانیہ کے بنادر بحر الاسود کی رعایا روس کے جنگی جہازوں کی تاحنت و تاراج سے محفوظ

رہن ۲۲ مارچ ۱۸۵۴ء عیسوی کو غنیم کے جہازوں کے ساتھ مقام اووشہ جو  
 بڑا آباد بندر اور تجارت گاہ ہے مقابلہ ہوا انگریز و فرانس نے ایسے رال کے گولے  
 مارے کہ روس کے کئی جہاز جل گئے اور ڈوب گئے اور تیرہ جہاز باروت گولے سے  
 بھرے ہوئے پکڑ لائے اسی عرصے میں قلعہ سلیسٹریا کو فوج روس نے جاگیر  
 ومان فقط آٹھ ہزار فوج ترکیوں کی تھی اور لاکھ فوج روس نے مقام ڈینیوب کو گھیرا  
 دو مہینے کامل قلعہ کا محاصرہ رہا مگر اہل قلعہ نے بڑی دلاوری سے کئی حملے روس  
 کے پہرہ دیئے آخر پاسبکیونج شہر زادہ روس اور ارٹوف سپہ سالار نے مصلحت کی  
 کہ محاصرے کو بہت روز ہوئے اس گوشت مٹی کی لڑائی میں ہمارے ہزاروں آدمی  
 تباہ ہو گئے استحکام کے باعث اہل قلعہ کا کچھ نقصان نہ ہوا اب کل ضرور حلقہ کرنا  
 چاہیے غرض اہل قلعہ اونکے حلقے سے غافل بنیں تھے باروت گولے کے خوبانچے  
 ان مہمانوں کی ضیافت کے لیے تیار کر رکھے اور بڑی دلیری سے اوس حلقہ کو  
 پس پا کیا ارٹوف سپہ سالار روس مارا گیا اور بہت سے سردار قلعے کی دیوار کے نیچے  
 کام آئے آخر سپاہ روس ہراسان ہو کر بھاگے تیس ہزار آدمی ومان روسیوں کا  
 مارا گیا بحال ابود کی ایک شاخ دنیوب کہلاتی ہے جسکے اس کنارے پر سلطان کا  
 عمل اور اوس کنارے پر روس کا عمل ہے اور سہ حد فاصل وہ دریاء ہی انگریز  
 اور فرانس نے اپنے جہازوں کا قافلہ آگے بڑھایا اور کریمیا کے ضلع میں جو  
 روس کی عملداری میں ہے دخل و تصرف کناروں پر کرتے چلے آ پو توڑیا کے  
 مقام پر خشکی میں شکر کو اوتارا تخمیناً پچاس ہزار تھے یکایک مقابلے میں چون ہزار  
 آکر کھڑے ہوئے فرانس پیش قدمی کرتے تھے اور انگریز ان کی پشتی بیانتک سخت



لڑائی ہوئی کہ اوسی روز روس نہر میت پاکر شمالی پہاڑوں کی طرف بحالت اضطراب  
فراری ہوئے لشکر روس سے قریب و ہزار مرے اور تین ہزار زخمی ہوئے اور  
انگریز و فرانس کے لشکر میں سے چھ سو مرے اور دو ہزار مجروح ہوئے دوسرے  
روز لشکر متفقہ آگے بڑھا آلمانڈی کے کنارے پر چلا شہر بلاک لاوا پر قبضہ کیا اور  
بہت سے روسیوں کے سردار قید کر کے قسطنطنیہ دار الخلافہ سلطان روم کو بھجوا دیا  
وہاں سے بھی آگے بڑھے ایک نامی مستحکم بڑا قلعہ روسیوں کا سپاسٹول پر جا کر  
محاصرہ کیا انجینئروں نے مددے باندھنا شروع کیا راتوں کو شیخون مارتے  
دن کو روسیوں سے صف جنگ کے مقابلے کرتے قلعے کی توپوں کے گولے دور  
دور تک آتے تھے اسکو بچا کر محاصرے کا کام ہوتا تھا مگر لشکر متفقہ میں جہازی توپیں بی  
لندن سے منگوائیں اور ستر ہونٹین اکتوبر ۱۸۵۷ء اندکور کواد ہر سے گولہ قلعے پر بارنا  
شروع ہوا روس کا لشکر بہت لگب لگ کو آیا اور فوج ترکیوں کی جو بلاک لاوا کے  
مقام پر تھی منہزم ہوئی انگریزوں کی ہیلینڈر کی رجمنٹیں اونکی مدد کو پہنچیں اور نہایت  
ہنرمندی سے اور آہستگی سے روس کی فوج کو شکست دی دوسرے روز سواروں  
کے مقابل سوار پیادوں کے مقابل پیادے اور توپخانے کے مقابل توپخانے  
چلنے لگے مشیت بمبشت کی نوبت پہنچی اوس روز حق تعالیٰ نے سلطان کو منظر اور  
منصور کیا سپاہیوں نے اس طرح اپنی مردانگی کی داد دی کہ روس اپنی سپاہ گری  
بھول گیا اتنے میں ایک دوسرا لشکر تازہ دم روس کا آن پہنچا بلاک لاوا اور سپاسٹول  
کے درمیان حائل ہو گیا اور بازار جنگ گرم ہوا وہر وہر دمدمون پر سے  
گولے مار کر جتنی دیوار قلعے کی گراتے تھے پھر رات بھر میں اہل قلعہ اوسے مستحکم تعمیر

تھے اہل ہندوستان کے کئی امرا ڈاکٹر اہل علم اس محاربے کی سیر و تماشے کے لیے  
 لشکر انگریز و فرانس میں آن کر شامل ہوئے ایک عاقلہ عورت میس نیٹ انکل نامہ سات سو  
 ڈین اگلی آتش بازی اوزدخمی سپاہیوں کی خدمت گزاری کے لیے ہمراہ لیکر سپاہوں کے  
 میدان جنگ میں آنکر شامل ہوئی اور تو نگر و تاجرون نے وہاں اسباب خوراک  
 و پوشاک مرہم ادویات مہیا کر دیا اور کئی ڈاکٹر نو جوان امتحان جراحی و علوم تشریحات  
 کے لیے میدان جنگ میں مردوں کے جگر و دل گردے نکال کر رنگوں کے پچ پچ  
 اور استخوان بندی کے کیل کاٹنے دیکھتے اور لکھتے پھرتے تھے پانچویں نومبر ۱۸۵۷ء  
 عیسوی کو انکرمان کے مقام پر روس کے لشکر نے انگریزوں کے لشکر پر سخت حملہ کیا  
 ایسا چھکریل پر سے اتر آئے کہ کچھ معلوم نہوا جب اطراف کے محافظین کی چوکیوں پر  
 لڑائی پڑی تب لشکر میں جنسہ ہوئی انگریزی سپاہ کو سدھرنے نہ دیا دوسرا گروہ  
 روس کی فوج کا انگریزی جہاونی کے سیدھے بازو پر سپاہیوں کی فوج پر حملہ آور  
 ہوا تیسرا گروہ بائیں طرف سواروں کے سالون پر آڑا غرض لڑائی مکھہ ہیٹ کی  
 شروع ہو گئی گویا بیس ٹھکانوں پر ایک مہم مقابلہ آغاز ہو گیا تھا اسمین انگریزی فوج کی  
 سردار نے روس کے لشکر کی کمرگاہ ماری وہاں سے دو کوس کے فاصلے پر فرانس کا  
 لشکر مہیا تھا اوہنوں نے یہ شور و غل سن جہٹ پٹ قریب چھ ہزار آدمی مسلح ہو کر روس  
 کے پس پشت سخت حملہ کیا یہاں تک کہ بہیت مجموعی میں تفاوت ہو گیا اور جدی جدی  
 ٹولی ہو گئی بارہ گنٹہ تک بازار محاربہ گرم رہا آخرش فوج روس ہلاک لاوا کی طرف  
 ہلاک گئی اوس طرف تو پچانہ فرانس کا تھا اوہنوں نے توپیں سیدھی کر کے دشمن پر  
 گرا بشارت چلا نا شروع کیا غرض روس کا ساٹھ ہزار آدمی تھا آدمی ہے سلامت

بچکر گئے اور انگریزوں کے لشکر میں یا سنو مارے گئے سنبھلے آٹھ ہزار کے اور قریب  
 دو ہزار کے مجروح ہوئے اس لڑائی کے بعد فوج متفقہ ہتھیار بند سوتی تھی دوسری  
 مارچ ۱۸۵۵ء عیسوی کو نکولاس شاہ روس کا انتقال ہوا اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا پہلے  
 اوسنے کریمیا کی طرف پچاس ہزار فوج لگک بھیجے کا حکم دیا اتنے عرصے میں جریا کے  
 کنارے سے ہلاک لاوا سے ہوتے ہوئے معسکر انگریزی تک آگ گاڑی کی  
 سڑک اور کریمیا تک تار برقی تیار ہو گیا تھا اور فرانس اور انگلنڈ سے بھی سپاہ جنگ  
 اور افواج تازہ آن پونہی قریب اکیلاکھ پچاس ہزار آدمی سپاسٹول کے گرد جم گیا  
 اور نقب کا کام بھی قلعے کے دروازہ تک انجیزوں نے پونہ چار دیا ۱۸ جون ۱۸۵۵ء عیسوی  
 کو سپہ سالار انگریزی لارڈ رگلان اور سپہ سالار فرانس ملاکاف پر باہم حملہ آور ہونے  
 کی مشورت کی سپاسٹول کے گرد پہاڑیوں پر برج اور مورچے روسیوں کے تھے وہاں  
 ایسا گولہ برستا تھا کہ قلعے کی جانب کسیکو پڑکنے نہیں دیتے تھے اور جب تک یہ دون  
 قلعے ماتہ نہ آویں وہاں تک قلعہ کشتائی کی تدبیر ہو نہیں سکتی اس پر متفق ہو کر لشکر انگریزی  
 نے میدان کے مورچے پر حملہ کیا چہرے انکے سر پر آتش برستی تھی مگر قدم بڑھائے  
 ہوئے پہاڑ کے چڑھان تک پونہچے مگر روسیوں نے بڑی سعی و کوشش کر کے  
 حلقے پھیر دیے سپاہ انگریزی کے اس حملے میں یا سنو آدمی کھیت رہے اور دو ہزار  
 زخمی ہوئے اور لارڈ رگلان نے ایسی زخم کاری اوٹھائی کہ چند روز میں گذر گیا  
 اسکی جگہ پر جنرل سمپسن سپہ سالار فوج مقرر ہوا پندرہ ہزار فوج بلاواسطہ انیا  
 سے انگریزوں کی کمک کو پونہی انہوں کے سپہ سالار جنرل مارمورانے انگریزی  
 لشکر کے قریب اپنی چھاونی ڈالی روسیہ کو اس بات سے برا لگا کہ چھوٹے سے

لاکھ لاکھ ہمارے مقابلے میں چڑھ دوڑا ہے اس لیے رات کو ایک بڑا شکر  
 تیار کر کے پچھلی شب کو اونپر شیخون مارنے کے لیے چلے آئے قضا را جب ایک  
 ٹیکڑی پر چڑھ کے نیچے اوترے تو مہینہ فوج فرانس کا درپیش آیا گولی چلنے لگی  
 جب بازو پر پڑا تو کھینچ کے دلہل میں سیکڑوں سپس کر مر گئے ایک ٹیکڑی اسی  
 فوج روس کی ٹیکڑی کے بازو سے جنوب کی طرف پریشان حالت میں ندی کے  
 پل کی جانب چلی تو قضا را وہاں سارڈینیا کا تو نچانہ چنا ہوا تھا اونہوں نے تہی دینا  
 شروع کی اس حالت میں ایک چالاک گولہ اندازوں کے سردار نے دو توپوں کے  
 پٹریہ پر اگر کشتیوں کے پل پر دس بیس گولے ایسے لگائے کہ پل ٹوٹ گیا اور  
 دشمنوں کو توپوں کے آگے دھریا د و گھڑی میں ایسا بھونٹا لاکھ مطلع صاف ہو گیا  
 دشمنوں کی فوج بھاگ گئی تین ہزار دو سو لاشیں پڑی رہیں مگر زخمی اس سے دو چنہ  
 شمار ہوئے انگریزوں نے اس محاربہ میں چار سو قیدی زندہ بکڑ لیے پانچویں ستمبر روز  
 چہار شنبہ کو قلعے پر حملہ شروع ہوا غبارے کے گولے قلعے میں اوتارنے لگے  
 نقب میں بھی آگ دیدی وہ سہنگ ایسی اوڑھی کہ ہزاروں اہل قلعہ کی جان گئی پھر  
 جمعرات اور جمعے کو رات دن گولہ بھسان چلتا تھا بعضے قلعے کے گولے باہر کے گولے  
 سے ٹکر کھا کر میدان جنگ میں گر پڑتے تھے کئی جگہ پر آگ لک گئی اس کو کون بھاتا  
 ہے سب کو انہی جان کی فکر پڑی تھی جمعے کے روز تیسرے پھر کو قلعے کے اندر باروت  
 خانے کے مخزن میں ایک غبارے کا گولہ جا پڑا وہ سگ اوٹھی اور پٹی او سکے  
 صدمے سے قلعے کی فضیل شہ قتی جڑ سے اوکھڑ کر ہوا پر چلی گئی بڑے بڑی تہر  
 چوٹے پرندوں کے مانند اوڑتے تھے جب وہ نیچے کرتے قوم نمود و عباد کا

حال اہل قلعہ کو یاد دلاتے تھے ہر روز غبارے کے گولہوں سے اہل قلعہ کے ہزار آدمی ہلاک ہوتے تھے مگر اوس روز باروت کا ہنڈار خانہ پھوٹنے سے دس ہزار آدمی کی ہلاکت کی نوبت پونہچی تاریخ آٹھویں روز شنبہ کو لشکر متفقہ کے حملے ملا کاف کے مورچے پر چڑھے اہل مورچال نے بہت روکا کچھ سود نہ ہوا دلاوران شکر فرانسز مورچے پر چڑھ گئے اور فتح کا نشان گاڑ دیا کہتے ہیں شکر روس سب اوڑ جانے میگزین کے نہایت لاچار ہوا اوہر و نیوب کی ندی میں انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہاز اکڑے ہوئے اور قلعہ پر گولے برسائے لگے غرض کہ اہل روس نے اپنے ماتہ سے قلعی اور شہر کی عمارتوں میں آگ لگا دی اور خود چلے دیے دوسرے روز صبح کو لشکر متفقہ فتح کا نشان کھولے ہوئے قلعہ سپاسٹوپل میں داخل ہوئے اس قلعے پر بارہ مہینے محاصرہ رہا تھا پانچ لڑائیاں زبردست ہوئیں طرفین کے ایک لاکھ آدمی مقتول ہوئے تب قلعہ مفتوح ہوا شہر پاریز دار السلطنت فرانس میں روس اور سلطان روم کے وکلاء جمع ہوئے فرانس اور انگریز کے بھی وکلاء موجود تھے صلح نامہ لکھا گیا جنگ موقوف ہوئی قیدی اور ملک طرفین نے واپس کیے لندن میں اس مصالحت کی بابت ۱۷۶۳ء عیسوی کو بڑا جشن روشنی اور آتش بازی کا تماشا ہوا اور جو صلح نامہ لکھا گیا اس کا ترجمہ اخبار جوائے سے بیان کیا جاتا ہے +

## ترجمہ عہد نامہ شہر پاریز ۱۷۶۳ء

عام عہد نامہ درمیان حضور ملکہ معظمہ و شہنشاہ اسٹریا و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ پرشیا و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و سلطان روم سپریم مارچ ۱۷۶۳ء عیسوی کو

دستخط ہوئے اور ۲۷ اپریل ۱۸۵۶ء عیسوی کو تصدیق ہوئی \*

### بنام خدائے عزوجل

حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن وائرلنڈ و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس و بادشاہ سارڈینیا و سلطنت عثمانیہ نے اس خواہش سے کہ لڑائی کی مصیبتوں کا خاتمہ ہو جاوے اور جن جھگڑوں کے باعث سے وہ پیدا ہوئی تھیں وہ پھر آئندہ پیدا نہ ہووین حضور شہنشاہ آسٹریا کے ساتھ اون اصول کی نسبت معاہدہ کرنا چاہا جن پر امن و امان پھر قائم کیا جاوے اور اس طرح پر اسکو استحکام دیا جاوے کہ موثر اور طر فینی ذمہ داریوں کے ذریعے سے سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور سلامتی کی نسبت اطمینان حاصل ہو چنانچہ اس مقصد کے واسطے شاہان مدوح نے اپنے اپنے وکیل مقرر فرمائے اور یہ وکیل ایک کانگریس میں بمقام پیرس جمع ہوئے چونکہ ان بادشاہوں کے درمیان خوش قسمتی سے اتفاق ہو گیا اسوجہ سے حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن وائرلنڈ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و شہنشاہ سلطنت عثمانیہ نے اس خیال سے کہ یورپ کی بہبودی کے خاطر حضور شاہ پرشیا سے بھی جو ۱۳ جولائی ۱۸۵۶ء عیسوی کے عہد نامہ پر دستخط کرنے میں شریک تھے اس انتظام جدید میں جواب کیا جاوے گا شریک ہونے کی استدعا کرنی چاہیے اور عام امن و امان کے اس کام کی جو قدر و منزلت شاہ مدوح کے اتفاق سے زیادہ ہو جاوے اور اسکو سمجھ کر شاہ مدوح سے یہ استدعا کی کہ وہ بھی اپنے وکیل اس کانگریس میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہو جائے اور اسکا جواب دینے کے لئے اپنے وکیل مقرر کر کے کانگریس میں بھیجے تاکہ وہ وکیلوں نے اپنے کامل اختیارات کے تبادلے کے بعد جو صحیح اور مناسب

صورت میں پائے گئے شرائط مندرجہ ذیل تشریح میں پھلی شرط عند حال  
کی تصدیق کی تاریخ کے بعد اوپر تو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلینڈ  
اور حضور شہنشاہ فرانس اور حضور بادشاہ سارڈینیا اور حضور سلطان روم اور اوہسہ  
شہنشاہ روس کے درمیان اور نیز اونکے وارثوں اور جانشینوں اور اونکے ملکوں  
اور رعایا کے درمیان ہمیشہ صلح اور دوستی رہیگی دوسری شرط چونکہ اب  
شاہان محروم کے درمیان خوش قسمتی سے صلح ہو گئی ہے اسوجہ سے جو مالک  
زمانہ جنگ میں اونکی فوجوں نے فتح کیے تھے یا جہیز اونہوں نے قبضہ کیا تھا وہ طرین  
کی جانب سے خالی کر دیے جاویں گے آون مقامات کے خالی کر دینے کے واسطے  
خاص انتظام کیا جاوے گا اور وہ حتی الامکان بہت جلد خالی کر دیے جاویں گے تیسری  
شرط حضور شہنشاہ روس یہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ حضور سلطان روم کو شہر کرس اور  
اوسکا قلعہ اور نیز اون مقامات سلطنت عثمانیہ کے واپس کر دیں گے جو روسی فوج  
قبضے میں ہیں چوتھی شرط حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلینڈ و شہنشاہ  
فرانس و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و سلطان روم اپنی اون رعایا کو پوری پوری  
معافی بخشے ہیں جو واقعات جنگ میں کسی طرح شریک ہو کر دشمن کے طرفدار ہوئے  
ہیں یہ بات خاص کر سمجھی گئی ہے کہ اس قسم کی معافی کو ہر ایک لڑنے والے فرقہ کی  
اون رعایا تک وسعت ہوگی جو زمانہ جنگ میں دوسرے لڑنے والوں میں سے کسی  
ایک کی ملازمت میں برابر رہے ہوں چھٹی شرط اسیران جنگ فوراً حوالہ کر دیے  
جاویں گے ساتویں شرط حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلینڈ و حضور  
شہنشاہ اسپین و حضور شہنشاہ فرانس و حضور شہنشاہ پرشیا و حضور شہنشاہ روس حضور شاہ



سارڈینیا اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ سلطنت روم یورپ کی عام قانون اور نظم  
 میں داخل کیے گئے شایان ممدوح ہر ایک اپنی طرف سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں  
 کہ سلطنت روم یورپ کی عام قانون اور نظم میں داخل کیے گئے شایان ممدوح ہر ایک  
 اپنی طرف سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور ملکی سلاطین  
 کا لحاظ کریں گی اور باتفاق اس بات کی ذمہ داری کرتے ہیں کہ وہ اس عہد کی پابندی  
 کریں گے اور اسی وجہ سے ہر ایک نفل کو جو اس عہد کے ٹوٹنے کا باعث ہو ہر ایک ایسا  
 معاملہ تصور کریں گے جس سے سب کی غرض متعلق ہے آٹھویں بشرط اگر سلطنت  
 روم اور اس سلطنتوں میں سے جنہوں نے اس عہد نامہ پر دستخط کیے ہیں کسی ایک  
 یا زیادہ سلطنتوں کے درمیان اس قسم کی کوئی نا اتفاقی پیدا ہو جو اون کے تعلقات  
 جاری رہنے کی حق میں خطرہ کا باعث ہو تو سلطنت روم کو اور اس سلطنتوں میں سے  
 ہر ایک سلطنت کو اپنی قوت استعمال میں لانے کی جانب جوع کرنے سے پہلے باقی اور  
 معاہدہ کرنے والی سلطنتوں کو اس بات کا موقع دین گے کہ وہ اپنے بیچ بچاؤ سے  
 اس قسم کی نوبت نہ پہنچیں جو دین نوین بشرط حضور سلطان روم نے اپنی رعایا کی ہجو  
 کی دوامی فکر کی وجہ سے ایک ایسا فرمان جاری فرما کر جس کے ذریعہ سے اون کی حالت کو  
 بلا امتیاز مذہب یا قوم کے ترقی ہوگی اپنی سلطنت کے عیسائی باشندوں کی نسبت  
 اپنے فیاضانہ ارادے اور سمین ظاہر فرمائے ہیں اور اس باب میں اپنے خیالات کا ایک  
 زاہد ثبوت دینے کی خواہش سے فرمان مذکور سے جو خاص اون کی شایانہ مرضی کا نتیجہ ہے  
 معاہدہ کرنے والی سلطنتوں کو مطلع کرنے کی تجویز کی ہے معاہدہ کرنے والی سلطنتیں  
 اس فرمان کی بڑی قدر و منزلت کو تسلیم کرتے ہیں یہ امر صاف سمجھا جاتا ہے کہ فرمان مذکور

کے رو سے کسی صورت میں مذکورہ بالا سلطنتوں کو نہ بہیت محبوبی اور نہ جداگانہ اور  
تعلقات میں جو سلطان مدوح کو اپنی رعایا کے ساتھ ہیں اور نہ او کی سلطنت کے اندر  
انتظام میں دست اندازی کرنے کا حق حاصل ہو سکتا ہے دسویں بشرط سہ جولائی  
۱۸۵۸ء عیسوی کے معاہدے میں جس میں سلطنت عثمانیہ کا قدیمی قاعدہ آبنای باسفرس  
اور ڈارڈنیلز کے بند کیے جانے کی نسبت بجال کما گیا ہے بالاتفاق سب کی مرضی سے  
ترمیم کیا گیا ہے پس جو قانون اس مقصد کے واسطے اور اس قاعدے کے موافق تیار  
کرنے والی سلطنتاے اعلیٰ کے درمیان قرار دیا ہے وہ عہد نامہ حال سے متعلق ہے  
اور رہیگا اور اسی طرح پر جائز و نافذ ہوگا کہ گویا وہ اسکا ایک جزو اصلی ہے کیا دسویں  
بشرط بحر اسود پر کسی خاص سلطنت کا قبضہ قرار نہیں دیا گیا ہے اور اس کے پانی اور بندر گاہوں  
میں جو ہر قوم کی تجارتی جہازوں کے لیے کھلے ہوئے ہیں ہمیشہ کے واسطے لڑائی کے  
جھنڈے کی مخالفت ہے خواہ وہ اون سلطنتوں کا ہو جو اس کے ساحلون پر قابض  
ہیں یا اور کسی سلطنت کا لیکن اون مستثنیات کے ساتھ جو اس عہد نامے کے چودھویں  
اور اونیسویں شرائط میں بیان کیے گئے ہیں بارہویں بشرط بحر اسود کے بندر گاہوں  
اور پانی میں تجارت ہر ایک قسم کی مزاحمت سے بری ہوگی مگر وہ صرف حفظ صحت اور  
پرست اور پولیس کے قواعد کے تابع ہوگی جو ایک ایسے طریقے میں بنائے جاویں گے  
جو تجارت کے کاروبار کی ترقی کے حق میں مفید ہوگا ہر ایک قوم کے تجارتی اور بحری  
مطالب کو اس قسم کی حفاظت دینے کی غرض سے جو کہ مقصود ہے روس اور  
سلطنت روم اپنے اون بندر گاہوں میں جو بحر اسود کے ساحل پر واقع ہیں قومی  
قانون کے اصول کے مطابق کانسٹنٹن کو رہنے کی اجازت دیگی تیسری بشرط

چونکہ بحر اسود حسب شرائط دفعہ اکسی خاص سلطنت کا قبضہ نہیں تدارپا یا لہذا اسکے ساحلوں پر جنگی بحری سلح خانوں کا قایم رکھنا یا قایم کرنا فضول اور بیفائدہ ہے اسوجہ حضور شہنشاہ روس اور حضور سلطان روم یہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ساحل مذکور پر کوئی بحری جنگی سلح خانہ قایم نہیں کریں گے یا قایم نہیں رکھیں گے چودھویں شرط چونکہ حضور شہنشاہ روس اور حضور سلطان روم کے درمیان اس فوج اور اون کے جہازوں کی تعداد کے طے کرنے کی غرض سے ایک معاہدہ ہو گیا ہے جو اون کے ساحلوں پر کام دینے کے واسطے ضرور ہوں اور جنگو بحر اسود میں کینے کا اختیار اون کو حاصل ہے اسوجہ سے معاہدہ مذکور اس عہد نامے کے ساتھ شامل ہے اور وہ اس طرح سے نافذ اور جائز ہو گا کہ گویا وہ عہد نامہ مذکور کا ایک اصلی جزو ہے اور وہ ان سلطنتوں کی رضامندی بغیر جنہوں نے اس معاہدے پر دستخط کیے ہیں نہ تو ممنوع ہو سکتا ہے اور نہ اوسمیں کوئی ترمیم ہو سکتی ہے پندرہویں شرط چونکہ دنیا کی کانگریس کے قانون میں وہ اصول تدارپا چکے ہیں جو اون دریا و نمین جہاز رانی کے انتظام کے لیے مقصود ہیں جو مختلف سلطنتوں کو علیحدہ کرتے ہیں یا اون میں ہو کر گزرتے ہیں اسوجہ سے معاہدہ کرنے والی سلطنتیں باہم یہ عہد کرتے ہیں کہ یہ اصول دریاے ڈنیوب اور اوسکے دٹاؤن سے بھی اسی طرح متعلق ہونگے اور وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ آئندہ سے یہ انتظام پورکے عام قانون کا ایک جزو ہو گا اور وہ اوسکو اپنی ذمہ داری میں لیتی ہیں دریاے ڈنیوب میں جہاز رانی ایسی مزاحمت یا محصول کے تابع نہیں ہو سکتی جسکا اون معاہدہ نمین کوئی خاص ذکر نہ ہو شرائط مندرجہ ذیل میں شامل ہیں اور اسوجہ سے کوئی اس قسم کا محصول نہیں لیا جاوے گا

جو ہبازون پر موجود ہو پولیس اور کوارٹن کے قاعدے جو اون سلطنتوں کی حفاظت کے واسطے قائم کیا جاوے جو اوس دریا سے علیحدہ ہوتے ہوں یا جنہیں ہو کر وہ گزرتا ہو اس پر حیرہ بناے جاوین گے کہ ہبازون کی آمد و رفت میں حتی الامکان سہولت ہو۔ اس قسم کے قاعدوں کے سوا اور قسم کی مراحت آزادانہ ہبازانی کی نسبت نہیں کیجاوگی سولہویں شرط انتظام مجوزہ شرط مندرجہ صدر کے تعمیل کے نظر سے ایک کمیشن جس میں گریٹ برٹن اور اسٹریا اور فرانس اور پروشیا اور روس اور ترکی ہر ایک کی جانب سے ایک ایک کیل ہوگا اون کاموں کی تجویز کرنے اور اون کے سرانجام کے واسطے متعین کیجاوگی جو مقام اسٹچا کے نیچے دریاے ڈنیوب کے دھانوں اور نیزہ مندر کے قرب و جوار کے مقامات کو اس طرح صاف کرنے کے واسطے ضروری ہیں کہ وہ حتی الامکان ہبازانی کے واسطے ہایت درست ہو جاوین اس قسم کے کاموں اور نیزہ اون عملوں کے اخراجات کی حاصل کرنے کی غرض سے جو دریاے ڈنیوب کے دھانوں ہبازانی کی حفاظت اور سہولت کی واسطے مطلوب ہوں معین محصولات مناسب شرح کے ساتھ خلیو کمیشن شدت راسی سے قرار دے اس خاص شرط پر لیے جاوین گے کہ اسباب میں اور نیزہ ایک معاملے میں تمام قوموں کے جہنڈوں کی مراعات کامل برابر کے اصول پر کیجاوے سترہویں شرط ایک کمیشن مقرر کیجاوگی اور اوس میں سٹریا اور بویریا اور سلطنت روم اور ٹبرگ کا ایک ایک کیل شامل ہوگا اور انہیں ڈنیوب کی تین ریاستوں کی جانب سے کمشنر زیادہ کیے جاوین گے جس کے تقرر کو سلطان روم منظور کر لین یہ کمیشن دوامی ہوگی اور وہ مندرجہ ذیل کام کرگی اول وہ ہبازانی اور دریا کے پولیس کے قواعد مرتب کرگی دوم وہ اون مراحتوں کو دفع کرگی (گو وہ کسی قسم کے

کیون نہوں) جو ایک دریاے ڈنیوب سے عہد نامہ وینیا کے انتظام کے  
 متعلق مچنے کے مانع ہیں سووم جن کامون کی دریا کی تمام راستے درست رکھنے کی  
 ضرورت ہو اور حکم دگی اور ان کی تعمیل کرائیگی چھارم یورپین کمیشن کے برخاست  
 ہونیکے بعد اس بات کی نگرانی کرگی کہ دریاے ڈنیوب کے دہانے اور سمندر کے  
 قرب و حوالہ کے مقامات جہاز رانی کے لائق رہیں اٹھارہویں شرط یہ خیال  
 کیا گیا ہے کہ یورپین کمیشن ایسے کام کو اور دریا کی کمیشن ان کامون کو جو شرط مندرجہ  
 صدر میں منبر اول و دوم پر بیان کیے گئے ہیں ویرس کے اندر ختم کر لیگی اور جبکہ وہ  
 دستخط کرنے والی سلطنتیں جو کانفرنس میں جمع ہوئی ہیں اس امر سے مطلع ہونگے تو  
 وہ اس بات کو قلمبند کر کے یورپین کمیشن کی برخاستگی کا اعلان کریں گے اور اس وقت  
 سے دریا کی کمیشن کو وہی اختیارات حاصل ہونگے جو اس وقت تک یورپین کو حاصل  
 اونیسویں شرط جو قواعد عام رضامندی سے اصول متذکرہ بالا کے بموجب  
 قرار دیے جاوین گے اور ان کی تعمیل کی نسبت ہر وہ حاصل کرنے کی غرض سے ہر ایک  
 معاہدہ کرنے والی سلطنت کو اختیار ہوگا کہ وہ تمام اوقات پر دریاے ڈنیوب کے  
 دہانوں پر دو ہلکے جہاز متعین کرے بیسیویں شرط ان شہروں اور بندرگاہوں  
 اور ملکوں کے عوض میں جو اس معاہدے کی شرط چہارم میں بیان کیے گئے ہیں اور دریا  
 ڈنیوب میں جہاز رانی کی آزادی حاصل کرنے کی غرض سے حضور شہنشاہ روس ملک  
 بیسیریا میں اپنی سرحد کی اصلاح پر راضی ہیں نئی سرحد بحر اسود سے جمیل پورنا ولا  
 نایک کلاسیٹر مشرق کی جانب شروع ہوگی اور بخط مستقیم ٹرک اکرمان تک اور دہان  
 اوس ٹرک کے برابر مقام وال ڈی ٹریچن تک اور پھر بالگرڈ کے جنوب کی جانب اور

وٹان سے دریاے یلیک کے بھاؤ کے برابر سرشکا کے پہاڑی تک جاو گی  
 اور دیاے پر تہ پر مقام کٹاموری میں ختم ہوگی اور اس مقام سے آگے جو قدیمی  
 سرحد دونوں سلطنتوں کے درمیان ہے اوسمیں کسی قسم کی تبدیلی نہوگی معاہدہ کرنیولی  
 سلطنتوں کے وکیل نئی سرحد کی لین کو تفصیل وار قایم کریں گے اکیسویں شرط  
 جو ملک روس نے حوالہ کیا ہے وہ سلطان روم کے زیر حکومت ریاست مالڈیویا  
 میں شامل کیا جاوے گا اس ملک کے باشندوں کو وہ حق حقوق حاصل ہونگے جو اور ریاستوں  
 حاصل ہیں اور تین برس کے اندر وہ اس بات کو محراز ہونگے کہ وہ اپنے مکانات کو اور  
 کسی جگہ منتقل کریں اور ضبط چہرچہ اپنی ملکیت کو فروخت کریں بائیسویں شرط  
 مالڈیویا اور ولشیا کی ریاستوں کو سلطان روم کی حکومت میں اور معاہدہ کرنیوالی سلطنتوں  
 کی ذمہ داری سے وہی حقوق اور آزادی حاصل رہیگی جو انکو بالفعل حاصل ہے اور  
 ضامن سلطنتیں اس سے علاوہ انکی حفاظت نہیں کریں گے اور نہ انکو انکی ملک میں  
 اندرونی معاملات میں دست اندازی کرنے کا کوئی علیحدہ حق حاصل ہوگا تیسویں  
 شرط سلطان روم یہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ مذکورہ بالا دیاستوں میں ایک خود مختار  
 اور قومی انتظام اور پرستش اور قانون بنانے اور تجارت اور جہاز رانی کے باب میں  
 پوری پوری آزادی کو محفوظ رکھیں گے جو قوانین اور آئین بالفعل جاری ہیں انکی ترمیم  
 کیجاوگی اور اس قسم کی ترمیم کی نسبت ایک کامل ضامندی حاصل کرنے کی غرض سے  
 ایک شیشل کمیشن (جسکی بناوٹ کی نسبت معاہدہ کرنیوالی سلطنتوں کا اتفاق ہو جائے)  
 مقام تجارت میں فوراً جمع ہوگی اور سلطان روم کیجاوے ایک کمشنر اوسمیں شریک  
 ہوگا اس کمیشن کا کام یہ ہوگا کہ وہ ریاستہائے مذکورہ بالا کی حالت موجودہ کی نسبت

تحقیقات کر گئی اور اونکے انتظام آئندہ کے واسطے اصول تجویز کر گئی چوبیسویں  
 شرط حضور سلطان روم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں صوبوں میں سے  
 ہر ایک میں ایک دیوان قائم کریں گے جو اس طرح مرکب ہو گا کہ تمام فرقوں کے مطالب کی  
 اوسمین نہایت ٹھیک ٹھیک تائید کیجاو گئی اور اونسے ریاستوں کے قطعے انتظام کی  
 نسبت لوگوں کی رائی لیجاو گئی جو تعلقات مذکورہ بلاد دیوان اور کمیشن کے درمیان  
 ہو گئے اونکی ترتیب کانگریس کی ہدایت کے بموجب کیجاو گئی چوبیسویں شرط  
 جو رائی یہ دونوں دیوان ظاہر کریں گے او سپر غور کر کے کمیشن اپنی خاص محنتوں کے نتیجہ کو  
 بلا توقف کانفرنس کے موجودہ مقام روانہ کر گئی جو بات اخیر پر حاکم اعلیٰ کے ساتھ  
 قرار پاوے وہ ایک معاہدے کے اندر درج کیجاو گئی جو معاہدہ کرنیوالی سلطنتی  
 اعلیٰ کے درمیان بمقام پیرس عمل میں آویگا اور ایک خط شریف کے ذریعہ سے معاہدہ  
 مذکور کی قرارداد کے بموجب اون صوبوں کے انتظام کے قطعی ترتیب کیجاو گئی اور  
 وہ آئندہ سے تمام ضامن سلطنتوں کی ذمہ داری میں ہو گا چوبیسویں شرط  
 یہ بات قرار پائی ہے کہ ان ریاستوں میں ایک قومی مسلح فوج رکھا کر گئی جو اس نظر سے  
 مرتب کیجاو گئی کہ ملک کے اندر اور اسکے حدود پر امن و امان قائم رکھے اور جو  
 بغیر معمولی تدبیرین حفاظت کی اونکو سلطان روم کی رضامندی سے کسی بیرونی حملے  
 کے دفعیہ کے واسطے کرنی پڑیں اونکی نسبت کسی طرح کی مزاحمت نہ کیجاو گئی  
 ستائیسویں شرط اگر ریاستوں کے اندر ولی امن و امان میں کوئی خلل واقع  
 ہو تو جلد تدبیرین قانونی انتظام کو جاری رکھنے یا اوسکو از سر نو قائم کرنے کے واسطے  
 کیجاوین اونکی نسبت سلطان روم اور معاہدہ کرنے والی سلطنتوں کے ساتھ مشورہ



کریں گے اور جب تک اون سلطنتوں کے درمیان پہلے سے اتفاق نہ ہو جاوے اور وقت  
 مذکور فوج کے دست اندازی نہیں ہو سکتی ہے اٹھائیسویں شرط صوبہ  
 سرویا اور شاہی خطوط کے بموجب جنکے رو سے اس کے حقوق اور آزادی قرار دی گئی ہے  
 سلطان و مہم کا تابع رہیگا اور وہ آئندہ سے تمام معاہدہ کرنیوالی سلطنتوں کی ذمہ داری  
 میں ہو گا اسوجہ سے صوبہ مذکور کا آزادانہ اور قومی انتظام اور نیز مذہبی پرستش  
 اور قانون بنانے اور تجارت اور جہاز رانی کے باب میں اسکی کامل آزادی قائم کی گئی  
 اونتیسویں شرط سلطنت روم کا حق نسبت رکھنے فوج کے جیسا کہ قوانین سابقہ  
 کے رو سے قرار پایا ہے بحال رکھا گیا مگر جب تک کہ معاہدہ کرنیوالی سلطنت ہائے اعلیٰ  
 کی رضامندی پیشتر سے حاصل نہ ہو جاوے اسوقت تک سرویا میں مذکور فوج کے  
 دست اندازی نہیں ہو سکتی ہے تیسویں شرط حضور شہنشاہ روس اور سلطان روم  
 نے اپنی ممالک واقع ایشیا کی حالت کو جیسے کہ وہ نا اتفاقی سے پہلے قانوناً تھی بدلتی  
 قائم رکھا ہر ایک قسم کی مختل مقام تازع کے اندر اسکی غرض سے سرحد کی لین کی  
 تصدیق کیجاو گئی اور شرط ضرورت اسکی اصلاح اس طرح کیجاو گئی کہ کسی فریق کو  
 لمجاظ ملک کے کچھ نقصان نہ پہنچے اس مقصد کے واسطے ایک مرکب کمیشن جس میں  
 دو کمشنر روس کی جانب سے اور دو کمشنر سلطنت عثمانیہ کی جانب سے اور ایک کمشنر  
 سلطنت انگلستان کی طرف سے اور ایک کمشنر فرانس کی جانب سے شامل ہو گا۔  
 روس اور سلطنت روم کے درمیان تعلقات سفارت کے از سر نو قائم ہونے کے  
 بعد فوراً موقع پر بھیجاو گئی اور عہد نامہ حال کی تصدیق کے بعد کمیشن مذکور کی  
 کارروائی آٹھ مہینے کے اندر ختم ہو جاو گئی اکتیسویں شرط جن ملکوں پر زمانہ غارت

حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس شاہ  
 سارڈینیا کی فوجوں نے اون معاہدہ ون کی شرائط کے بموجب جو بمقام قسطنطنیہ ۱۲ مارچ  
 ۱۸۳۰ء کو سلطنت برطانیہ اور فرانس اور سلطنت روم کے درمیان اور چوڑاہ جون  
 سنہ ۱۸۳۰ء کو آسٹریا اور سلطنت روم کے درمیان اور ۱۲ مارچ ۱۸۳۰ء کو سارڈینیا  
 اور سلطنت روم کے درمیان عمل میں آئے تھے قبضہ کر لیا ہے وہ عہد نامہ حال کی  
 تصدیق کے بعد حتی الامکان بہت جلد خالی کر دیے جاویں گے سلطنت روم اور  
 اون سلطنتوں کے مشورے سے قرار پاوے گی خلی فوجوں نے سلطنت مذکور  
 کے ملک پر قبضہ کر لیا ہے بتدیسویں شرط جب تک اون معاہدہ ون یا عہد ناموں  
 کی جو لڑائی سے پہلے لڑنیوالی سلطنتوں کے درمیان جاری تھے تجدید نہویا دونوں  
 جگہ اور نئے قانون جاری نہوجائیں اوسوقت تک مال و اسباب کی امداد روانے  
 کی تجارت طرفین سے اونہیں قوانین کی بنا پر ہوگی جو لڑائی سے پیشتر جاری تھے  
 اور تمام معاملات میں دونوں رعایا کے ساتھ نہایت مہربانی سے سلوک کیا جاوے گا  
 تینتیسویں شرط جو معاہدہ آج کی تاریخ اوہر تو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ  
 گریٹ برٹن و آئرلینڈ اور شہنشاہ فرانس اور اوہر شہنشاہ روس کے درمیان  
 نسبت جزیرہ الینڈ کے ہوا ہے وہ عہد نامہ حال سے متعلق ہے اور متعلق ہیکہ  
 اور وہ اوسی طرح نافذ اور جاری ہوگا کہ گویا وہ اوسکا ایک جزو ہے چوتیسویں  
 شرط عہد نامہ حال کی تصدیق کیجاوے گی اور باہمی تصدیق چار ہفتے کے اندر یا اگر  
 ممکن ہوگا تو اس سے جلد مقام پیرس میں عمل میں آوے گی بطور شہادت اس امر کے  
 تمام وکیلوں نے اس عہد نامے پر اپنے اپنے دستخط کر دیے اور اوسپر اپنی اپنی

مہرین لگا دین مقام سپرس۔ ۳ مارچ ۱۷۷۷ عیسوی کو لکھا گیا (دستخط) کلیرینڈ  
کوئی شواہن کٹن کٹن ہینز آئی ڈبلیو سکی بین ٹیو فل تو رکونی سسی ایم  
ڈی ہنر فلیٹ ارل آف برنٹ سسی کیور ڈی ولامیرینا علی محمد جمیل  
خلاصہ شرائط معاہدہ متذکرہ دفعہ ۱۰ عہد نامہ مندرجہ

### صلہ

جو حضور شاہ آسٹریا اور شاہ فرانس اور شاہ پرشیا اور شاہ سارڈینیا  
ایک طرف اور سلطان روم طرف ثانی کے درمیان نسبت آبائی  
ڈارونیلز و باسفورس کے ۳ مارچ ۱۷۷۷ ع کو عمل میں آیا فقط  
پہلی شرط حضور سلطان روم اس بات کا اعلان فرماتے ہیں کہ وہ آئندہ اصول  
کے قیام رکھنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں جو ہمیشہ سے اونکی سلطنت کا ایک اصول  
مسلمہ ہے اور جس کے بموجب ہمیشہ سے غیر سلطنتوں کے جنگی جہازوں کو آبائی ڈارونیلز  
اور باس فورس میں آنے کی ممانعت رہی ہے اور نیز یہ کہ جب تک سلطنت روم بر سر صلح  
رہیگی اور سوقت تک سلطان ممدوح آبائی مذکورہ بالا میں کسی غیر قوم کے جنگی جہاز  
کو داخل ہونے دیں گے اور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ اور شاہنشاہ  
آسٹریا و شاہنشاہ فرانس و شاہ پرشیا و شاہ روس و شاہ سارڈینیا یہ اقرار کرتے ہیں  
کہ وہ سلطان روم کے اس ارادہ کا پاس کریں گے اور اصول مذکورہ بالا کے بموجب  
کاربند ہونگے دوسری شرط سلطان روم مثل مانہ گذشتہ کے اس بات کا اختیار  
اپنے قبضے میں رکھتے ہیں کہ اون ملکی جہازوں کو جن پر لڑائی کا جہنڈا لگا ہوا ہو جو حسب  
معمول غیر ملکوں کے سفیروں کی خدمت میں مامور ہوں فرمان ابداری حوالہ کریں



چار ہفتے کے اندر اور اگر ممکن ہو گا تو اس سے جلد کیجاو یگی ..... \*

## خلاصہ معاہدہ تذکرہ فتح ۲۳ عہدہ مندرجہ صدد

جو حضور ملکہ عظیمہ اور شہنشاہ فرانس اور شہنشاہ

روس کے درمیان ۳ مارچ ۱۸۵۷ء کو عمل میں آیا

پہلی شرط حضور شہنشاہ روس اور اس خواہش کے پورا کرنے کی غرض سے جو حضور ملکہ عظیمہ سلطنت متفقہ کریٹ برٹن و ایرلنڈ و شاہنشاہ فرانس نے اون سے ظاہر کی ہے یہ اعلان فرماتے ہیں کہ جزیرہ المینڈ محصور نہیں کیا جاوے گا اور وٹان کوئی بحری عملہ نہیں بکھا جاوے گا \*

## بیان تعمیر مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور دوسرا امر عظیم اور کار باقیات الصالحات سے سلطان عبد المجید خان نے یہ کیا کہ مسجد نبوی مدینہ منورہ کی علی صاحبہا الف التحیۃ والثناء ۱۲۷۱ھ ہجری میں آغاز تعمیر کر کے ۱۲۷۳ھ ہجری میں انجام کو پہنچائی ایک کڑوڑ دنیا سے زیادہ وٹان خرچ فرمایا اور ہمیشہ سے چار دروازے مسجد شریف نبویہ کے تھے اب ایک پانچواں دروازہ بنام مجیدی بنایا یا مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت سرور کائنات مفرج موجبات صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے تیرہویں سال مدینہ مشرفہ کے سمت مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۰ھ ہجری میں اپنے آفتاب جمال جہان آرا سے اوس مقام کو روشن کیا اور مکان قبائین تھم کر وٹان مسجد شریف کی پہلی بنا ڈالی اور جماعت سے علانیہ نماز پڑھی ہر ایک شخص نے انصار سے آرزو کی کہ جب تک

اقامت کے لیے محل تیار ہو گا وہاں تک حضرت ہمارے مکانین سکونت فرماویں  
آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ جہان یہ ناقہ بیٹھ جاوے وہی میرا مقام  
ہو گا اور مہارنا قہ کی چوڑ دی وہ شہر مدینہ میں پھرتی ہوئی مالک بن نجار کے  
گھروں کے مقابل اس موقع سے بیٹھ گئی کہ جہاں اب مسجد نبوی کا دروازہ ہے  
وہ خالی جابی مرید یعنی خرباج جمع کرنے کی تھی مالک اس زمین کا سہل بن افع تھا اپنے  
انکو قیمت دیکر وہ زمین خرید نہ مائی اور جو خرے کے چند درخت اور چند کھارون  
کی قبریں تھیں کھدوا کر ہینکوا دیں اور پھر زمین کو ہموار کر کے اسٹ تیار کی تمام  
صحابہ اسکی تعمیر کا کام کرتے اور حضرت سرور دین و دنیا بھی خشت سب کے ساتھ  
اوٹھاتے تھے جب دیواریں تیار ہو گئیں تو خرے کے درختوں کو کاٹ کر تنہ  
کے ستون اور شاخون پتون سے سقف بنائی مسجد کا پایہ تین گز کا اور بلند سات  
گز کی تھی متبلہ بیت المقدس کی طرف کیا تھا جب کعبۃ الہ کی طرف قبلہ کرنے کا  
حکم ہوا تب اسکی بنامین تبدیل کر کے کعبہ کی طرف چہ قبلہ پھر دیا خارج بن بیعہ رضی اللہ عنہ  
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنی مسجد تعمیر فرمائی تھی طول میں ستر  
مانہ اور عرض میں ساٹھ مانعہ تھی علمائے محدثین لکھتے ہیں کہ یہ پہلی بنا تھی بعد بار  
دویم کی بنا میں حضرت نے طول بھی سو مانعہ اور عرض بھی سو مانعہ رکھا تھا سیدنا ابوبکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کچھ تغیر و تبدل نہیں ہوا مگر سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ  
عنہ کے زمانے میں بہت بڑائی گئی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جیسے کہ خرمن  
ستون اور سقف بنائی گئی تھی اس دفعہ بھی ویسا ہی ہوا سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ  
عنہ کے زمانے میں بڑی ترقی و تبدیل بنامین ہوئی اسکی دیواریں نقشی پتھر اور گچ سے

بنو امیہ کے متون بھی نقشی پتھر کے اور حیت چوب ساج سے مستحکم اور عمدہ بنائی گئی تھیں  
اسکا ایک سو ساٹھ اور عرض ایک سو پچاس فٹ کا کیا اور دروازے جیسے حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چہ تھے ویسے ہی چہ رکھے یہ تعمیر ماہ محرم سنہ ہجری میں  
ظہور پائی تبعہ خلیفہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے اپنے عہد میں مسجد مذکور کا طول  
دو سو فٹ کا اور عرض ایک سو ساٹھ فٹ کا بنوایا دیواروں پر طلاکاری کروائی اور  
محراب و منار بنوائے اور یہ کام عمر بن عبد العزیز عامل مدینہ منورہ کے اہتمام سے  
سنہ ہجری میں صلوہ افزہ ہوا محمد خلافت بنی امیہ میں کچھ افزونی نہیں ہوئی بعد  
ابو جعفر المنصور خلیفہ بنی عباسیہ نے مسجد نبوی کو علی صاحبہا الف الحیۃ والتمنا بہت  
وسیع کیا صحن اور عمارت مدرسہ کتاب خانہ رباط و عمارت بنوائے پھر سنہ ہجری میں  
ابو عبد اللہ المہدی خلیفہ بغداد نے مسجد شریف کو وسیع کرنے کا حکم کیا اور پچیس  
ہزار سقف عمدہ مضبوط بنوائی سنہ ہجری میں وہان کے فراش ابو بکر بن اوحہ کے  
غفلت سے کہ چراغدانوں کے روشن رکھنے میں ہوتی تھی اسلئے سقف چوبی وغیرہ  
میں آگ لگی بڑا نقصان ہوا تھا پھر معتصم باللہ خلیفہ بغداد نے سنہ ہجری میں تعمیر از سر نو  
شروع کی ابی ملک منصور نے ملک مصر سے بہت اسباب تعمیر روانہ کیا اور ملک مظفر  
شمس الدین والی مین نے باب الاسلام کی حیت بہت عمدہ بنوائی اسی عرصے میں ملک  
منصور مغول ہو گیا اور سیف الدین والی مصر نے بہت اسباب اور معمار بھجوائے اور  
چاہا کہ عمارت وسیع کرے اسی مدت میں سنہ ہجری کو وہ مقتول ہوا ابی ازان ملک مصر  
رکن الدین مصر کا حاکم ہوا اسنے عمارت مسجد نبوی میں بڑا اہتمام کیا صناعتوں کو مصر سے  
روانہ کیا لاکھوں دینار خرچ کر کے باب الرحمتہ سے باب النساء تک تمام سقف پختہ سنگین



بنوائی مگر مسجد اسی حال پر رہی سترہ ہجری میں ملک ناصر الدین قلاوون الصالحی نے  
 مشرقی و مغربی جانب سے سقف کی تجدید تعمیر کی ۸۹۰ھ ہجریہ میں قبلہ رویہ سقف میں  
 دو رواق زیادہ کیے گئے ۸۹۰ھ میں ملک شرف نے سقف شامی وغیرہ عمارات  
 کے خلل کو مرمت کروادی ۸۹۳ھ میں ملک طاہر حقیق کی حکومت کے اندر بہت سائغیر  
 و تبدیل ہوا ۸۹۴ھ میں حجرہ شریف کی ترمیم از سر نو ہوئی اور مسجد بنوی کی دیواریں غنبدہ  
 نئی بنوائی گئیں ۸۹۶ھ سینہ ہم رمضان کو آتش کا بارشانی صدمہ ہوا کہ شمس الدین رئیس الخطیب  
 منارہ شرقیہ یانیہ پر فانوس لکیر ڈکرو ترحیم کے لیے چڑھا اور دوسرے مناروں پر بھی فن  
 چڑھے اسوقت ابرکی بڑی گستا اور چپک تھی یکایک منارہ زبہ پر بجلی گری اور منارہ کو  
 شق کر کے سمت مشرق نکل گئی رئیس کا دم توڑا و سیوقت بند ہو گیا اور زبانہ برق سے مسجد  
 کی سقف میں آگ لگ اوشی لوگوں نے اگرچہ بجھانے میں کوشش کی مگر کچھ سود نہوا کینین  
 امکانہ اطراف مسجد گہرا گر گھروں کو چھوڑ نکل گئے مگر کوئی گھر نہیں جلا با وجہ ویکہ بعض گھر و نکا  
 سقف خرے کے پتوں کا تھا اور چنگاریاں و شعلے اسپر جاتے تھے مگر کچھ نقصان نہوا  
 تحقیق روایت میں آیا ہے کہ مسجد کے جلنے وقت سفید پرندے بشکل قاز آتش کے  
 گرد پہرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پرندے گھروں کو آگ سے بچا رہے تھے  
 غرض کہ دس گھڑی کے اندر تمام مسجد کی چہت و منبر و کتب خانہ وغیرہ اسباب جل گیا مگر حنیف  
 کتب جو شروع میں نکال کر صحن میں رکھی تھیں بچ گئیں امیر مدینہ اس امر میں سلطان و م کے حکم کا  
 منتظر باثناے ماہ شوال میں شمس الدین سخاوی قاضی مالکیہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں  
 دیکھا کہ کوئی کتا ہے حجرہ شریف کی آگ بجھاؤ صبح کو اسکی تفتیح ہوئی تو آٹھ جابی میں آگ  
 باقی تھی غرض وہ بھی بجھائی گئی بعدہ تجویز پٹھری کہ وہاں کا ڈھیر خاک تر جھٹکا اٹھایا جاو

آتش خفیہ رہنے کا اندیشہ ہے پھر سبھون نے متفق ہو کر حیدر اعظمی آدمی اسکے  
 نکالنے کے لیے مقرر کیے جب ڈیمر دور ہوا تو جوابہر کے صندوق غلاف شریف  
 قنادیل یہ سب سالم نکلے جب ملک شرف سلطان کو یہ خبر معلوم ہوئی تو لاکھوں مال  
 اور اسباب و معارف بجا کر شہر ہجریہ میں تعمیر سقف مسی شریف اور اسکے چار دروازوں  
 کے اطراف کی عمارت بنا دی اپنا کئی سال کا خزانہ اس کار خیر میں صرف کیا بعد سلطان سلیمان  
 روضہ منورہ کا فرش سنگ مرمر کا بنوا دیا شہر ہجریہ میں ایک دیوار بچتہ کی بنی گئی تاحد  
 زیارت عثمانیہ کے اصل قدیم عمارت سے ممتاز رہے بعد سلطان عبد المجید خان نے  
 مسجد نبوی کے سامنے کے رخ میں گیارہ درجے مقابل گنبد خالداؤ کے بچتہ بنوائے  
 اونہیں صد ہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز و افشانی کے ہر ستون پانچ گز طول  
 مربع ایک ڈال پتھر کے ہیں کسی معدن میں تیار تر لٹے ہوئے مدور شمن نخل آئے  
 اونہر خوشنما سنگین گنبد بنوائے ہر گنبد کے حلقے میں آیات قرانی مختلف خطوں میں لکھی  
 ہوئی ہیں اور عجب نقش و نگار مٹلا بنے ہیں ہر ہر ستون کے حلقے پائین اور بالا پر  
 بمقدار آٹھ گره کے نیچے اور اوپر ہونا چڑھا ہوا ہے مسجد نبوی کے اندر کی پشت پر  
 کام مینا کاری کا بمقدار دو گز کے چوڑائی میں سرخ و سبز و سفید سیل بڑا اونہیں سنہری  
 حروف آیات قرانی بخط نستعلیق اور اسمائے رسول پاک لکھے ہوئے ہیں بعض عبارت  
 ایک اچھہ حلی قلم سے لکھا ہوا ہے غرضکہ اس خوبی کے ساتھ یہ تعمیر جدید ہوئی ہے کہ  
 دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خداوند اہمیں اور ہر ایک مسلمان کو اسکی زیارت نصیب کی  
 اس بادشاہ کے زمانے میں فیما بین نصارے اور اہل اسلام کے دیار شام میں بڑی  
 خوزیزی ہوئی اور مسلمان ہمیشہ کافروں پر غالب ہوتے رہے یہ سلطان پندہر ہون فیکھ

عشاءِ ہجری کو انتقال کیا اور سب سلطان احمد میں اپنے والد سلطان محمد خان کی قبر کے برابر مدفون ہے

## ذکر سلطان عبدالغیر خان

بعد وفات پانے اپنے بھائی سلطان عبدالعزیز خان کے ۲۹ جولائی مطابق ۱۵ ذی الحجہ ۱۰۳۲ ہجریہ کو تخت نشین ہوا یہ سلطان نوین جولائی ۱۰۳۲ عیسوی کو تولد ہوا جب اس بادشاہ نے تاج قیصری سر پر رکھا عربوں کو قید سے رہا کیا اور خبر اپنے جلوس کی تمام ملکوں میں شہر کر دی اور بہت سے اپنی سلطنت کے عملداروں کو جنہایت ست اور خائن تھے معزول کیا اور قابل لوگوں کو جو بڑے کارگذار سلیقہ شعار تھے انکی جگہ پر مقرر کیا اور بنادر کا اجارہ دینا نصارے سے موقوف کیا اور امور مالی و ملکی میں نہایت انتظام دیتا رہا اور افواج جنگی و جہازات جنگی و اسباب و آلات جنگ میں نہایت ترتیب اور انتظام کیا اور تار برقی اور آگ گاڑی وغیرہ عجیب عجیب صنایع کو اپنے ملک میں رواج دیا اور شاہ ایران ناصر الدین شاہ قاجار کے ساتھ نہایت اتحاد بڑھایا اور سیر و سفر اپنے ملک میں کرنے لگا بلکہ مصر و اسکندریہ و لندن وغیرہ کی بھی سیر کی اور برادر حقیقی سلطان عبدالعزیز خان کی عورتوں کو بے ایام عدت کے مطلق العنان کیا اور انکو اجازت دی کہ جس سے چاہیں نکاح پڑھالیں اور خود بھی سوائے اپنی عورت کے دوسرے سے کہیں التفات نہ کیا تخت نشینی کے بعد اس بادشاہ نے بڑا انتظام و بندوبست کی طرف اپنی توجہ کیا بڑی اور کبیری فوج کو جو اس وقت نہایت تباہی و خرابی میں تھی آراستہ کیا اور اپنے زر خاص سے جو کہ تخت نشینی کے پہلے

جمع کیا تھا فوج کے زرقیہ کے ایک حصے کو بمبارق کیا اور اخراجات میں بہت تخفیف کی جو کوئی اسکے زمانے میں استنبول کو گیا اونکے انتظام مملکت کی تعریف کرتا تھا اور اس سلطان کے زمانے میں ایک ہباری کام یہ ہوا کہ نہر سوز اور اسکے دائرہ وسیع کی زمین اٹالیاں فرانس کے قبضہ تصرف سے بچی زمینیں بلکہ تمام مصر بچا اٹالیاں فرانس نہ تیار کرانے کے حیلے اور ہبانے سے بحیثیت حکام کے اہل مصر سے پیش آتے تھے اور بالجبر لوگوں سے نہر کا کام لیتے تھے جناب سلطان نے ان برائیوں کو دور کروایا اور فرانس کی امید کو بالکل زایل کر دیا حاصل کلام اس بادشاہ نے بہت عمدہ اور اچھے کام اپنے زمانہ میں کیے اور کشتی سلطنت کو خوفناک و رطہ ہلاکت سے بچا کر کنارہ سلامتی پر لایا اگرچہ کہ سلطان موصوف کے زمانے میں سرکار عثمانیہ کو فخر تازہ لینے کی ضرورت پڑی لیکن وہ روپیہ جنگی جہازوں کی خرید اور فوج کی راستگی اور تیاری آہنی سڑکوں وغیرہ میں اور عمارات کی تعمیر و آرائش میں صرف ہوا مگر جن یورپین لوگوں کو سلطان نے امانت دار سمجھ کر متفرق کاموں کا ٹھیکہ دیا تھا سو انہیں مذذاتوں نے دغا اور دھوکے سے کڑا وڑ مارا روپیہ کا خرچ تبلا کر بہت روپیہ چٹ کر گئے علاوہ اسکے سلطنت عثمانیہ قبل اس سلطان کی تخت نشینی کے مقروض تھی اور خنگ کریمیا کے سبب سلطان عبدالعزیز خان کی فضولی کے باعث ملک نادار اور خزانہ خالی ہو گیا تھا اگرچہ سلاطین یورپ نے جو کہ خنگ مذکور میں اپنے ذاتی فواید بچانے کے لیے اور خود غرضی کے سبب آپ ہو کر سلطان عبدالعزیز خان کو مدد دی سو اگر از روی انصاف کے روپیوں سے خنگ کی اخراجات و لادیتے تو سرکار عثمانیہ نادار نہ ہوتی اور قوم ترک کو بے اعتبار نہ کہا جاتا لیکن نہ ملنے کے باعث سرکار

عثمانی کو قرض پر قرض لینے کی ضرورت پڑی اور سود و سود کی ترقی پانے سے صل  
اور سود ملکر کروڑوں کے درجے سے بھی رقم زیاد ہو گئی اور تمام علما و امارانے  
جب سلطنت ترکی میں یہ خرابیاں دیکھیں چنانچہ کئی دفعہ اخبار جواب مطبوعہ مصر  
میں اسکا بیان کیا ہے کہ سلطان عبدالعزیز خان کو کچھ پرواہ نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے  
ملکہ سلطان مرحوم یون سمجھتے تھے کہ جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں کوئی پوچھو والا  
نہیں ملکہ یون سمجھتے کہ میرے ہر قول و فعل سے سب مسلمان خوش ہیں اور غزل  
و نصب میں یہ یہ طوطی تھا کہ بے سوچے سمجھے جسکو چاہتے تھے موقوف کر دیتے  
اور نا اہلون کو بڑے منصب دیتے تھے خصوصاً ان دنوں میں امار اور وزرا کی خان مہنی  
سب کام کرتے تھے حالانکہ بار بار اپنے فرمانوں میں یہ لکھتے تھے کہ ہم پر واجب ہے  
جو چاہیں کریں جسکو چاہیں لائق منصب کے دیکھیں اور اسکو منصب دیں ان باتوں  
تمام وزرا اور اماراتنگ آگئے ناچار ہو کر وزرا امارانے یہی سمجھا کہ سلطان کو معزول  
کرین چنانچہ روز سہ شنبہ جمادی الاول ۱۲۹۳ ہجری میں شب کو ایک بجے بعض وزرا  
خدمت میں سلطان مراد کے گئے اور یہ التماس کی کہ آپ چھاو فی میں تشریف  
لے چلیے سلطان مراد وہاں سے سوار ہو کر چھاو فی میں آئے فوج ہتیار بند نے  
اونکو گھیر لیا چپہ بجے سب وزرا و امارا بحریہ و بریہ اور علما کو چھاو فی میں بلایا اور مقام  
مجرہ رحیبہ میں سب اراکین دولت جمع ہوئے چار شخص اراکین میں سے اون لوگوں  
کے پاس آئے اور بیان کیا کہ سلطان عبدالعزیز خان کو جب قوم نے غافل پایا  
تو یہ ارادہ کیا ہے کہ سلطان کو معزول کریں بموجب شریعت مطہرہ کے اور سلطان  
مراد خان کے ہاتھ پر بیعت کریں اور سلطان بناوین یہ سنتے ہی جتنے حضار محکم تھے

سب آمین آمین کہنے لگے کہ ہم سب راضی ہیں اور بیان سے اوٹ کر سب لوگوں نے سلطان مراد کی خدمت میں ہو چکر سبیت کی اور مبارکباد دی پھر چار روز وزیر محل کشلاش کی طرف گئے اور سلطان عبدالغزیز خان سے ملاقات کرنی چاہی سلطان مرحوم اس وقت سوتے تھے پاؤ گنٹے تک انتظار کیا پھر محل کے اندر بغیر اجازت کے داخل ہو گئے اور سلطان سے کہا کہ قوم عثمانیہ نے آپ کو معزول کیا اس لیے کہ مصلحت وقت یہی ہے سلطان نے یہ فرمایا کہ تم لوگ کیا میرے عزل کو سہل جانتے ہو اوہنوں نے یہ کہا کہ آپ ملاحظہ تو فرما دیں یہ محل کو کہنے گہیر رکھا ہے اور یہ فوج سب کی مرضی کے موافق بلکہ بھیجی ہوئی ہے سلطان نے پوچھا میرا خلیفہ تمہیں کس کو کیا اوہنوں نے کہا سلطان مراد کو جو کہ از روئے شرع شریف کے وارث سلطنت ہیں اب آپ محل طویقیو میں تشریف لجائیے اوہان اقامت فرمائیے سلطان اس محل سے نکل کر ایک کشتی میں سوار ہوئے اور اونکی والدہ ماجدہ دوسری کشتی میں سوار ہوئیں اولاد سلطان مرحوم کی تیسری کشتی میں سوار ہوئیں اور محل مذکور کو نو بجے صبح کے روانہ ہوئے سلطنت عثمانیہ میں یہ سانحہ بھی قابل ارقام گذرا ہے کہ جب سلطان مرحوم معزول ہوئے اور محل طویقیو میں تشریف لگئے خیالات فاسدہ لہنے دماغ میں جمع ہوئے چنانچہ اتوار کی شب کو اونکی آنکھ نہ لگی نہایت بیقرار رہے صبح کو حمام میں موافق عادت کے گئے پھر وہاں سے باغ کی سیر کو چلے گئے پہر وہاں سے گھر واپس آئے پہر دوبارہ باغ کو گئے الغرض عالم باوجود اتنی وسعت کے اونپر تنگ ہو گیا تھا کس طرح چین نہیں بڑھتی تھی کبھی دل آسمان بالا پر جاتا تھا کبھی زمین کے مدارج کو طے کرتا تھا غرض اسی

خیال میں ایک نوٹڈی سے قینچی مانگی ڈاڑھی کے بان برابر کرنے کے لیے  
 موافق عادت کے وہ نوٹڈی اونکی والدہ کے پاس گئی اور کہا سلطان قینچی مانگتے  
 ہیں اونہوں نے قینچی اور آئینہ دیدیا سلطان بالوں کو کترنے لگے اور اونکی والدہ دروازے  
 پیچھے سے سلطان کو دیکھ رہی تھیں سلطان نے دیکھ لیا اور کہا جاو یہاں کیون  
 کٹری ہو پھر گاؤتھی لگایا اور خدشہ گار کو بلایا اور اس سے کیفیت لڑائی کی جانے کے  
 لگے کہ دشمن سے یوں لڑنا چاہیے پھر قینچی ہاتھ میں لی اور رگ داہنے ہاتھ کی کاٹ  
 ڈالی خدشہ گار نے چاہا کہ قینچی پکڑ لوں لیکن سلطان نے جھڑک دیا وہ وہاں سے جھپٹا ہوا  
 سلطان کی والدہ کے پاس گیا پھر سلطان گاؤتھی سے لگ کر بیٹھے اور بائیں ہاتھ کی  
 رگ بالکل کاٹ ڈالی اتنے میں سلطان کی والدہ اور نوٹڈیاں جمعیتی ہوئی اور قینچی  
 سیٹی آئین پولیس والے اور سترہ ڈاکٹر اعلیٰ درجے کے دوڑے آئے لیکن اونکے  
 آنے سے پہلے سلطان مرحوم اپنا کام تمام کر چکے تھے پس اسی حالت میں ۱۱ جمادی الاول  
 ۱۲۹۳ ھ ہجری مطابق چوتھی جون ۱۸۷۶ء عیسوی کو انتقال کیا جہازے کے ساتھ  
 بہت سے وزراء و امرا اور مشائخ و علما اور بہت خلقت تھی اس سلطان نے سولہ برس  
 سلطنت کی اس سلطان عبدالغریز خان کے حین حیات بوسینیا و ہرزیگووینا  
 جسکو اہل ترک نفستے میں ہر سب لکھتے ہیں قوم روسیہ کے ورغلانے سے  
 فتنہ و فساد و تیاری جنگ شروع ہو گئی تھی +

## ذکر سلطان احمد خان خاص

جب تمام وزراء و امرا سے سلطنت عثمانیہ نے سلطان عبدالغریز خان کو معزول کیا



سلطان مراد حقیقی بھائی کو تباریخ ہفتم جمادی الاول ۱۰۹۳ھ ہجری کو تخت سلطنت پر  
 بٹھلایا یہ بادشاہ نوجوان تھا اس سلطان نے بیٹھتے ہی فرامین ملک میں جاری کر دیے  
 چنانچہ منجملہ اون فرامین کے ایک مضمون بیان مختصر لکھا جاتا ہے۔ جبکہ اس وقت  
 بارادہ مالک مالک ازلی اور باتفاق تمام رعایا کے تخت نشین ہونا ہمارا پسند آجائے  
 تخت پر واقع ہوا تو ہم نے تلو سہی تمہارے محمد و ن پر قائم رکھا اور سب لوگ جانتے  
 ہیں کہ بعض امور آج کل ایسے واقع ہوئے ہیں کہ عوام کو ایک قسم کی بے اطمینانی  
 ہے اس لیے ہم پر واجب ہے کہ فوراً وہ طریقہ سوچیں کہ جس سے سب امور اصلاح  
 پذیر ہو جائیں اور رعایا خوش ہو جائے اور یہ تدبیر اس بات پر موقوف ہے کہ قواعد  
 صحیحہ سلطنت پر عملدرآمد کیا جائے اس واسطے جو امر کہ بہت قابل اہتمام ہے وہ یہ ہے  
 کہ احکام شرعی نافذ میں کل الوجوہ ہوں اور سلطنت میں قواعد راستہ جاری کیے جاویں  
 پس اس لیے سب امر اور وزیر کو لازم ہے کہ اس امر میں بحث کریں کہ کون سی بنیاد ثابت  
 و مستحکم ہے کہ جس پر خلائق لاوا جاوے اور اس کو جنبش نہ ہو اور انواع کی ترقی ہو  
 اور ہر فرد شہر اتحاد کی طرف مایل ہو اور آپس میں یکدل ہو کر محافظہ وطن اور مملکت اور  
 مذہب انواع کی کریں اور جب رائے سب کی ایک ہو جاوے تو ہماری اجازت  
 لیجاوے اور اس کو ہمارے بیان پیش کیا جاوے دوسرے ہم پر یہ بھی لازم ہے  
 کہ جتنے انتظامات ہیں یا جو مجلسین مثل معارف عمومیہ وغیرہ کے اون میں اصلاح کیجاوے  
 فقیرے ہم یہ کہتے ہیں کہ آمدنی و خرچ کا انتظام بوجہ احسن کیا جاوے خزانے میں  
 ماہ انتظامی سے بہت خلل پیدا ہوتا ہے اسباب میں ایک قاعدہ بنانا چاہیے اس  
 تدبیر کی اعانت کے لیے ہم نے اپنے خزانے میں سے ۳۰۰۰۰۰ لیرہ یعنی ہتر فی

کم کر دی اور اسکو خزانہ سلطنت میں داخل کیا اور اسدی طرح پتھر کے کویلے کی  
کمان جوار کلی میں ہے اور اور کمانوں کی آمدنی سب ہمنے خزانہ سلطنت میں دی  
اور جو جو فضول خرچ ہوں اونکی کمی کر دیا وے چوتھے یہ امر ہے ضرور ہے  
کہ دولت اجنبیہ کے ساتھ عہد و پیمان کا لحاظ رکھا جاوے اور الفت اور اتحاد  
پیدا ہو اور جو مفسدین ہنر لگوانا اور بوسینا و بلگیر یا میں روپیہ پادریوں کے  
بہکانے سے منبتہ و فساد کرتے ہیں ایک مہینے کے اندر تالیاں بارہو جاوین تو  
اونکی جان بخشی کیجاوگی غرض اس سلطان نے بڑی بڑی عمدہ ترکیبیں انتظام سلطنت  
کے لیے سوچی تھیں اسکی سلطنت میں یہ بڑا حادثہ عجیب گذرا کہ پرنس میلان والی  
سرویہ اور شاہزادہ والی مانٹی نگر و جنکی ریاستیں ایک عرصہ دراز سے سلطان  
مطیع و فرمان بردار ہیں سلطان کے مخالف ہو گئے بعض اخبارات ہندوستان پر  
راے دیتے ہیں کہ انتشار فتنہ و فساد کا باعث سلطان عبدالعزیز خان مرحوم  
عزل کا ہوا وہ بڑی نیک نیت آدمی تھے اونکا ولی منشا یہ نہیں تھا کہ وہ رعایا کو مسلمان ہوں یا  
کسی نوع کی تکلیف دین چنانچہ اونکی فرامین و اشتہارات سے اونکی نیت کا خلاصہ  
ثابت ہوتا ہے مگر مصلع کے گورنر اور کارپردازاؤں نے حکم کی تعمیل میں حد سے  
زیادہ تساہل کرتے تھے نصارے پر ظلم و جبر کرنے سے کبھی نہیں رکتے تھے اگر  
سلطان کا انتظام ٹھیک ہوتا اور گورنروں کا رعب و داب کامل ہوتا تو یہ بغاوت  
کیون پیدا ہوتی اور یہ فتنہ سلطان کی حکومت میں نہا نہیں اٹھا بلکہ پہلے ہی  
ایسا ہو چکا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ سلطان کی حکومت ہر دول مغربیہ  
سرویہ و مانٹی نگر و نے باشتعالک روس موقع پا کر فتنہ و فساد برپا کیا اور خبا

کا اشتہار دیا دہر سے بھی شکر سلطانی واسطے تنبیہ و تادیب باغیان شقاوت  
 شعار کے روانہ ہوا ۹ جولائی ۱۷۵۷ء عیسوی کو مارشل احمد مختار پاشا کی فوج  
 ظفر موج پر باغیان سرویہ نے حملہ کیا اور سوقت باغیوں کے نوسو آدمی کمیت  
 پڑے اور چار سو مجروح ہوئے اور بہت سے اپنی جان بچا کر میدان جنگ سے  
 ہباگ گئے اور اونچے ہتھیار و سامان سب اہل اسلام کے ہاتھ لگے اور شکر  
 سلطانی سے چالیس جوانوں نے شریعت شہادت نوش فرمایا دس جولائی کو حنزل  
 محمد علی پاشا نے خود کی چار ہزار فوج سے سرویہ کے چودہ ہزار باغیوں پر  
 حملہ کیا سرویہ کے جنرل نے بموجب قواعد جنگ کے نصف لشکر کو مقابل کیا اور  
 نصف کو گھات میں چھپا رکھا اور اس جنگ کا موقع پہاڑ و زمین تھا اور سرویہ  
 کی فوج کچھ تھوڑی بلندی پر تھی یہ لڑائی رات کے نو بجے شروع ہوئی شکر  
 اسلام نے اس جنگ میں وہ بہادری و شجاعت دکھائی کہ دنیا کی عمدہ فوجوں میں لڑائی  
 مثل اسکے کرنا ممکن نہیں شب کے تین بجے تک متواتر لڑائی رہی آخر شکر سرویہ  
 کی فوج میدان جنگ سے فرار ہوئی اور قلعوں میں جا کے پناہ لی اس لڑائی میں  
 تین ہزار سپاہی سرویہ کے مارے گئے اور قریب چھ ہزار کے زخمی ہوئے ۲۱  
 جولائی کو ملک سرویہ میں کسی جگہ بہت سا باغی لشکر سرویہ کا جمع تھا اسکو جنرل عثمان  
 پاشا نے پر اگندہ کر ڈالا اور کئی سو باغی مارے گئے اس تاریخ کو والی مانٹنی نگر و  
 پراہل اسلام نے فتح پائی اور ہزاروں کو تہ تیغ کیا گھٹت کہ عثمان پاشا نے سرکاری  
 میں تار برقی بھیجا کہ آج صبح کو کرنیل حسن پاشا نے تین چھٹ سپیدل اور ایک کمپنی پو  
 اور دو عدد توپ اور کچھ والٹیر سے شوقہ پر حملہ کیا سرویہ والے گراں کے شہر

میں جو ٹیمک مذی پر مشہور ہے اور اس کے قریب دوسرا قبضہ تھا وہاں دو چار  
 ہوئے اور لڑائی شروع ہو گئی مگر تھوڑی دیر کے بعد باغیان سرویہ نے وہاں  
 سے گریز کیا اور لشکر اسلام نے ٹیمک مذی کے پار ہو کر ان دونوں شہروں پر  
 قبضہ کیا لیکن دونوں شہر گولہ باری کے سبب جل کر خاک سیاہ ہو گئے تھے  
 ۶ گھنٹہ کو سر عسکر یہ سے صدر اعظم کو تار آیا کہ یحشینیہ کے روز تارخ مذکور کو لشکر  
 سلطانی نے شہر گر کو سیوٹس پر حملہ کیا وہاں باغیان سرویہ نے نہایت قوت  
 و ہمت سے لشکر ہمت سا جمع کر رکھا تھا لشکر سلطانی نے اکیس بار لگی گولہ زنی شروع  
 کر دی باغیوں کو سد ہرنے نہ دیا لشکر سرویہ بعض بعض جاوہر مومن اور مورچوں  
 پر ایسا دھتھے یہ حال دیکھ کر دم بند ہو گئے یکایک آگ برسنے لگی اور بھی گھر کر باگ  
 کھلے لشکر سلطانی بجاں جرات شہر گر کو سیوٹس پر قبضہ کیا لیکن شہر بکثرت گولہ  
 زنی کے جل گیا تھا اور اس کے اطراف کے قریات بھی ویران و تباہ ہو گئے تھے  
 باغیان سرویہ شہر ذاتی کی طرف فرار ہوئے لشکر سلطانی اونچا تعاقب کرتا چلا شہر  
 ذاتی چارمین خزل چرنائف روسی مع فوج باغی موجود تھا جب لشکر اسلام کے آنے  
 کی خبر سنی وہاں سے فرار ہوا شہر ذاتی چار پر سلیمانوں نے قبضہ کیا ۸ گھنٹہ کو درویش  
 پاشا نے حرب گاہ سے تار برقی بھیجا کہ گذشتہ شنبہ کو ہم حدود سرویہ میں داخل ہوئے  
 اور فوج مفصلہ ۶ رجبت فوج مصری اور ۵ رجبت فوج سلطانی اور کچھ والنٹیر  
 ہمراہ ہیں فوج سرویہ نے مورچے اور مددے بہت مضبوط بنا رکھے تھے اور  
 یہ مورچے پہاڑ کے ٹیلوں پر اور جھاڑیوں میں تھے جبوقت فوج سلطانی وہاں  
 پہنچی دشمن سے لڑائی شروع ہو گئی اور دلاوران اسلام نے ایسا قدم جمایا اور

وہ داد شجاعت دی کہ تھوڑی دیر میں شقاوت شعار شکر و سیہ اپنی چو کڑی بھول گئے باغیان بزدل لوٹری کی طرح اپنی دم و باکر بھاگنے لگے اور کئی مورچے غازیان اسلام کے ماتے آئے دوسرے روز محمد علی پاشا فوج یمن کے سردار اور اسماعیل پاشا مصری اپنی فوج لیکر آگے بڑھے دن کے گیارہ بجے سے لڑائی شروع ہوئی شام تک وہ دھوم مچی رہی کہ سوائے توپ اور نیون کے آواز کے کچھ سنائی نہ دیا اور شکر سلطانی نے اسی روز تمام باغیوں کے مورچوں پر جو پہاڑوں اور جھاڑیوں میں تھے قبضہ کیا اور وقت مخالفوں کے پاس ۹۳ توپیں اور ۲۶ رجمٹ اور دس ہزار والنیر تھے جس میں سے ایک ہزار سے زیادہ باغی مارے گئے اور قریب دو ہزار کے زخمی ہوئے اور قریب دو سو مورچوں فوج سلطانی نے چھین لیے اور اس لڑائی میں شکر سلطانی سے بعضی مواضعات پر گولے پڑے جس سے ۷۰۰ مکانات علکبر خاکستر ہوئے اور شکر سلطانی سے دو سو جوانوں نے شربت شہادت نوش فرمایا اس لڑائی میں شکر سلطانی بڑی بہادری سے فوج دشمن پر حملہ کرتا تھا اور مورچوں کو چھین لیتا تھا پھر تیرے روز راشد پاشا مصری اور رضا بک شکر سلطانی لیکر آگے بڑھے اور محمد علی پاشا مقابل سے اور جمیل پاشا بائیں طرف دشمن کے اور حسین آغا سید ہی جانب دشمن کے چلے اور کھلیک لڑنا شروع کیا اہل سرودیہ تاب مقابلہ نہ لاکر پس پاموئے فوج سلطانی شہر باور قریب شام کے وقت پونہی وہاں رات بھر آرام کیا اہل سرودیہ کے دل و دماغ خوف پیدا ہوا رات کو شہر چوڑ بھاگ گئے اور اطراف کے مورچے مع سامان و سباب جنگ اہل اسلام کے ہاتھ آئے پھر شکر سلطانی نے زاتیشار شہر پر قبضہ کیا

اہل سرویہ ومان سے گہر بار چھوڑا سٹریا ورومانیا کی طرف نکل گئے ۲۱ گشت کو  
متوز سے باب سرسکری میں اس طرح تاری بقی پر خبر آئی کہ مصطفیٰ صفوت پاشا  
جو ولغاد میں ہے وہ تاریخ مذکور کو نواحی بانیہ و نوہمی پاروس کھٹ گیا اور اسکے  
ساتھ جینڈلیٹن اور کچہ والنٹیر تھے تو فار دونہ کے پہاڑوں پر سے سرویہ اٹھنا  
تین ہزار لشکر دکھائی دیا کہ ان کے پاس دو توپیں بھی تھیں صفوت پاشا نے لشکر  
ہمراہی کو مطابق قواعد لشکری کے تین حصے کیے اور انیر حملہ آور ہوا پانچ کلاک  
تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ پر سب سے تر ہوا گئے اور لشکر سلطانی  
اونکا تعاقب کرتا ہوا مقام تھروانہ تک پہنچا ومان سے ایسی سبذوقون کی شلک  
ماری کہ تین سو باغی مرے اور تین سو نہر میں ڈوب کر مر گئے اور باغیوں کے لشکر کا ٹھکانا  
بھی چھین لیا گیا اور سو سبذوقین مع اسباب و سامان حرب اور تیس صندوق باروت  
سے بھرے ہوئے لشکر اسلام کے ہاتھ آئے ۲۲ گشت کو باغیوں کے ساتھ  
شہر چوکا پر قریب دریائے ٹیمک کے عثمان پاشا نے مقابلہ کیا لشکر سلطانی کے  
دو ملیٹن اور ایک سو سوار ترک اور دو سو سوار چرکس ہمراہ تھے اور سرویہ کے  
چار ہزار آدمی تھے دو کلاک بازار جنگ گرم رہا سرویہ والے ہزیمت کھا کر ہٹ گئے  
اور ڈیڑھ سو آدمی سرویہ کے مارے گئے اور تین سو زخمی ہوئے ۲۳ گشت  
عبدالکریم پاشا کی طرف سے صدر اعظم کو یون تاری بقی آیا کہ ۲۴ تاریخ ماہ نکو  
کو باغیان سرویہ قلعہ الکنیا ج سے لشکر سلطانی پر حملہ کرنے کے ارادہ ہے  
نکلے لشکر سلطانی سے اونکا مقابلہ ہوا اس میں ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار  
زیادہ باغیان سرویہ واصل جہنم ہوئے اور باقی شکست فاش کھا کر قلعے میں چھپے

غرض اسی لڑائیوں کے درمیان سلطان مراد خان کی طبیعت مرض خفقان سے  
 ناساز ہوئی ناچار امیرون و زیرون نے شیخ الاسلام سے مستفق ہو کر سلطان مراد کو  
 تخت سے اتارا اور تاریخ ۱۳ ماہ گشت کو سلطان عبدالحمید ابن سلطان عبدالعزیز کو  
 تخت پر بٹھلایا۔ واضح ہو وے جب سلطان عبدالعزیز خان کے انتقال کا  
 تاریخ اول شہر بمبئی کو پہنچا اسی روز یہاں کے اہل اسلام نے مساجد و مین  
 روشنی اور مجالس مولود خوانی و عقیقہ مراسم تعزیت سلطان مرحوم کے اور مرتب  
 تہنیت سلطان مراد کے تخت نشینی بجالائے خصوصاً مسجد نواب ایاز کے دروازہ  
 گنبد پر اسی روشنی ہوئی تھی اور اثر و جام عام کہ نہ کبھی دیکھا نہ سنا تھا بعد اسکے  
 تمام بلاد ہندوستان میں یہ مراسم تعزیت و تہنیت و سہار دی و اتفاق خادم الحرمین  
 الشریفین کے باب میں عمل کیا گیا بعد ازاں انجمن اسلامیہ بمبئی جناب محلہ القاب  
 ناخذ محمد علی صاحب روکھی دام اقبالہ کے مکان میں منعقد ہوئی اراکین انجمن کی صلاح  
 سے جامع مسجد میں تمام اہل اسلام خاص و عام کو مدعو کر کے قیصر ہند ملکہ معظمہ انگلستان  
 ایک عریضہ لکھا گیا اسپر سہا اہل اسلام کے دستخط قریب دس ہزار کے ہوئے چنانچہ  
 نقل اس عرضی کی ذیل میں لکھی جاتی ہے

## نقل عرضی اہل اسلام بمبئی

مجدد قومی شوکت جلالت شاہنشاہی ملکہ معظمہ انگلستان و شہنشاہ ہندوستان  
 کوین و کٹور یا دام اجلالسا و تمام اقبالہا



بامید آنکہ مراحم شاہنشاہی کے پسندیدہ خاطر انور ہو

دفعہ اول ہم دستخط کنندگان حسبِ فل آن ملکہ معظمہ کی مسلمان رعایا ساکر ممالک  
محدوسہ ہند اس اپنی غریب اور مودب عرضداشت کو جو کل ناباہب اسلام کی ایک عام  
احساس سے جو شہر ممبئی میں منعقد ہوتی تھی بالاتفاق تیار پائی ہے آن ملکہ معظمہ کے  
تحت شاہنشاہی کے پیش کرنے کی اجازت اور درخواست چاہتے ہیں دفعہ دوم  
عرضداران ملکہ معظمہ پہلے ہی پہل آن ملکہ معظمہ پراس (امر) کے ظاہر کرنے کے  
ملتی ہیں کہ آن ملکہ معظمہ کے وزرانے دوبارہ دولت عثمانیہ آج تک جس دستانہ  
رتبا کو برقرار لیتے اور بنا ہتے چلے آئے ہیں اس سے ہم ہندوستان کے  
مسلمان رعایا کو ایک غایت درجہ کی خاطر جمعی حاصل ہے اور نیز جو امداد و مہربانی  
آن ملکہ معظمہ نے مطابق رواج قدیمہ سرکار انگلشیہ کے گذشتہ سالہاے سال سے  
خود کی ریاستوں کے متعلق مفید و عمدہ تر مناسب جان کر سلطنتِ عثمانیہ کے  
ساتھ (جاری) فرمائی ہے لہذا عرضداران ملکہ معظمہ اپنا عاجزانہ مکررہ دل سے  
شکریہ ادا کرنے کا یہ قابو ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتے دفعہ سوم لیکن  
نہایت غمگینی کے ساتھ تا بعد اران عرضدار ملکہ معظمہ کے سماعت میں آیا ہے  
کہ چند خود غرضی ریاستوں نے بارادہ خلل اندازی دولت عثمانیہ اور دولت عالی  
کے عیون کو ایک نہایت مبالغہ کے ساتھ ظاہر کر کے اور نیز جاہلانہ و ظالمانہ  
افعال کو اوس (دولت عثمانیہ) سے منسوب کر کے جو جو بکرا نہ کوششیں  
کی ہیں اوس سے یونائٹڈ کنگڈم میں آن ملکہ معظمہ کے چند عیسوی رعایا کے دل میں  
رفتہ رفتہ اثر ہو چلا ہے اور آن ملکہ معظمہ کے وزرانے جو (رتبا و) حکمت عملی کا

(آج تک) سلطنت ترک کے ساتھ جاری رکھا ہے اوسمیں تفسیر و تبدیل ہونے کی غرض سے انگلستان میں بڑی بڑی کوششیں ہو رہی ہیں دفعہ چہارم میں اس معاملے کے متعلق عرضدارانِ آنِ ملکہ معظمہ نہایت عاجزانہ طور سے گزارش کرتے ہیں کہ ہندوستان کی مسلمان رعایا کو ان سب معاملات کا کہ جنکو سلطنتِ روم سے تعلق ہے نہایت درجہ کا خیال رہا ہے اور ہمیشہ رہتا آیا ہے اور نیز وزراءِ آنِ ملکہ معظمہ نے جو حکمتِ عملی دربابِ سلطنتِ مذکورہ کے جاری رکھی ہے اوسکو وے عرضدارانِ بنظرِ تفکر و تپاک دیکھا کرتے ہیں اور نیز عرضدارانِ آنِ ملکہ معظمہ گزارش کرتے ہیں کہ اونہوں نے تاہین دم اگر اپنے خیالات و ارادوں کو اس معاملے کی بابت عام طور پر ظاہر نہیں کیے ہیں تو اسی لحاظ سے آنِ ملکہ معظمہ کے کل یا ستونگی کل رعایاے اقوام مختلفہ کے ظاہری اعانت اور خوشنودی سے جس حکمتِ عملی پر آنِ ملکہ معظمہ کے وزراء کا آج تک عمل درآمد رہا ہے طرح آئندہ رہنے کے باب میں عرضدارانِ آنِ ملکہ معظمہ کو ہمیشہ اطمینان رہا اور کوئی سبب (اوسمیں) شک و شبہ کانین بلا گیا و فحشیم مگر چونکہ فی الحال انگلستان میں جو گفتگو و کارروائیاں ہوئیں اور بڑے جلسے و ممان منعقد ہوئے ظاہراً اس امر کے لیے کہ انکے ذریعوں سے وہ ظلم و جبر جو دربابِ ملکہ یا باش بوز کون کی طرف عاید کی گئی ہے ظاہر کجا وے مگر عرضدارانِ ملکہ معظمہ یوں خیال کرتے کہ حقیقتاً او بخار روایوں کو آنِ ملکہ معظمہ کے موجودہ جماعت و وزراء کے معزول کرنے اور باہینِ منطِ حکومتِ اہل اسلام کو یورپ سے علیحدہ کرنے سے تعلق ہے لہذا عرضدارانِ آنِ ملکہ معظمہ یوں سمجھتے ہیں کہ اونکی سید و زیادہ چھوٹے سے مسابوایہ منبہا جاوے کہ مسلمانانِ ہند اس امر سے نہایت بے پروا ہیں اور باہین

لحاظ اپنے پر واجب بلکہ فرض جانتے ہیں کہ بجز وائکساری اپنے خیالات  
 و منصوبوں کو جو درج عرضداشت ہذا ہوئے ہیں ان ملکہ معظمہ کے پیش کرین  
 (اس غرض سے) کہ آن ملکہ معظمہ اپنے منظر کرم گستری ملاحظہ فرماوین دفعہ ششم  
 تابع ایران عرضگذاران ملکہ معظمہ جب دیکھتے ہیں اور ضرورتاً ایک مخصوص  
 اطمینان کے دیکھتے ہیں کہ آن ملکہ معظمہ نے فیاضانہ طور سے خطاب شاہینشاہ  
 کے اختیار کرنے سے جو سرب مطابق مرضی رعایاے ہند اور رواج قدیمہ کے  
 ہے رعایاے ہند کو ایک بڑی عزت بخشی اور ان سے زیادہ تر تعلق بڑھایا ہے  
 تب تب عرضگذاران ملکہ معظمہ کی نزدیکی حاصل کرنے اور خدمت میں عرض گزار رہنے  
 میں دلیری حاصل ہوئی ہے اور زیادہ تر خاطر جمعی یہ ہوئی ہے کہ انکی عرضداشت  
 کی طرف آن ملکہ معظمہ فیاضانہ توجہ فرماوین گے دفعہ ہفتم لہذا عرضگذاران ملکہ  
 معظمہ نہایت عاجزانہ و مودبانہ (طور سے) امید کرتے ہیں کہ آن ملکہ معظمہ اوس  
 حکمت عملی کو جائز نہ رکھیں کہ جس کے اثر سے سلطنت سنیہ عثمانیہ جدے جدے  
 حصوں میں منقسم ہو جائے یا اسپرکھٹر کا ضعف پر اثر آئے اولاً اس لحاظ سے  
 کہ آن ملکہ معظمہ کی سرکار اور سلطنت ترک کے مابین ایک دت کثیر سے رشتہ اتحاد  
 جاری ہے ثانیاً اسوجہ سے کہ کئی کڑوڑ مسلمان رعایاے ہند اور حبشی خلقت  
 مسلمانوں کی اس جہان میں بستی ہے اوسمیں سے ایک بہت ہی بڑا حصہ کہ جسمیں  
 چار کڑوڑ سے زیادہ آن ملکہ معظمہ کی رعایا ہے و سب (اہل اسلام) سلطان  
 روم (خدا اللہ ملکہ و سلطنتہ) کو اپنا پیشوا جانتے ہیں ثالثاً اس حث سے کہ حال  
 ضلع روم میں جو آتش جنگ سُلگی ہوئی ہے وہ ایک سلطنت ترک کے خراج

گزار رعیت کی بلا سبب معقول بڑھ گائی ہوتی ہے اور جب کو ابتداءً و خفیہ طور سے روسیوں نے برپا کیا اور اب وے اسکی (لڑائی) ظاہر معاہدت کر رہی اس مطلب سے کہ روسی) اپنے طمع آلود ارادوں کو پیش لیا وین اور دا بجا اس لحاظ سے کہ جو خبریں علانیہ بی رحمی و ظلم کی درباب ملگربیا کے پہلی ہوئی ہیں وے بالکل ایک طرفہ اور نہایت درجے مبالغہ آمیز ہیں اور جسمیں سلطنت ترک کسی وجہ سے شامل نہیں ہے وفعہ ہشتم عرضداران آن ملکہ معظمہ کو بخوبی یقین ہے کہ جن خیالات و ارادوں کو انہوں نے بذریعہ عرضداشت ہذا آن ملکہ معظمہ کے پیش کرنے کی نہایت غریبانہ طور سے جرأت کی ہے (اون خیالات و ارادوں) میں کل مسلمان رعایا سے ہندو شریک ہیں لہذا (عرضداران خود اپنی اور کل مسلمان باشندگان ہند کی طرف سے نہایت عاجزانہ و مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں کہ آن ملکہ معظمہ از روے کر گم ستری سلطنت روم سے وہی دوست پروری اور (ان معاملات میں) کنارہ کشی کا رتبا و اجرا کہیں کہ جس پر آن ملکہ معظمہ کے وزراء کا آجتک عمل درآمد رہا ہے اور نیز (گزارش کرتے ہیں) کہ سبب مبالغہ آمیز خبریں اور آن ملکہ معظمہ کے انگلستان کے چند عیسوی رعایا کے صلاح دینے سے جو کہ زمرہ وزراء موجودہ سے مخالفین آن ملکہ معظمہ حکمت عملی مندرجہ بالا میں تبدیل و تسخیر نہ فرما وین اور ۱۸۵۶ء عیسوی کے عہد نامے میں مطابق دیگر ریاستوں یورپ کے سلطنت ترک کے استقلال کی ذمہ داری داخل ہے اوس (عہد نامے) کے صاف و صریح شرائط کے برخلاف سلطنت سنیہ عثمانیہ کو ضعف پونہا نے یا اوسکو جدے جدے حصوں میں

منقسم کرنے کے لیے روس کے شامل ہونے اور عرضداران آن مملکت عظمہ  
مانند غریب و وفا دار رعایا کے بطور خادمانہ ہمیشہ دست بد عارہین گے  
آفتاب دولت و اقبال ہمیشہ تابان و رخشان ہی

نہ اس کے مجروحان و یتیمان و بیوگان عساکر مجاہدین اسلام کے واسطے اعانت  
بطریق زرخیزہ کر کے بھجوانے کی تجویز ہوئی قریب ایک لاکھ روپیہ ضلع ممبئی  
میں جمع ہوا اسمین سے بطور اقساط کے تیس چالیس ہزار روپیہ پہنچ گیا اور ماہ  
مبادیہ تباہ و موصول ہوتا ہے انجمن اسلامیہ کی معرفت سے اور محمد حسین افندی  
شاہ بندر سلطان روم مقیم ممبئی کے ذریعہ سے بھیجا جاتا ہے۔ اسی طرح شہر  
مدیر اس و شہر کلکتہ میں بھی انجمن اسلامیہ نے اس امر نسبت و مہارت میں سعی فرما کر  
باتفاق ہر ضلع سے لاکھ دو لاکھ روپیہ جمع کر کے بھیجنے کی تجویز جاری کر دی ہے  
ملکہ لاہور و پنجاب و دہلی و حیدرآباد نظام و بڑودہ ملک گجرات وغیرہ علی العموم  
ہندوستان کے مقبوض شہروں میں بھی اس امور نسبت کا انتظام و ہتمام  
ہو رہا ہے خصوصاً شہر کلکتہ کی انجمن اسلام نے بھی ایک لاکھ روپیہ سے  
زیادہ جمع کیا اور اہل کلکتہ نے جو عرضی لندن کو روانہ کی نقل اسکی ذیل میں مندرج ہے

## نقل عرضی اہل اسلام کلکتہ

حضرت عالیہ ہم ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمان لوگ جو حضور عالیہ کے رعایا  
اطاعت گزین ہیں (اور جنکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں) ہماری طرف سے اور ہمارے  
اون ہم مذہب جماعہ کثیر کی طرف سے جنکی جانب سے ہم اکثر اوقات امور فلاح عام

نیا تباعض حال کیا کرتے ہیں) تمام اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ہمارے خیالات  
 محض کو جو ایسے ایک امر سلطنت سے متعلق ہے جسکا اثر نہ صرف ملک ہند پر اور نہ  
 صرف ممالک ایشیا پر بلکہ تمام عالم پر ہے بارگاہِ فلک یا لگا ہ حضور عالیہ میں پیش کرتی ہیں  
 ہاں کو یقین ہے کہ بحث و تکرار سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم (جو کہ اسی نام سے  
 ممالک فرنگستان میں شہور و معروف ہے) ایسی بحث و تکرار ہے کہ اسکے سبب سے  
 اقوام ساکنین ممالک فرنگستان اور ساکنین اطراف بحر روم وقتاً فوقتاً تردد خاطر اور  
 پریشانیوں میں مبتلا بلکہ حید قوم کے لوگ خونخوارانہ جنگ و جدل میں مشغول ہا کرتے  
 ہیں اور اسکا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ سلطنت علیہ عثمانیہ کا خزانہ ایک ایک بار عرصہ دراز  
 صرف ہوتا جاتا ہے اور حسن سیاست ملکین برابر فتور پڑتا جاتا ہے اصلاح احوال  
 نظم و نسق کی کوششیں بے سود اور رایگان ہوتی جاتی ہیں اور جن جن قوموں کے لوگ  
 اوس سلطنت کی رعایا اور تابع ہیں اونکی ترقی احوال کی تدبیریں عمل میں لاتے ہیں حکام  
 سلطنت عثمانیہ کا جی چوٹ جاتا ہے چنانچہ اوس قسم کے جنگ و جدل جو چند عرصہ کے  
 بعد ایک ایک بار حادث ہوا کرتی ہے فی الحال یہ مشرقی ممالک بیضان میں رہتا  
 سلطنت سنیہ عثمانیہ میں یہ خانہ جنگی اوہنین خانہ جنگیوں میں سے ہے جنگی آتش اور  
 بادشاہان ممالک غیر کی طمع ذاتی سے اور حاسدن کے حسد موروثی سے ہوتی ہے  
 خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی میراث قدیمی (یعنی جزو سلطنت حضرت سلطانِ م  
 (خداوندِ ملک و سلطنت) فرنگستان میں ہے اوس پرورش کرنے کے لیے حضرت  
 سلطان کے دشمنوں نے (جس پرورش کا معلوم ہوتا ہے اوہنون نے غم باختم  
 کر لیا ہے) اوس سلطنت کے انتظامات درونی کی مشکلوں کو نہایت اچھا موقع اور

مختتم سمجھ لیا ہے اور یہ خیال کیا ہے کہ حضرت سلطان خدایہ ملکہ و سلطنت کی حد  
سلطنت پر پورش اور اپنے مطلوبوں کے حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر موقع  
نہیں ملنے کا بہر کیف جاہی مسرت ہے کہ سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم  
نہایت قدر تمند اس بات پر ہے کہ اپنے ممالک محروسہ میں امن چین کو قایم و  
برقرار رکھے اور جو کوئی اس کے فرمان واجب الاذعان سے سر نہیچے کرے  
اسکی تنبیہ و تادیب واجب عمل میں لائے اور یہ بھی جاہے مسرت ہے کہ  
ارکان دولت سلطنت عثمانیہ کے حسن تدبیر اور استقلال اور آزر م خویان اور  
بادشاہان ممالک بیضان کی وادائی اور نصفت شعاریان اور ممالک مغربی کے سچے  
غیر متعصب مدبروں کی بلند نظرانہ سعی و کوششیں درپے اسکے ہیں کہ اس آتش جنگ  
و جدال کو اون حدود کے باہر جان و واب فروزان ہے پہلنے مذین اور اسکی  
خونریزانه مضرتوں کو اونہیں لوگون میں اور اونہیں صوبجات کے اندر ہی محدود کر دینا  
جنمیں وہ ہیں مگر جاہے تاسف ہے کہ مثل اگلے بلواؤن کے اس بلوے میں  
ہے (جسکی آتش منتہ اقوام خارجی کے اشتعال سے ہے مشتعل ہوئی ہے)  
وہی اقوام خارجی اسباب حرب و ضرب اور صلاح و مشورہ اور جان و مال سے بلوائیوں  
کے معاون و مددگار ہیں اور یہی باعث ہے کہ یہ بلوا اتیک جاری ہے اور جن طرف کش  
اہل پیشہ اخبار نویسوں نے صوبجات سرودہ (یعنی ضرب) اور بلغاریہ میں قوم چرکس و  
باشی بڑوک کے ظلم و ستم کے احوال پر ملاں کی تفصیل مبالغہ کے ساتھ لکھ لکھ کے  
اقوام ساکنین ممالک بیضان کے شعلہ غیظ و غضب کو ترکیوں پر بڑی بلند گرائی کے  
ساتھ مشتعل کر کے اپنے مطلب کو قریب الحصول کر لیا ہے اور جن اخبار نویسوں نے



اس امر کو کہ مدبران سلطنت عثمانیہ کو اس سلطنت کے باجگزاروں اور رعایا کے کس بے انتہا درجہ کے حرکات ناشائستہ اور غضب انگیز سے اشتغال خاطر اور بے چنگلی ہوئی ہے اور ان باجگزاروں اور رعایا سے کیسے کیسے افعال پر نفرت و نفرتین صادر ہوئے ہیں عداً و قصداً قلم انداز کیا ہے) خود انہیں اخبار نویسوں نے تصدیق اس بات کی کی ہے کہ بادشاہان ممالک خارجیہ بخلاف ورزی قانون باہن الا قوام اور مخالفت صلح و آشتی فیما بین سلاطین ممالک بیضان کے (حکمی مضبوطی بذریعہ عہد و پیمان قدیم کے ہے) اس جنگ میں سرگرمی کے ساتھ علانیہ شرکت رکھتے ہیں یا نہ ہم مسلمانوں کو اس امر کا دریافت ہونا خاصاً باعث تسکین و تسلی ہے کہ ایسے ایسے واقعات و حادثات کی فرد کرنے کے لیے اہل اسلام کی بہادری اور اسلام کی مدبری میں کچھ کمی نہیں ہے اور اگرچہ اس اونیسویں صدی عیسوی کے زمانہ میں حال کے لوگوں کے طریق معاشرت اور طور اطوار پر نظر کر کے اور اس اونیسویں صدی کے اواخر میں فرنگستانی لوگوں میں جن جن ترقیوں کی دھوم مچی ہوئی ہے اوپر لحاظ کر کے اس بات کی امید جو مسلمانوں سے سچی کہ انہیں بھی ویسے بادشاہان نامدار والا اقتدار جیسے حضرت سلطان بایزید و حضرت سلطان مراد و حضرت سلطان محمود اناراد برہاسم زمان سلف میں گزرے ہیں پیدا ہونگے وہ حاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کے ترکیبوں نے جیسے وہ برابر کرتی آئے ہیں بڑی بڑی مشکلوں اور محالوں کا سامنا کر کے میدان جنگ میں پے درپے ظفریابی و فیروزمندی قابل تحسین حاصل کی اور ممالک فرنگستان میں اپنے قدرت و جلالت اور شان و شوکت بادشاہانہ کی شہادت پونہ پائی ہے اور رعایا سے باغی کا حال تو مسلم الثبوت ہے کہ انہوں نے

اپنی سخیف حرکتوں سے مددگاروں کو بھی متفرق کر ڈالنا ہے اور یہ ثبوت کو پونچھا یا ہے کہ اونکو اپنی قوت بازو سے تو فرمان سلطانی کی مزاحمت کرنے کی رغبت ہے اور نہ سکوت اور نہ صف معرکہ میں مقابلے پر ثابت قدم رہنے کی طاقت ہے اور نہ قدرت اسپر ہی بعض لوگ ایسے ہیں جو اس خباک کو از خود اختتام ہو چکے اور آتش فتنہ کو خود بخود منطفی ہونے کیا دین گے بلکہ مارہ تعصب و اختلاف مذہبی اور عداوت قومی کو مشتعل کر کے یہی چاہتے ہیں کہ ایک عام خباک و جدال برپا ہو جاوے جسکا مال کیا ہو گا کسی فرد بشر کو پہلے سے معلوم نہیں ہو سکتا اس پرانی بحث و تکرار سلطنت مشرقی کو اختتام میں پونچھانے کے خیال سے متعصبانین ہی و ملکی کیا کیا نہ لا طائل مضروبے اپنے ذمہ نون میں لڑا رہے ہیں الغرض اس متبرک سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم کی بالفعل یہی کیفیت ہے جو مذکور ہوئی اور اس سلطنت کے ساتھ تمام جہان کے تمام مسلمان بالطبع ہمدومی و دوسوزمی کے شریک ہیں کیونکہ حضرت سلطان اعظم و شہنشاہ معظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو قاطبہ اہل اسلام خادم حرمین شریفین اور حامی دین اور عتبات عالیات کی محافظ و آئین سمجھتے ہیں خلی قیام دولت اور بقائے سلطنت کے لیے جمہور اہل اسلام پر دعا خیر کرنی واجب و لازم ہے اور سب سے بڑے یہ بات ہے کہ مخالفت دین اسلام میں عیسائی ملکوں میں جو کچھ جوش و خروش ہو رہا ہے میں اس سے نہ صرف یہ کہ اہل اسلام ہر متنفس کے اطمینان دلی میں خلل واقع ہوا ہے بلکہ تمام سلاطین اہل اسلام کو اونکے اپنے اپنے حقوق و مقبوضات کے حفظ و سلامتی کے بارے میں اور تمام رعایاے اہل اسلام کو (جس کسی جگہ کے باشندے ہوں) اونکے دین و

مذہب کے باب میں عموماً اور انکی شرع شریف کے احکام کی اتباع اور نفاذ کے  
 باب میں خصوصاً (جہان جہان کہ اونکو اب یہ باتیں بخوبی حاصل ہیں) تشویش  
 اور دھوکا پیدا ہونیا لا ہے ایسے نازک اور باریک وقت میں جب لامحالہ بڑے بڑے  
 واناؤں کی دانائی کام نہیں کرتے اور سلیم الفہم اور حلیم الطبع لوگوں کو بھی جوش  
 نقصب مذہبی مادہ اعتدال سے منحرف کر سکتا ہے) امناء دولت حضور عالیہ  
 کی رفتار نصفت ہنجار ایسی پسندیدہ و سنجیدہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان اس کے  
 سنت پذیر اور شکر گزار ہیں چونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو سبب اسکے  
 کہ اونکو بذریعہ سفر حج و زیارت اور عموم سیر و سیاحت کے اور علی الخصوص حضور  
 عالیہ کے محبت گستر اور دانش پرورد بران سلطنت کی عطا کی ہوئی ڈاک اور تار بقی  
 اور کاغذ اخبار کے ذریعے سے صحیح خبریں جلد جلد پہنچنے کی سہولت و آسانی  
 حاصل ہے اسلئے اہل اسلام کی اور اور ریاستوں کی رعایا کی نسبت یہ لوگ زیادہ تر را  
 صحیح دینے قرار دینے کی حیثیت اور قابلیت رکھتے ہیں پس اس بات کو ہرگز  
 بھول نہیں کہ قوم انگلش کی صلاح و مشورت و حمایت و اعانت کے سبب سے  
 سالماے دراز تک سلطنت سنیہ روم نے اپنے حقوق کو اطراف و جوانب  
 کے ضمیموں کی دست اندازی سے محفوظ و مصون کہا ہے پس باوجود مشکلات و ٹوٹو  
 سلطنت روم کے (جو بلاشبہ جلد دفع ہو جائینگے) ہلکو ہر وسابہ کہ سلطنت انگلشیہ  
 حسب طرح برابر عمل کرتی آئی ہے اپنے قدیم شیوہ اتیلاف مابین الاقوام کو مطمح نظر رکھ کر  
 اب بھی اس بات کی نہایت نگہداشت کر لگی کہ حضرت سلطان روم خلد اسد ملکہ و سلطنتہ  
 اور محاکم بیضیان کے مسلمانوں کے حق میں (اگر رعایت بھی نہو) تو کوئی امر خلاف

شیوہ انصاف پرستی اور راستبازی نہونے پائے اس جنگ و جدال کا اخیر نتیجہ جو کچھ  
 ہوا اور قوم ترک کی اپنی ذاتی قوت پر اور نیز اس قوت پر جو تمام سلطنت عثمانیہ سے  
 اس قوم کو حسب الحکم اور حسب طلب اسکی حاصل ہو سکتی ہے ہمارا ہر وساء اور اعتماد جو کچھ  
 ہوا اور خداے دانائے مطلق پر جو بلاشبہ و شک ہمیشہ اور ہر حال میں غالب کہنی والا  
 حق کا ہے ہمارا توکل کامل اور اتکاے کلی جو کچھ ہوا اور خداے عزوجل نے ہمارے  
 حضرت خاتم المرسلین صلعم پر اپنے بندوں کے لیے جو دین متین دیا ہے اسکی  
 آخر انجام کے باب میں ہمارا محکم اور مضبوط عقیدہ اور ایمان جو کچھ ہو مہذا ہم رعایاے  
 اطاعت گزین کو جادۂ راست بازی سے منحرف ہونا ہوگا اگر ہم حضور عالیہ اور حضور عالیہ  
 کے امنائے دولت اور عموماً حضور عالیہ کے رعایاے برطانیہ کی رفتار و کردار سابقہ  
 حال نسبت حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے اظہار احسان مندی دلی اور  
 سپاسداری قلبی سے قاصر رہیں نظر برین حالات ہم مسلمان رعایاے اطاعت گزین  
 متنبی ہیں کہ حضور عالیہ کی وفور عنایات رعایا پرورانہ سے حضور عالیہ کی بارگاہ سپہیاں گاہ  
 میں ہمارا یہ محقق اظہار شکریہ قلبی ذروہ اجابت کو پونہچے زیادہ آفتاب دولت و اقبال  
 ملک جاہ و جلال پر تابان و درخشان ہے \*

جو عرضی کہ مسلمانان الہ آباد نے بحضور جناب ملکہ معظمہ روانہ فرمائی ہے نقل اسکی بھیجیہ  
 درج ذیل کرتے ہیں \*

## نقل عرضی اہل اسلام الہ آباد

ہم اہل اسلام رعایاے ملکہ عالیہ جو بود و باش اس ملک میں زیر حکومت جناب ملکہ ممدوحہ کے

رکتے ہیں عمدہ عمدہ اور لایق لایق اراکین سلطنت مذکور کی کارروائیوں کا جو حکمت عملیوں  
 سے دربارہ نفع سلطنت ترکی روم خدا اللہ ملکہ و سلطانہ کے ہوئیں دلی شکر یہ ادا  
 کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ایسے عمدہ طبایع و فضایل کے لوگ اکثر ہندوستان میں ہیں  
 جو ہم رعایا کے مسلمان ممدوح کی دل آزاری اور خاطر شکنی کو سراسر مذموم اور بڑا اظہارِ حق  
 ہیں اگرچہ بعض وحشی درندہ و خونخوار مذہبی ملک و حکمت کے خواستگار نا عاقبت اندیش  
 بھی ہیں حالانکہ ساری دنیا اس کیفیت سے خوب واقف ہے کہ سلطنت ترکی روم  
 ایک مذہبی سلطنت ہے اور سلطان تمام اون ملکوں کے سلطان ہیں جہاں مسلمان  
 ہیں یعنی تقرباً تمام ایشیا اور افریقہ اور اوس حصہ یورپ کے جہاں کہ وہ حکمران ہیں  
 پس ساری دنیا کے مسلمان سلطان پر جان نثار ہیں سلطان کی بدخواہی اور ضرر رسانی  
 میں سارے مسلمانوں کی بدخواہی اور مخالفت و دشمنی ہے وہ لوگ جو سلطان کو امام  
 دین اور خلیفہ اور پیشوا جانتے ہیں کیونکر اونکے نقصان اور ضرر پر تحمل اور سکوت کریں گے  
 نہیں ہرگز نہیں سلطان کے ضرر و نقصان کی حالت میں ساری دنیا کے مسلمان کو مسلح ہونا  
 پڑ چکا اور اونکے دشمنوں سے دشمنی کرنی پڑ گئی اس لیے ہم اپنی وانا گورنمنٹ جناب  
 ملکہ عالیہ کے اراکین سے التجا کرتے ہیں کہ وحشی درندوں نا عاقبت اندیشوں کے  
 اصولات ناپسندیدہ کی سماعت نفرا دین اور ہم دل شکستوں کی دل شکنی گوارا نہ کریں  
 اور اپنی قایم حکمت عملی پر قائم رہیں خدا او کو خوش کامیاب رکھے غیر قوموں میں سے  
 بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ترکی روم کی سلطنت سراسر اسلامی ہوتی تو جنگ کریمیا  
 وغیرہ میں عام مسلمان کیوں سکوت کرتے یہ خیالات اونکی بیہودہ و باطل بینشاید آثار  
 حرکات زمانہ کے ادراک سے بے بہرہ ہیں پہلے ہی تو سرویہ نے سروٹھایا اور اسکی

سرکوبی ہوئی تھی فرنگستان نے کیوں نہ مزاحمت و مداخلت کی وہاں اب قومی پولیٹیکل کی کارروائیاں  
 بڑھتی جاتی ہیں اور یہ ہوا یورپ ہی سے چلی ہے جس سے اب ایشیا و افریقہ کے میدان میں چلے گئے ہیں  
 یہ روسیوں نے قوقند و وسط ایشیا میں جو کچھ کیا اور کرتے ہیں وہی ترکوں نے مشرقی یورپ و افریقہ میں کیا  
 + سبجان اللہ بعض بیوہ عورتوں نے محبت اسلام کے شوق سے مجاہدین لشکر اسلام کی معاونت میں کئی  
 روپے کے زیور جلیاد و فروخت کر کے بضاعت چندہ میں دیا یہاں تک کہ خاکسارانِ ممبئی نے ایک روز  
 جو کچھ گدائی سے اونکو دستیاب ہوا اوسکا زلف حضرت سلطان و م کے سفیر محرم ممبئی کو لے جایا کر دیا  
 حمیت اسلام اور حرارت دینی اسے کہتے ہیں اگر ہر شخص ساکن ہندوستان کہ شمار میں جا کر پڑوسے  
 زیادہ ہیں اپنے اپنے جان مال و دم و قلم سے حمیت اسلامی اور ہمدردی قومی کو کام میں لاویں تو  
 داخل صواب جمیل و اجر جزیل میں شامل ہوویں ورنہ لاجناب بوعلی فطرت ارسطو حکمت معالج امراض  
 ظاہر و باطن حکیم محمد باقر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جو چالیس برس سے ساکن ممبئی ہیں و راقم  
 آثم کے والد ماجد سے اتحاد و برادرانہ رکھتے ہیں اپنی دارالشفاعے یونانی سے فی سبیل اللہ واسطے  
 محرومان غازیان اسلام کے مرہم عثمانی قریب چالیس برس کے ترتیب دیکر دس صدق و قون میں بطرف  
 اسلام بول و انہ کیا اور جوابیات اون صدق و قون پر لکھے گئے اونکی نقل واسطے ناظرین کے ذیل میں ہے

### اشعار

حکیم ممبئی بابت زمارستان یونانی  
 و ہمداروی پاک اور اکہ اودار و مسلمان  
 بخون دل و آب چشم مرہم ساخت عثمانی  
 فرستادہ بدہ صدق و قون نزد ظل سبحانی  
 کہ مرہم ہر مہمات ست اسم عظمت دانی  
 تصور نفی اعدائست و اثبات سلطانی

بحمد اللہ بعت از توفیق ربانی  
 خود از دارالشفاعے وقف رضائی ساکن  
 زہر غازیان جان فدای دین احمد را  
 برای زخم شمشیر و گلولہ نافع این مرہم  
 نگین اسم اعظم ہمت تو کرد و دوست  
 ہر دم لا الہ الا الحمید و روشنا آباد

نصو رکن رسول اللہ را در ذات یزدانی	نصو رشیخ الاسلامت مکن و نفعی اثبات
کہ سلطان بادشاہت با وزنگ جہانبانی	خداوند الحق آل اصحاب رسول اللہ
توئی شاہ سلیمان تخت و مہج سلیمانی	قبول باکھ بادا بحق آل معصیبر

اسی طرح شہر لندن میں ڈیوک آف سدرلینڈ صاحب بہادر نے ایک کیا مٹی مجروحان سپاہ ترک کی اعانت کی مقرر کی ہے بعضوں نے دس ہزار بعضوں نے پانچ ہزار سپاہ اس میں دیے ہیں لاکھوں روپے جمع ہوتے جاتے ہیں چنانچہ ماہ گذشتہ میں جہ ہزار مکمل اور چار ہزار اسپینہ لحاف اور بانائی لباس و موزہ و عثمیہ زخمیوں کے لیے سلام بولی کو بھجوا ہے بین الغرض عرب و عجم و مصر و عراق ہر ایک طرف سے اہل اسلام کی اعانت جاری ہے مگر یہود و نصاریٰ جو سلطان سے اور سلطان کی رعایا اور ملک سے کچھ مطلب کہتے ہیں اس میں اس وقت اپنی محبت جانے کے لیے ادا کرتے ہیں ۔

## ملک روم شام کی کیفیت و نقشہ

سلطان روم کا آدھا ملک ایشیا میں داخل ہے اور آدھا یورپ میں شامل ہے جس طرح کہ روس کا ہے ملک افریقہ میں بھی سلطان کی عملداری میں بڑا ملک ہے اول یورپ ترکیہ کا بیان ہوتا ہے ملک یورپ ترکی یعنی روم اس کے اوتر و چم کی جانب بلاد اسٹریا و کین کی طرف ملک یونان یعنی گریس اور بحیرہ مارمورا اور یورپ کے سمت بحر الاسود و بلاد روس واقع ہے طول جہ سو میل اور عرض چار سو میل مربع سیل تین لاکھ باشت ہزار ایک کڑوڑ پنچاون لاکھ دار السلطنت کا شہر قسطنطنیہ جس کو اسلام بول یا استنبول کہتے ہیں اس ملک کو ساحل دریا خوب ہے اکثر خلیج تو نک کھاڑیاں جزیرے سبکی ملحق ہیں



سرحد شمالی کا ایک حصہ کوہ کارمپٹن سے بنتا ہے اور کوہ ہمیں اور بالکل اس ملک میں  
 شرق سے غرب تک گذرتا ہے اور مختلف سمتوں میں جا بجا ٹیکریان دکھائی دیتا ہی  
 دریا سے ڈنیوب میں اکثر یہاں کی ندیاں ملتی ہیں آب و ہوا معتدل مندرجہ فرمای  
 معنیات کئی قسم کی یہاں میں مگروں یا خوب کثرت سے نکلتا ہے زمین زراعت کو لائق  
 مواشی بہت پائے جاتے ہیں ریشم شہد موم افراط سے یہاں پیدا  
 ہوتا ہے باغات میوہات افراط سے خصوصاً گلاب اور اسکا عطر سب جہنم  
 یہاں سے جاتا ہے باشندے دیانت دار ولاور مدتی ہوتے ہیں دلاکھ  
 قوم فوج ترکی یہاں ہے سلطان البرین و خاقان الحبہ بن سلطان عبدالحجیب خاقان قصہ  
 روم خود مختار فرمان روا سے سلطنت ہیں اسکو شہنشاہ پورٹ کہتے ہیں قوم سکلیوینا  
 و لیشیا ارمینیا تمام یہاں کے قدیم باشندے ہیں اس ملک کے تمام بڑے  
 علاقے اور ضلع گیارہ ہیں اور ایک سو تعلقے ہیں بڑے ضلعوں اور علاقوں کے  
 نام رومیلیا تحصیل البینیا بلگیریا سرویا بوسینیا کرویشیا  
 مالدیویا و لیشیا وغیرہ خبا و البات کہتے ہیں خلیج سلونی کے کنارے پرشہ  
 سلونکی بڑا بندر اور تجارت میں بڑا مقام مشہور ہے بحر الاسود کے کنارے پر  
 و آرنابڑا بندر ہے علاقہ بلگیریا کے دکن جانب شمال بڑا قلعہ بند شہر ہے دریای  
 ڈنیوب پر سالسٹریا بڑا شہر اور قلعہ محکم ہے اور شہر اوڈیا یا نوئل اس سلطنت میں دوم درجہ  
 کا شہر ہے قبل فتح قسطنطنیہ کے ترکوں کا پای تخت تھا ماسپودار کے کئی زمیندار  
 امیر و لیشیا اور زار کے علاقہ کے سب امرا سلطان کے خراج گزار ہیں اگرچہ روس کی  
 سرحد میں رہتے ہیں بوکارلیٹ و لیشیا کا قدیم دار الحکومت ہے سوائے انکی شہر سوفا

گتاری فلیپینو سب با سنسرای بالیس رود و ستو گالائیس یا بنار سچوک وغیرہ آباد ہیں  
تجارت اور صنعت گری کا کام خوب چلتا ہے اب ملک شام ترکیہ کی حقیقت  
سینے یہ ملک حصہ ایشیا میں داخل ہے اوسکے اوتر کی جانب بحر الاسود بحیرہ کی جانب  
خلیج دریا کے شور و کن کی جانب ملک عرب اور یورپ کی جانب ملک ایران ہے  
طول میں سات سو ساٹھ میل اور عرض میں سات سو پچاس میل ہے یہاں کے باشندے  
ایک کروڑ بیس لاکھ ہیں اس ملک میں سات ضلعے ہیں مثل ایشیا مینر اور سیریا یعنی  
شام ارمینیا پونٹیا فلسطین بیت المقدس کوہ طور و لادنگا حضرت مسیح علیہ السلام  
اور اسی کو بلاد شام کہتے ہیں یہاں کوہ تاراس آرات لبنان مشہور ہیں و حلب و قریہ  
وغیرہ نامی مذاہن اس ملک میں ہستی ہیں اور بغداد و بصرے کے تلے ہو کر خلیج فارس  
دریا کے شور میں گرتی ہیں و آن اور دیسی بڑے تالاب ہیں قوم عرب ترک وغیرہ  
یہود و نصاریٰ قدیم باشندے اس ملک کے ہیں نامی شہر ترمنا انتولیا انقورہ  
یوروشلیم یعنی بیت المقدس بصرہ طرابلس بغداد شریف حلب کنعان موصل ارض روم  
دیار کبر وغیرہ بڑے شہر ہیں قدیم شہر یونان اور نینوا اسی ملک میں تھا اسکے ملحقات  
بہت سے جزیرے ہیں او مین جزیرہ سپرس نہایت آباد اور خوشحالگاہ ہے یہاں تمام  
ترکستان اور جزائر میں سلطان البرین و خاقان الحبہ بن سلطان عبد الحمید خان کا عمل ہے  
اس ملک میں اکثر قوم بادیہ نشین ہیں اور ہر قسم کی تجارت کرتے ہیں یہاں چاول مکا  
شکر روئی اور کئی قسم کا میوہ بہت پیدا ہوتا ہے اور دسبے بارکیلون والے  
جنکی شال بنتی ہے بکثرت ہوتے ہیں بعضی کتابوں میں لکھا ہے کہ بلاد روم حبکو  
ترکی یورپ کہتے ہیں اٹالیاں رعایا سلطان دو کروڑ مینیسٹھ لاکھ اور بلاد افریقہ

سلطان کی عملداری کے اندر تین لاکھ آسٹی ہزار رعایا ہے نقشہ روم و شام کا آخر  
کتاب میں موجود ہے \*

## دار الخلافہ شہر بول کلیان

اس شہر کو قسطنطنیہ اور اسلام بول ہی کہتے ہیں زمانہ سابق میں بیزنسہ اسکا نام تھا  
اس شہر کا بانی اول بیزنس بادشاہ تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ سال  
پیشتر حکمرانی کرتا تھا اس شہر کو شمال کی جانب تین فضیلت بیم جا بجا شکستہ  
ہوا اس شہر کی کثیر الاختلاف فصل شتا میں اکثر یہاں بارش ہوتی ہے اور یہ موسم  
مدت تک رہتا ہے اور موسم خریف میں سمت جنوبی سے سخت سرد ہوا جاتی ہے  
یہاں موسم ریح و صیف اعتدال پر رہتا ہے بارش یہ شہر بادشاہوں کی جد  
وقال میں تباہ ہوا جب قسطنطنین اکبر روم کا بادشاہ ہوا سنہ ۳۳۰ عیسوی میں اسکو  
اپنا تختگاہ بنایا اور اسکو اپنے نام سے مشہور کیا پھر ۵۳۰ عیسوی میں ازسے سے  
خراب و تباہ ہوا دو سو بی بار پہر وہیں با اور کئی مرتبہ اعجام اور اہل بلغار وغیرہ  
نے اس شہر پر لڑائیاں کیں پہر ۵۳۰ عیسوی کے مطابق ۵۳۰ عیسوی کے میں سلطان  
محمد نے اسکو فتح کیا اور دار السلطنت اسلام بنایا جب اسلام بول مشہور ہوا یہ  
شہر آئیہے با سفرس پر دونوں کناروں کی جانب استما ہے طول بیس کوس اور  
عرض میں دس کوس ہے اس شہر کی تقسیم چار قسم پر ہے جبکا مجموعہ نام قسطنطنیہ  
ہے پہلا حصہ خاص اسلام بول اسمین بڑے بڑے مکانات اور قشلاقماے وسیع  
اور بڑے بڑے بازار اور مساجد کلان اور بڑے مینارے جنہر تانبے کے پتر

طلائی اور ذہبی کام کے جڑے ہوئے ہیں اور اوپر دو راستہ کے ایک قسم کا  
 برج بنایا ہے اس حصے میں سب سے بڑی مسجد جامع اباصوفیا ہے جو زمانہ  
 سلف میں نصارے کا دیوں تھا کہتے ہیں کہ معلم انتمیوس نے آٹھ برس کے  
 درمیان شاہ قسطنطین کبیر کے لیے بنا کیا اور سپر ایک قہ غظیم شان تھا جو ذلہ  
 سے گر پڑا بار دیگر اوکی چہت جدید طیار ہوتی ہے لیکن اسکی بلندی کو نہیں پہنچتا  
 کس واسطے کہ پھلے ایک گنبد تھا اب اسکی جگہ پر دو گنبد کلاں اور چہ گنبد جو رو  
 بنائے ہیں اور اوسمیں چوبیس شبکے روشنی کے لیے رکھے ہیں اور نیچے گنبد کے  
 کئی سنگین ستون اور بہت لطیف سنگ سماق و رخام کے واسطے استحکام عمارت کے  
 لگائے ہیں اور ہر ستون پر تاج کی تصویر کھودی ہے رواق نہ باب میں تانبے  
 سے منقوش نہایت زیبا اور منبر پر شان سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ ہے اور تمام اس  
 عمارت کی در و دیوار طلا سے منقش ہے جو سلطان محمد فاتح نے چو نے سے بند  
 کروا دیا تھا سلطان عبد المجید خان مرحوم کے زمانے میں وہ چو نہ نکالا گیا اور اسکی  
 مرمت اور تعمیر ہونے سے نہایت آراستہ ہو گئی زمانہ قدیم میں اباصوفیا کے درمیان  
 ایک ہیکل بزرگ تھا جو وقت و کھنسیہ مسلمانوں کے قبضے میں آیا انہوں نے  
 اسکو مسجد بنایا اور اس ہیکل کو توڑ ڈالا اور اب اس جامع مسجد کے آت میڈیک  
 نزدیک سلطان احمد کی مسجد جامع ہے اس کے چہ منارے بہت بلند ہیں  
 اور جامع مسجد سلیمانہ سب مسجدوں سے بڑی ہے اس کے ستون تیس گز بلند  
 ہیں اور سپر چار منار بہت بلند ہیں اور وہ اس مسجد کے شیخ الاسلام کے محلے کا  
 دروازہ ہے اور جامع مسجد عثمانیہ اور جامع مسجد سلطان بازید اور جامع مسجد شہزاد

اور جامع مسجد سلطان محمد فاتح اور جامع مسجد سلطان سلیم بہت بڑی مسجدیں شہر کی  
 شمار کی جاتی ہیں اور اس حصے میں کل مسجدیں تین سو چوالیس ہیں اور پانسواٹھارہ مدرسے  
 اور سو محلوں سے زیادہ خانہ شماری نوے ہزار کی ہے اور اسی حصے میں مقبری  
 سلطان عبدالمجید خان مرحوم و سلطان بایزید خان مرحوم و سلطان محمود خان مرحوم  
 ہیں۔ سنے بھی قابل دید ہیں اور تین سو حمام ہیں اور نین بڑے حمام ابامو فیہ اور حمام  
 محمود خان اور حمام بایزید اور حمام متصل قلعہ مشہور و معروف ہیں اور مسافر خانہ کئی ہیں  
 چنانچہ بڑا مسافر خانہ خان سنبل خان وغیرہ کا ہے یہ خاص مہر اور شام کے لوگوں کے  
 اترنے کے لیے جگہ ہے اور یلدرم کا مسافر خانہ جہان اہل مغرب ٹھہرتے ہیں  
 اور سوائے اسکے کئی مسافر خانے ہیں جہاں ہر ملک کے لوگ اترتے ہیں اور آرام  
 پاتے ہیں اور شفا خانہ کئی جگہ پر ہیں اور کئی جگہ میدان وسیع و لہزاہیں دھان اکثر  
 لشکر کی قواعد مہوتی ہے اور تمام میدان سے بڑے کے آت کا میدان ہے جو بڑا  
 کشادہ ہے اس میدان میں ایک ستون قدیم ہے ایک ڈال پتھر کا بنا ہوا بہت بلند  
 ستادہ ہے اور دو بے ستون بھی ہیں وہ تانبے سے بنے ہوئے ہیں  
 اوپر دو سانپ کی تصویریں کندہ ہیں وہ سانپ باہم لڑتے ہیں جب اہل اسلام نے  
 قبضہ کیا سانپوں کے سروں کو توڑ ڈالا اور جسم اونکا اتناک موجود ہے کہتے ہیں  
 کہ حکماء یونان نے اس طلسم کو واسطے دفع کرنے سانپوں کے بنایا تھا اور  
 محمود ثالث اسطوانی الشکل شیرینی تاش نام اسی میدان میں قائم ہے اس میدان  
 کے نزدیک ایک بڑا خانہ قدیم بنا ہوا ہے اس خانے میں ایک ہزار اور  
 ایک ستون ایک ایک پتھر کا تراشا ہوا بی جوڑ لگا ہوا ہے اور اسی حصے میں ایک

مکان بہت بڑا بلند طرف مشرق کی نمود ہے وہ مکان مجلس صدر اعظم ہے اور ایک مخصوص واسطے نشست سلطان کے بنا ہے اور قریب اس مکان کے ایک مجلس سلطان محمد فاتح کی ہے جس پر بڑی تفصیل محکم اور مضبوط ہے اس مجلس کے آٹھ دروازے شہر کی طرف ہیں اور دریائی طرف اس مکان کی درازی چھ ہزار گز ہے اور اس مکان میں ایک باغ و گلشن سیر کرنے کے لیے اور بعض عجیب و غریب جانور قسم وحشی سے ہیں اور دیو کی جانب ایک محل بنام گلخانہ ہے وہ بہت مکلف اور آراستہ رہتا ہے اور متصل اس مکان کے باب ہمایون ہے اور روبرو باب مذکور کے میدان وسیع اور اوس میں ایک قلعہ بزرگ قسطنطنین کبیر کے زمانے کا بنا کیا ہوا ہے اور اوس میں سلاح خانہ قدیم و عسیرہ اسباب رکھا ہوا ہے اس میں ایک دیوانخانہ بہت بڑا ہے اس دیوانخانے کی دیوار سنگ سخت سے بنی ہے اور اس پر عجیب و غریب نقشہ کدہ اور سونے کے پتریان اوس پر چڑی ہیں اور اس عمارت کے نزدیک ایک بڑی بلند عمارت ہے جس میں سلطان کا تخت مرصع رکھا ہے اور اوس کا نہایت ہی عمدہ کام ہے بڑے ترک اور حشمت کا مکان دکھائی دیتا ہے اور اس عمارت کے متصل شبستان شامی اور حمام سلطان سلیم ثانی جس میں بیس حجرے ہیں موجود ہیں اور اس مکان سے کچھ فاصلے پر خانہ سلطانی المشہور بہت کبیر اور عمارت دار الضرب و کتب خانہ و مال خانہ وقف وغیرہ عمارت کا رخانات سلطانی عمدہ عمدہ ہیں اس شہر میں بڑا بازار بازارستان نام کا ہے عمارت اس بازار کی سنگین اور نہایت خوش ترکیب ہے دروازہ اس بازار کے وقت معین پر کھلتے اور بند ہوتے ہیں اس بازار میں بڑے مالدار تاجر و سوداگر رہتے ہیں اور قیمتی ہتھیار اور عمدہ لباس و پوشاک یہاں فروخت ہوتی ہے

دوسرا بازار قلبی کا مشہور ہے یہ بازار بہت خوب اور مرغوب ہے اس میں دو سو دوکانیں نہایت آراستہ و پیراستہ ہیں اس بازار میں ایک کرسی نہایت خوب ایک چوڑا سنگین پر رکھی ہوئی ہے اکثر سلطان و مان اگر جلوس منڈاتی ہیں اور بازار کی سیر و تماشا کرتے ہیں اور اس بازار کے قریب ایک دوسرا بازار ہے کہ وہاں سیاہیون کا لباس بکتا ہے اور اسکے بعد جو اہر فروشوں کا بازار ہے پھر بازار جو چی خان ہے جہاں جوہری ہتے ہیں پھر ایک بازار پُرانے ہتیار بیچنے کا ہے اور ایک بازار میں موزے چرمی سوتی وغیرہ کئی اقسام کے ملتے ہیں اسکے بعد ایک بازار چار سو یعنی چوک کا آتا ہے کہ وہاں انواع و اقسام کی اشیاء چمن و فرنگ و ہندوستانہ وغیرہ دنیا کی موجود ہیں اور اس بازار میں نان پانی اور قنادان اپنی اپنی دوکانوں کو بڑی عمدہ طور سے مصفا بنا رکھی ہیں اکثر راستے و کوچے تنگ مگر نہایت پاک و صاف و مکانات خوش قطع و خوش منظر اور بعض مکانات میں خانہ باغ اور جابجا مساجد اور حمام خانے اور بڑے بڑے مکانوں میں پانی کی بھر جاری ہے اس بھر کا پانی نہایت شیریں اور ماضم طعام ہے اور اس نہر کا خزانہ شہر سے بارہ کوس پر ہے دوسرا حصہ شمال کی جانب اس حصے کو غلطہ کہتے ہیں دوسرا حصہ سے تھوڑے فاصلے پر درمیان سے دریا جاری ہے طول اسکا دو میل اور عرض آدھ میل اور جہازات سلطانی اور بڑے بڑے تاجروں کے کھڑے رہنے کی لنگر گاہ ہے اور دریا پر دو پل چوبی لوگوں کی آمد و رفت کے لیے بنائے گئے ہیں اور اسی حصے میں محازن مال تاجران اور مکانات بلند و کلاے فرنگ روس وغیرہ کے موجود ہیں اور ارمنی اور فرنگ کے دیول اور کرایہ کے مکانات مسافروں کے لیے ہیں



سیرتے ہیں بعض بعض کرایہ کا مکان دس قرش سے اسی قرش یومیہ تک ملتا ہے اور اس حصے کے راستی اور کوچے بہت صاف اور کشادہ ہیں تیسرا حصہ اس حصے کا نام بوزار ہے بحر اسود اور بحر امین دونوں دریا کے منہ یہاں ملگے ہیں طول اس کا ۲ میل اور عرض اس کا ایک میل دونوں کناروں پر مکانات پختہ و عمارات عمدہ ہیں اور بڑے بڑے محل عالی شان لطیف اور آراستہ اور مسافر خانہ نہایت پیراستہ ہیں بازار بڑے کشادہ اہل سرفہ سے بھرے ہوئے اور صناعت اور اسباب تجارت رکھے ہوئے موجود ہیں اس حصے میں عمدہ مکانات تو پچانہ سلطانی و جامع مسجد سلطان محمود و محلہ بکتابیہ و چراغان سدا وغیرہ قابل دیدی ہے آب و ہوا اس حصے کی نہایت پاکیزہ اور لطیف زیادہ ہے چوتھا حصہ اس حصے کو اسکو دار کہتے ہیں اسلام بول کے روبرو ہے اور اوسمیں بھی کئی مساجد اور مکانات عالیہ و باغات و بازار ہیں غرض شہر میں تیسرا شامان ولایت کے وکیل رہتے ہیں اس شہر میں مسجدیں ۶۷۹۲ مدرسے ۳۸۵۶ خانقاہ ۱۹۷۰ دریا کی نہرین ۱۲۰ قدیم محلے ۲۷۴۴ حمام خانے ۲۰۸ قوی گاہ ۹۹۱ عیسائیوں کے محلے ۳۶۸۷ یہودیوں کے محلے ۲۳۹۰ عیسائیوں کے دیول ۱۱۵۰ یہودیوں کے دیول ۳۵۰ اور ہمیشہ بارہ ہزار کشتی و جہاز لنگر گاہ میں نہایت

## فوج ترک بری و بحری

اس سلطنت ترکی کے سپاہی بڑے دلاور و جبار فوج دشمن پر خونخوار ہوتے ہیں ہمیشہ بڑے بڑے معرکے میں انہوں نے وہ دشمن کو ہاتھ دکھائے کہ شمشیر و منبوق و توپ کو اونکے چہین لائے یہ فوج ترک یورپ کی تمام افواج سے قواعد و انی میں

بڑے بڑے ملک تمام دنیا کی فوجوں میں بہتر ہے ترک کی جیوٹ و بہادری مشہور ہے و تہنوں  
 کی زبان پر مذکور ہے اور ملک دنیا کی عمدہ سے عمدہ اگر تو پہچانے ہے تو ترکیوں کا ہے  
 سلطان عبدالعزیز خان کی سپندرہ سال عہداری نے اور کوئی جدید فائدہ نہ دیا  
 مگر کل قوم جو اندر ترک و سرکشہ و چراگہ و عرب و بازاری بوزق و غیرہ کو اس وضع  
 کی نئی قواعد جنگ سکھلا دیے جو یورپ کے بڑے عقلمند بادشاہوں کے حاشیہ  
 خیال میں نہ تھی اور ان قواعد و ان قوم کی ردیف کا لشکر اس قدر ملک میں ہر دیکھا  
 کہ کیا ہے قاعدہ و ان کتنا ہی شکر غنیمت قابل پر لاوے تو تتر بتر کر دے اس وقت  
 ترک جو قواعد جنگ استعمال میں لاتے ہیں سو وہ پر و شہ کے قواعد جنگ کے ساتھ  
 نسبت نہیں کہتے قوانین جرمنی میں سپاہ وقت دہاوے کے ہیشمار چہج جاتی ہے  
 اور ضابطہ جدید ترک میں سو ہزار سپاہ اعدا کے مقابل پذیر ہواں حصہ سے کم سپاہی  
 رکھتے ہیں یہ قاعدہ دشمن کی مار سے بچنے کا ترکیوں نے بہت شایستگی سے ایجاد کیا  
 ہکو معاہدہ ہوا ہے کہ ترکیوں کی نئی وضع کی قواعد کی آزمائش اور اس میں کی قباحتوں کو  
 دفع کرنے میں حسین عونی پاشا مرحوم نے بڑی محنتیں اٹھائیں آخر ایک ایسی قواعد ایجاد  
 کہ وہ یورپ کی تمامی جمہوں کے اعلیٰ درجے کی کرنیوں اور کپتانوں کے تجربہ سے  
 الگ تھی افسوس اس قواعد کے اصلی نتائج (جواب سرویہ کے باغیوں کی جنگ سے  
 حاصل ہوئیں) دیکھنے سے تیس یا پینیس روز آگے حسین عونی پاشا نے وفات پائی  
 عمر پانچا فاح گرمیا و ب باسٹو پل ۱۸۵۴ عیسوی و یا ۱۲۵۹ ہجری میں قاصداں امر کے تھے  
 کہ صرب و جبل اسود کے وحشی عیسائی قوم کو مار کے سمجھاوے کہ روس اور مخالفان سلطنت  
 عثمانیہ کے فریب و فتور میں نہ آئیں لیکن اس چہرے کے ذیل میں اور حاسد ریاستوں کی

عام جنگ کا بند و بست آہستگی سے کرنا قرین مصلحت متصور تھا اب ترکی کے ارادے اور مخفی منصوبے جرمینوں اور روسیوں پر کھل گئے اور ارون ہتیاروں کے استعمال اور جنگاہ پر سپاہ کے بچاؤ کے طریق سے معلوم ہو گیا کہ یورپ اس جنگ سے چند منٹ آگے تک ترک کو غافل سمجھتا تھا اور فی الحقیقت یورپ غافل تھا اور ترک بہت ہوشیار تھے ترک کی فوج کی پھرتی اور کمینگاہ و قلعجات کو خالی کرانے کی گھات بھی صدید ہیں جو اب تک جرمینوں کی طبیعت واقف نہ تھی ورنہ وہ قلعہ بیرن پر جو فرانس میں واقع ہے نوے روز سے زیادہ دن تک غبارے مارے ہوتے اور جو سیدن میں سے نیولین کو پکڑ لیا تھا سو وہ کثرت فوج و توپخانہ پروشیہ کا سبب تھا چوسٹھ روز میں ایک چھوٹے سے لشکر ترک نے اون سڑکوں کو چھین لیا ہے جسے باغیان سروکیچ مدد و گات نے کی بڑی بڑی امیدیں تھیں آج کل حقائق نے وہ قوت بری و بحری سلطان کو عطا کی ہے کہ جسکے سامنے بڑا سا لشکر و شمن کا فوراً و اصل جہنم ہو جاتا ہے قوت لشکر بری جو کچھ سلطان کا لشکر اٹھایا رہا ہے حملہ تیرہ لاکھ سینتالیس ہزار یا سو اٹھ سو ارب پیدل نظامیہ اور بے قوا عدسیت موجود ہے اخبار دار الخلافہ قسطنطنیہ مورخہ ۱۷ محرم ۱۲۹۴ ہجریہ میں تختہ چھاپا ہے ترجمہ اوسکا بکسہ یہ ہے

شمار عساکر سلطان	فوج نظامیہ قوا	رویف نصف ۱	رویف نصف ۲	عد و توپ	جملہ
۳۵۴۸۳	۴۵۹۵۳	۴۲۰۴۵	۱۵۱۸۸۵	۱۸۲	۲۷۵۲۶۶
۲۰۹۳۴	۶۴۸۱۴	۵۲۹۷۲	۱۲۶۵۶۵	۱۳۲۹	۲۷۴۷۸۵
۴۴۳۳۲	۶۲۰۷۱	۵۳۷۲۸	۱۰۷۴۴۲	۸۴۹	۲۶۷۴۷۳

شمارہ کر سلطانی	فوج نظامیہ باقاعد	رویف صنف ۱	رویف صنف ۲	عدو توپ	مجموعہ
درجہ چہارم	۲۸۵۹۶	۷۳۲۹۸	۵۱۱۲۳	۷۷۰	۲۲۷۶۰۵
درجہ پنجم	۲۷۳۹۴	۳۶۶۱۱	۴۱۲۶۲۳	۲۱۵	۱۲۷۶۳
درجہ ششم	۲۱۸۴۵	۱۶۰۶۰	۱۹۱۹	۹۴	۵۶۷۷۷
درجہ ہفتم	۱۸۹۹۳				۱۸۹۹۳
رہسوا حل بحریہ	.	۱۹۲۰۰	۲۴۰۰۰	۱۲۰۰۰	۵۵۲۰۰
چوکیداران دریا	۱۷۱۰۲	.	.	.	۱۷۱۰۲
چوکیداران حدود	۷۰۴۴	.	.	.	۷۰۴۴
میزان کل	۲۳۰۶۲۳	۳۱۸۰۰۷	۲۸۰۴۳۰	۳۳۳۹	۱۳۲۷۵۰۸

قوت بحری بھی ملک روم میں از حد زاید ہے کہ ۱۵ آگبوٹ آہنی جنگی سلطانی اس صورت سے تیار ہیں کہ ہفت کام پڑے فوراً میدان جنگ میں مستعد ہوں ماسوا الزین دریا کے ڈنیوب اور بحر قزوین میں ۱۴ آگبوٹ جنگی پہلے آگبوٹوں سے ذرہ چھوٹے جو نو ایجاد ہیں موجود ہیں اور اون پر اتواپ قسم آرسٹرنگ چڑھی ہوئی ہیں اور شمار اتواپ و قوت وغیرہ ذیل میں مرقوم ہے آگبوٹ موسوم مسیوڈ پر چودہ ضرب توپ کلان چڑھی ہیں اور یہ آگبوٹ ۷۲۰۰ گھوڑوں کی قوت رکھتا ہے اور چار آگبوٹوں پر ۱۶ ضرب توپ اور قوت ۲۰۵۰ گھوڑوں کی کہتے ہیں اور سات آگبوٹوں پر ۸ ضرب توپ ۳۵۶۸ گھوڑوں کی قوت رکھتے ہیں اور سات آگبوٹ آگبوٹ کلان کے سوا اور آگبوٹ چھوٹے ہیں اور آگبوٹ نصرت پر ۱۱ ضرب توپ ہیں علاوہ ان کے اور

سندھ آگبوٹوں پر ۱۳۰ ضرب توپ چڑھی ہیں سوا اسکے سرکار عثمانیہ کے پاس  
 بہت سے آگبوٹ ہیں جن میں تین آگبوٹ بنا درمیں جنگی افواج لانے لیجانے  
 والے ہیں اور ان سب پر ۲۵۴ ضرب توپ ہیں اور پانچ آگبوٹیں قسم فرنگٹ  
 مسلح باتو اپ ہیں اور سات چھوٹے آگبوٹوں پر ۱۰۰ ضرب توپ رکھی ہوئی ہیں  
 چار اسکو آگبوٹ ۱۶ ضرب توپ والے ہیں اور آگبوٹ مجید یہ ۵ ضرب توپ جو ابھی نئی بنی  
 ہے اور ہمیشہ کناروں پر نگہداشت کو لیے پہنچی رہتی ہیں اور چار قسم پٹکوپیل کے ہیں ہر ایک پر ۱۶ ضرب توپ ہیں  
 اور تین آگبوٹ اور ہیں جو ہمیشہ دریائی دیکھ بھال کرتے ہیں اگرچہ یہ بھی جنگی ہیں مگر  
 اونپر توپیں نہیں اور ماسوا انکے تاجروں کے آگبوٹ کھان پر بھی سرکار عثمانی کا  
 حق ہے کہ حسبوقت درکار ہو کام میں لاوے اور آگبوٹوں تجارت میں سے ایک  
 آگبوٹ سسی بدری ٹیفوٹک ہے جو بہت بڑا ہے اور دو ہزار چار سو آدمی  
 اوپر سوار ہو سکتا ہے غرضکہ بوقت ضرورت دولت علیہ... ۱۵ ایک لاکھ پچاس ہزار  
 فوج بحری جنگی ہیں ان جنگ میں فوراً روانہ کر سکتی ہے

## ذکر سلطان عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکشانہ

دسویں شعبان ۱۲۹۳ ہجری مطابق ۱۳ گشت ۱۲۸۵ عیسوی کو تخت سلطنت پر جلوں  
 فرمایا تولد انکا ۱۲۸۵ ہجری میں ہوا ہے یہ سلطان دینداری میں اور زہد و تقویٰ اور  
 رحم دلی میں مجید زمانہ ہیں باوجود کاروبار سلطنت کے جب نماز کا وقت آتا ہے  
 فوراً مصطفیٰ بچا نماز ادا کرتے ہیں انکی والدہ نے آپکو نہایت صغیر سنی میں چھوڑ کر انتقال  
 فرمایا تھا سو تیلی مان نے آپکو پرورش کیا اور پھر چچا سلطان عبدالغریز خان مرحوم کے ہمراہ ملک

یورپ کی بھی سیر کی ہے زبان فرنج ترکی عربی فارسی انگریزی وغیرہ میں خوب  
 قابل ہیں جب یہ سلطان تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے کل رعایا نے بخوشی تمام مبارکباد  
 دی اور مولانا سلطان عبدالحمید خان خدا شد ملکہ و سلطنت نے اپنی قدیم رسم بموجب مسجد  
 ایوب میں جا کر نماز جمعہ کی ادا کی اور بعد نماز کے اسی روز ساتویں ستمبر ۱۲۶۷ھ عیسوی کو  
 سلطان کی مکر سے تلوار جو اہر نگار باندھی گئی اس سلطان نے وہ نئے قوانین ایجاد کیے  
 کہ جس سے رعایا خوش و خرم رہے اور لشکر سلطانی کی ترکیب اور عمدگی اور پستی اور قوت و  
 دانی کی طرف سلطان کو زیادہ خیال ہے اس سلطان نے تخت نشینی کے بعد سلطان  
 عبدالعزیز خان مرحوم کے متعلقین کو در ماہہ مقرر فرمایا سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کی  
 والدہ کو ۵۰ ہزار قرش حضرت نجابت لود و لتلو یوسف عزیز الدین افندی فرزند اکبر  
 سلطان مرحوم کو ۳۰ ہزار قرش حضرت محمود جلال الدین افندی کو ۲۰ ہزار قرش  
 حضرت محمد شوکت افندی کو ۱۵ ہزار قرش حضرت سیف الدین افندی کو دس ہزار  
 قرش صاحبزادیان سلطان مرحوم یعنی فاطمہ سلطان و اسماء سلطان و آمنیہ سلطان  
 دس ہزار قرش اور سلطان مرحوم کی ہر ایک حرم ثانیہ اور ہر ایک حرم رابعہ کو  
 پندرہ پندرہ ہزار قرش حضرت مولانا سلطان مراد خان افندی کو ایک لاکھ ۲۵ ہزار  
 قرش اور والدہ محترمہ سلطان مراد موصوف کو ۲۵ ہزار قرش حضرت صلاح الدین  
 فرزند مراد خان کو ۲۰ ہزار قرش و خدیجہ سلطان و فہیمہ سلطان صاحبزادیان سلطان مراد خان  
 دس ہزار قرش اور چارون حرم سلطان مراد ۶۰ ہزار قرش غرض جتنے لوگ  
 سلطان کے لواحقین تھے سب کو راضی کر دیا اور سلطان خدا شد ملکہ کی توجہ معاملات  
 سلطنت میں بدرجہ وافر ہے اور دن بدن سلطان کی دخل ہی بڑھتی جاتی ہے اور

دولت سے خوب ماہر ہونے میں بڑی کوشش فرمایا کرتے اور تقیّدات و محاطات جو اگلی زمانے میں فیما بین سلطان اور وزرا کے تھی سب برطرف کر دیے گئے اور اب سلطان وزرا کو اپنے حضور میں بٹلا کر اون سے مقدمات ملکی میں بحث کر دیتی ہیں جبکہ روسی کے پادریوں کے ہبکانے سے جو فتنہ و فساد ملک بلگیریا و بوسنیا و ہرزیگوینیا میں جاری ہوا اور نصارے نے اکثر مسلمانوں کو زندہ جلادیا تھا جب فوج ترک باشی بوزق و مان پونچی اور فتح پائی اونہوں نے بھی انتقام لینا شروع کیا بلا و صرب یعنی سرویا بھی باغی ہو گیا اور چارپس ہزار روس ہتیار بند انکی کمک کو آیا اور زر و مال سے امداد کی آتش جہال و قتال بٹک گئی جرنیل انھوں نے روسکا ہیان فوج سرویہ کا سپہ سالار بنا دوسری جانب مانٹی نگر و الی جل اسود نے کئی مسلمانوں کے ناک کان کاٹ کر جو رو ستم آغاز کر دیا ہر دو جانب لشکر سلطان وسطے انطاغے نائرہ فساد کے مع سنجق شریف روانہ ہوا اور وہ ایک رکت کا نشان ہے جسکا عنوان ہے

## سنجق شریف کا بیان

یہ نشان مقدس سبز تافتہ کا ہے اور چار لہا فون میں تافتہ کے ملفوف ہے اور وہ ملفوف ایک اور تافتہ کے خریطہ میں بحفاظت تمام دہرا ہوا ہے اور یہ نشان مطہر چار گز بلند می کا ہے اور حضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ کے دست مبارک خاص سے طلانی حروف سے اسپر کامل قرآن شریف لکھا ہوا ہے کسکو یا را ہے کہ خوبی و برکت و بزرگی اس نشان مقدس کی بیان کرے آثار شریف میں جہاں یہ نشان رکھا ہوا ہے اور بھی بہت سے تبرکات آثار شریف میں ہیں مثال نعل سپ شریف و دندان مبارک



آنحضرت و موسے مبارک و کمان و شمشیر مقدس وغیرہ موجود ہیں اور یہ نشان خاص حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا تیار کیا ہوا ہے اور کپڑا اس نشان مطہر کا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کا پردہ ہے اور وقت جنگ کرمیہ کے یہ نشان متبرک روانہ کیا گیا تھا جسکا ثمرہ و نتیجہ سب پر ظاہر ہے جب یہ نشان دار الخلافت کو واپس آتا ہے اس وقت سلطان اور وزیر اعظم مع رؤسا و عمائدین شہر پنج محل تک استقبال کرتے ہیں اور سلطان یا وزیر عظم اپنے سر پر لیے ہوئے مقام مذکورہ متبرک تک لاکر بجاوت قدیم رکھ دیتے ہیں چنانچہ سرویہ کی لڑائی میں یہ نشان باہر نکالا گیا تھا اسکی برکت اور کرامت سے اہل اسلام نے باغیوں پر فتح پائی جب یہ نشان میدان جنگ میں استیادہ ہوتا اسکے گرد اگر دو تمام سپاہیوں کا پہاڑ ہوتا ہے تمام سرداران فوج اسکے سامنے باادب دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور بوسہ دیکر میدان جنگ میں قدم دھرتے ہیں ہر چیز بدخواہان سلطنت اسلام تماشا دیکھتے تھے اور زمین یورپ سے سلطنت اسلامیہ کا نام و نشان مٹانا چاہتے تھے اور تمام سلاطین یورپ کو سلطان کا مخالف بناتے تھے مگر بادشاہ حقیقی نے اونہوں کا فریب اونہیں کے آگے کیا اور چاہہ کنہ چاہہ درپیش رکھا چنانچہ یکم ستمبر کو عبدالکریم پاشا نے اپنے کل عساکر الکنزائٹز کے روبرو جمع کر کے سرویہ پر بڑے زور سے ہجوم کیا اور تمام استحکامات اور قلعجات سرویہ کو جو جنوب مشرق کی طرف واقع ہیں سرکینے اور الکنزائٹز پر بھی غالب ہوئے اور قریب جات اطراف کو تباہ کر دیا یہ مجاہدہ و مقابلہ بہت سخت ہوا گیارہ گھنٹے تک کیسان لڑائی رہی اہل سرویہ کو یوری شکست اور بڑا نقصان ہوا اس فتح نمایان سے ترکون کے

حملے قلعہ الکزنائٹز شریف خبر ملتا تھا نہ سکا اور وہاں سے ہباگ کر لشکر لکلی کے  
 ساتھ جو اس عرصہ میں بلغراد سے آگیا تھا قلعہ کو بلغراد کے جو درمیان کرو جواتر و براہ  
 کے واقع ہے امن لیکر مقابلے پر کھڑا ہوا ترکیوں نے یہ دیکھ کر بڑی جرات سے  
 اپنا قدم بڑھایا لشکر سرویہ کا انتظام کمیت پر اس طور سے تھا میمنہ کی انتہا مغرب  
 قریہ سکواتر کے عقب اور شمال طرف اس قریہ کے مقام برسیلو و ترنگ تھے اس قریہ  
 نے مورادیہ کے کنارے جب مقام بلچہ کو جو بلند زمین پر ہے اپنے اختیار میں رکھا  
 تھا جسوقت مغربی رخ پر مقام بلچہ کے الکزنائٹز تاک لشکر سرویہ کا مسیرہ تھا ترکی لشکر کا  
 میمنہ مقام سبکہ کے قریب سے لیکر اسی راستے کے کنارے تک جو موصول اور  
 سنکو ترا کو جاتا ہے جنوب کی طرف تھا اور وہاں سے اونکے صفوف شمال مغربی  
 رخ پر دریواط سے سبیلیہ تک تھے اور مسیرہ جا کو فنی کے قریب تھا تو ٹری ویر  
 جنگ توپوں کے گولوں سے ہوتی رہی اتنے میں تین باٹریاں ترکیوں کی دو نیواٹر سے  
 آگے بڑھ کر آتشباری شروع کر دی اور سرویہ کی طرف سے بھی دو باٹریاں  
 مقابل آکر آگ برسانے لگیں غرض ایسی یہ دونوں سمت کے لشکر مشغول تھے دوسرے  
 افواج شمالی اور مشرقی سمت سے دبے پانوں آگے بڑھیں اور بڑی داؤ گنا سے  
 ڈیڑھ بجے کے وقت جنگ شروع کر دی اور آتش گولوں اور دھوین کا طوفان  
 آنکھوں کے سامنے چھا گیا آفتاب کی نظریہ آتش دیکھ کر خیرہ ہو گئی اوسنی بھی اسیاہ کا  
 برقعہ لے لیا میدان جنگ میں محشر کا نمونہ برپا ہو گیا ترکی لشکر کے گولے کے نشان گہروں  
 پر آتے تھے چند محلے تو ایسے خاک تر ہوئے کہ اس واقعہ کا حال کوئی بیان کرنے والا  
 وہاں غلاما پھر ترک باٹریوں کے آسرے میں آگے بڑھنے لگے اور مقابلہ کی صورت

حد سے زیادہ بڑھ گئی اہل سرو یہ یہ دھمکے گھر گئے دو گھنٹے کے بعد سرو یہ کی باڑیاں  
اپنا قدم جما کر بڑی شدت سے گولہ برسائے لگین مگر ترکون نے اوسکی کچھ پروا نہ کی  
دوسری طرف سے بند و قون کی بارش شروع ہو گئی اسی اثنا میں ایک بڑی آواز  
ہیبت ناک ہوئی یکایک آبادی اور واٹر میں آگ لگ گئی تو پون اور فلوں کی آواز سہی  
گوش سامعین بہرے ہوئے جاتی تھے قر یہ سکوا تر میں ہی گوسلے پڑے تھے لیکن  
اب تک آگ نہ لگی تھی ترکون کی آمد اور استقلال کو دھمکے لشکر سرو یہ میں دہشت بڑھ گئی  
اور تمام پلٹنیں ہبا گئے لگین ایک دسی کرنل جسکے زیر حکم دو پلٹنیں تھیں آگے بڑھنے کو لیے  
ہر چند پچارتا تھا لیکن کوئی سپاہی مارے دہشت کے آگے نہ بڑھا سرو یہ کے لشکر میں  
بیس جوان کے سوا سب ہبا گئے اوسوقت تک چند جھٹ اور باڑیاں اپنے  
کام میں مشغول رہیں اس عرصے میں تین پاشا کے گروہ آدھے میل بڑھ گئے عبدالکریم  
پاشا نے مسیہ کو اچھے طور سے مقام کرو تین کی طرف جو شمال پر اور واٹر کے بے لایا  
اور مہینہ کو ملے کے اطراف میں پھر تین گھنٹے شام کو بڑی شدت سے مقابلہ شروع ہو گیا  
رہتوں پر زخمیوں کا ہجوم تھا اور تباہ حال خستہ و خراب زمین پر پڑتے تھے شام کے  
چہ بجے تک تغیر نہ ہوا الا اس قدر کہ تھوڑی دیر تک متخاصمین کچھ دم لے لیں اس عرصے  
میں ترکی افواج اطراف کے ویدے پار ہو کر مقام باگارد و تر انسان تک پہنچی اور  
جنوب طرف صبح کو ترک چل دیے اور جو مستحکات شریف کے معلقہ میں تھے اوسپر  
قبضہ کیا الغرض جب شام ہوئی اہل سرو یہ اور ساکنین الکزنائیر نے پہاڑ پر آگ لگا دی  
اور او دہر ترکوں نے بھی روبرو السیابہی کر رکھا تھا غرض یہ شب بڑی خوف و ہیبت  
گئی پھر تمام دن یکسان مار پیٹ زد و کوب ہبا کر ہوئی اوس میدان میں دشمن کو دم نہ ہوئی

ہی جگہ نہ تھی پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ترکوں کی باڑیوں کی گرج سے جو ایک میل پر مین  
 تمام شہر اور پہاڑ کا سفینے لگے اور توپوں کے آتشیں شعلوں سے جہاڑ و پہاڑ سب  
 جلکر خاک سیاہ ہو گئے پہر پہاڑ پر سے ترکی شکر نے رفلوں کی برسات فوج سرویہ  
 پر برساتی اور کسیت میں جس طرح ہٹا کاشتے ہیں اسی طرح اہل سرویہ کے سرواڑے لگے  
 اور سرویہ کا تو پچانہ سرو ہو گیا اور بہت سی فوج سرویہ اس لڑائی میں ماری گئی اور  
 بعض اپنی جان بچا کر بھاگے اور ترکوں نے فتح پائی سلطان کا نڈرا نجیف نے لکسینج  
 سینار سے خبر تار برقی سلطان کے حضور میں اس مضمون کی بھیجی کہ اہل سرویہ نے  
 حسب وقت جانا کہ فوج سلطان قلعہ الکسینج کے شمال جانب حملہ آور ہونے والی ہے  
 تو موضع روسیل کے روبرو جو مراوانڈی کے قریب ہے چہرہ جمبٹ اور چوٹس میں  
 رکھیں تاکہ جو مدد حسین پاشا کے ہیں وہ لے لیں از انجملہ چہرہ پٹنیں حافظ پاشا  
 کے لشکر پر حملہ کر اراوہ سے پہاڑوں سے نمودار ہوں اور اسی طرح چہرہ جمبٹ  
 مع اتواب موضع اگروریہ سے سلامی پاشا کے لشکر کی طرف بارادہ حملہ آور آئے  
 اور شکر سے مقابلہ شروع ہوا عرض سپاہ سلطان نے وہ ہاتھ دکھائے کہ دو بارہ  
 رخ پیرا پیچے ہباگ گئے اس اثنا میں سن پاشا کی فوج بھی خوب باغیوں سے مقابلہ  
 کرتی تھی دمان سے بھی فوج سرویہ نے قدم کو پیچھے کیا اور ہباگے ۷۲ ستمبر کو ایک  
 لڑائی قلعہ الکسینج میں ہوئی ساڑھے چہرے صبح سے سرویہ کے ایک گروہ نے دو توپوں  
 سے شکر سلطان پر آگ برسانا شروع کی اور بعد دو توپچانوں سے سلیمان پاشا اور  
 حافظ پاشا اور عادل پاشا اور سلامی پاشا اور حسین پاشا پر گولے برسانے لگے اور  
 شکر سلطان نے دشمن کی بائیں طرف بحالت مجموعی یورش کی بازار حرب و ضرب

خوب گرم ہوا اسمین اکثر باغیان بد اعمال شیران اسلام کی تیغ بیدریغ سے لقمہ اجل  
 ہوئے اور شکست فاش پائی اور دم و بار بھاگے میدان جنگ دشمنوں کی لاشوں سے  
 بہر گیا تھا ازاجملہ اس لڑائی میں اکثر سردار روسی مارے گئے دشمن کی فوج قریب نہیں  
 کے تھی اور ترکی کی فوج نہایت قلیل اور سوقت حافظ پاشا کے لشکر نے فوج سرویہ کا  
 خوب مقابلہ کیا دونوں طرف سے گولے چلنے لگے اگرچہ اہل سرویہ میدان جنگ سے  
 بھاگتے تھے مگر جہاں موقع پاتے لڑتے تھے اور بڑی کوشش کرتے یہ حالت  
 شب کے دس بجے تک رہی مگر تمام شب لڑائی رہی صبح کے چار بجے دشمن کے  
 دو جمبٹ پیدل اور ایک جمبٹ سوار حافظ پاشا کی فوج یمن پر حملہ آور ہوئے پاشا  
 مذکور نے ایک جمبٹ سوار اور ایک جمبٹ پیدل اور بعض والنتیر کو مقابلہ کا حکم دیا مجبور  
 مقابل آنے فوج ظفر سوج کے بزولان سرویہ کے ہوش اوڑ گئے اور میدان سے  
 فرار ہوئے اور سلامی پاشا اور حسین پاشا پر اکیس پانچ فوج سرویہ نے ہلہ کیا مگر لشکر  
 ظفر پیر نے ایسا جواب دیا کہ فوراً اہل سرویہ پشت دکھلا کر میدان سے کافر ہو گئے  
 اور بڑی شکست فاش کھائی اور مردے اور زخمیوں سے تمام میدان بہر گیا تھا مگر پھر  
 سہر کے فوج سرویہ نے سلطانی فوج کے قلب اور یمن پر ہلہ کیا تاکہ راہ نسا فوج  
 سلطانی پر سد و دکر دین مگر دلاوران عساکر سلطانی نے وہاں ہی ایسی شکست دی کہ اکثر  
 کو واصل جہنم کیا حاصل یہ لڑائی بارہ گھنٹے تک ہوتی رہی اور بہت فوج سرویہ کی سپاہی سپاہ  
 ترکی کی قید میں آئی اور ترکوں نے اس لڑائی میں بڑی جواخندی دکھلائی سہنہ کے روز  
 الکسیناج پر ایک لڑائی ہوئی موضع میکوبادین فوج سلطانی پر سپاہ سرویہ حملہ آور ہوئی  
 جب فوج ترکی نے دیکھا فوراً آگ برسانی شروع کی سرویہ تاب مقابلہ نہ لاکر پس پڑا ہوا

اور قریب دوسو کے مارے گئے اور فوج سلطانی سے پانچ سپاہی شہید ہوئے اور  
 بہت سے اہل سرودیہ گرفتار کیے گئے اور اس فوج دشمن میں اکثر روسی تھے عبدالکریم شاہ  
 نے یون باب عالی میں تار بھیجا کہ سرودیہ کا لشکر سلطانی مورچوں پر حملہ آور ہوا تھا وہ تمام  
 لقمہ شمشیر اجل ہوئے اس لڑائی میں یہاں تک ترکیوں نے تلوار بجائی کوئی دشمن میدان  
 سے زندہ نہ جاسکا سب سپاہ دشمن کے الف قامت پر ایکٹ سرخی کا شمشیر آبدار سے  
 کسینچا اسی عرصے میں دو ہفتے کی مہلت کا قرار ہوا تھا چنانچہ روسیہ کے ایچی نے کہا  
 کہ ہم گنتے کے اندر خباگ موقوف ہوا اور کانفرنس یعنی مجلس شورا واسطے شرط  
 مصالحت کے بیٹھیں لیکن اہل سرودیہ نے چہ ہفتے مہلت کے درمیان پھر خباگ شروع  
 کر دی اور اپنا عہد و قرار توڑا۔ ۲۰ جمبٹ سے لشکر سلطانی پر حملہ آور ہوئے کہ فوج  
 سلطانی کو محاصرہ کریں اور راہ نش کو مسدود کریں اور مقامات عمدہ افواج سلطانی  
 قبضہ کریں پندرہ گنتے تک بازار محاربہ و مجاہدہ گرم رہا فوج ظفر موج سلطانی نے  
 ایسا مارا کہ شکست فاش کھائی اور ہباگ نکلے اور پانچ ہزار آدمی فوج سرودیہ کے  
 لقمہ اجل ہوئے دوسرے روز بھی ایک لڑائی ہوتی تھوڑی دیر تک سرودیہ لڑا کیے  
 جب شجاعان سلام کی شمشیر خاموش نہ دیکھی میدان سے ہباگ گئے اور ایک ہزار پانسو  
 کی طرف مارے گئے ۲۹ اکتوبر کو حافظ پاشا کا لشکر مقام قرمزی ٹپہ پر حملہ آور ہوا  
 اور سرودیہ والوں نے جو ایک مورچہ بنا رکھا تھا اسکو تھوڑی دیر میں فتح کیا اور  
 دس ضرب توپ وہاں سے عساکر سلطانی کے ہاتھ آئیں اور راستہ دشمن کا ویلکڑ  
 اور جونس کا بند کر دیا ۲۷ اکتوبر کو لشکر سلطانی نے حملہ کر کے پہاڑی کے مورچے  
 جو ویلکڑا کے روبرو تھے فتح کر لیے بعد فتح کرنے پہاڑ مذکور اکسیناج اور

جوش پر حملہ کیا اور جنرل فضلی پاشا کو یہ کام سپرد تھا کہ وہ اتواب کلان سے  
 الکسیناج پر گولہ باری کیا کریں اور اس عرصے میں تیس جمین سلطانی کو حکم ہوا کہ اوس  
 پل سے جو الکسیناج اور ویلکراڈ کے مابین ہے گذر جاوین اور دوسرے حصہ فوج کو  
 حکم ہوا کہ وہ الکسیناج پر حملہ آور ہوں اور فضلی پاشا اپنے کام یعنی گولہ برسائی میں  
 مشغول تھے آخر تاب مار نکلا کر دشمن ہباگ نکلے اور اسد راکتوبر کو فوج نظر فوج  
 قلعہ الکسیناج میں داخل ہوئی اور قلعہ اور شہر پر قبضہ کیا اور اوسے روز حملہ کر کے  
 ویلکراڈ کو بھی فتح کیا جنگ جبل اسود دسویں ستمبر کو درویش پاشا نے  
 بیگورٹیر سے تار برقی پر یہ خبر استنبول کو بھیجی کہ تبارج مذکور اڑبائی پلٹنیں ہول اور  
 پانسو لہٹیرز تو مورسا سے نکلے اور بیکر کی طرف کارہستہ لیا اس غرض سے  
 کہ جبل اسود کی افواج کا زور توڑیں اور وہر سے مخالف بھی خبر پاکر مقابلہ پر آئے  
 لڑائی شروع ہو گئی اثنائے محاربہ میں جبل کی امداد کو سہ ہزار آدمی کوئس اور  
 دو ہزار آدمی ویلیون سے پونچے اور سب نے ملکر فوج سلطانی پر حملہ کیا باجوہ  
 کہ فوج سلطانی سے طرف ثانی زاید تھے اور وقت ایسے لڑے کہ باغیوں کے  
 چمکے چوٹ گئے اسی اثنائے ایک پلٹن فوج سلطانی دوسری جانب سے آتی تھی  
 اونہیں جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ آگے فوج دشمن کی پڑی ہے وہاں سے پیچھے  
 پانون پھرے مگر جب یہ بات جبل اسود کے لوگوں نے سنی تو اوس پلٹن کا متعجب  
 کیا اول کی فوج سلطانی نے فوج دشمن کا پیچھا کیا جب دونوں طرف سے مار پڑنا  
 شروع ہوئی تو اہل جبل اسود وہاں سے فرار ہوئے کئی سو بندہ و قین اور سباب وغیرہ  
 اہل اہلام کے ہاتھ آئے ۲۲ ستمبر کو فوج جبل اسود نے عساکر سلطانی پر مقام لون بہ پیر



حملہ کیا مگر دلاورانِ سلطانی نے ایسا مارا کہ تمام سپاہیان بزدل پشت دکھا کر ہبا گے اور اکثر اونچین سے واصلِ جہنم ہوئے۔ ۱۰ اکتوبر کو درویش پاشا نے جبلِ اسود پر لشکر کشی کی اور اونکے مورچوں اور استحکامات پر قبضہ کیا اور بت سے باغیوں کو تہ تیغ کر دیا اور باقی پس پا ہوئے دوسرے روز دوبارہ لڑائی ہوئی بازارِ حرب و ضرب و قتال و جدال خوب گرم رہا مگر فوجِ باغی تاب نہ لا کر وہاں سے فرار ہوئی اور بڑے مستحکم مقام کو دشمنوں کے لشکرِ اسلام نے چھین لیا اس لڑائی میں جنرلِ جمال الدین پاشا مجروح ہوئے اور دوسرے روز جامِ شہادت نوش فرمایا دوسری لڑائی مقامِ کورش ملے پر سرویہ کے جنوبی کنارے ہوئی فوجِ سر دینے افواجِ سلطانی پر حملہ کیا لیکن تھوری دیر میں اپنی قذیم عادت کے موجب ہبا گئے تیسری لڑائی مقامِ گراہوروش اور ہودو کے درمیان مقامِ قصاب پر ہوئی احمد پاشا نے مقامِ مذکور میں ابلِ جبلِ اسود پر حملہ کیا اور فوراً اونکے مورچے چھینے اور دوسو سے زیادہ باغی مارے گئے چونکہ چہ ہفتے کی مہلت روس وغیرہ بادشاہانِ یورپ نے مانگی تھی اور سلطان نے چہ مہینے کی مہلت دی تھی اس لیے جنگ موقوف رہی اور مجلسِ کانفرانس میں مصالحت کی گفتگو شروع ہوئی.....

## مجلسِ مصالحت کا نفرانس

روس اور فرانس و انگلش و اسٹریا و پروشیا و اطالیا نے جنگ کے نامِ عہد نامہ سلطانی میں موجود میں جب ہمارے نے دیکھا کہ سلطان نے سرویہ و جبلِ اسود پر فتح پائی اپنے مختار وزیروں کو بھیج کر جنگ کی مہلت اور مجلسِ کانفرانس میں مصالحت کروائی

کی بنا ڈالی اور لارڈ سائبرری وزیر مختار لندن سے آیا گفتگو صلح کی اور شروط عہد  
 آغاز کیے چنانچہ ملک بلگیر یا مین انتظام کے لیے کسی پادشاہ نصارے کا لشکر ہے  
 اور ہماری پسند سے نصارہ گورنر و حکام منصوب ہووین اور سلطان ضمانت دیوے  
 کہ آئندہ رعایاے نصارے پر ظلم و تعدی ہونے پاوے غرض اس طرح اونیٹس طرز  
 و مہینے کے عرصے میں تیار کر کے پیش کیں اور کہا کہ تین جنین یہ سب شہر طین قبول ہو جائیں  
 سنیں تو ہم سب یوروپین بادشاہوں کے وکیل یہاں سے چلو جاوین گے سلطان نے  
 ایک مجلس اپنے دربار میں اکابران یہود و نصارے و ترک و عرب و عہدار و تجار وغیرہ  
 کی فراہم کی چار سو اشخاص و متمند و صاحبان عمدہ بزرگ جمع ہوئے درخواست مذکورہ  
 پر بحث ہوئی آخر سیہون نے بالاتفاق کہا کہ ہمارے وطن کی خود مختاری ان شروط کے  
 قبول کرنے میں قائم نہ ہوگی ہم سب سلطان کی طرف جان و مال سے حاضر ہیں کہ مردن  
 بہ عزت بہ کہ زندگانی بہ مذلت ہم آپ اپنے ملک کا بندہ و سبت کریں گے تب ہم تیار  
 وزیر سلطانی نے کہا کہ ہم چہ سو آدمی ترک تھے جب یہ ملک فتح کیا اب چہ لاکھ ہینگ  
 چہ شخص ہی ہم میں سے باقی رہیں اپنا ملک غیر کے قبضے میں نہ دیں گے آخر شاہ فکی  
 درخواستوں کی بنا پرانی سے انکار صریح کیا تب شہنشاہ روس نے اپنے سفیر متینہ  
 دار السلطنہ استنبول کو تاکید کی کہ سلطان روم کی کوئی ایک تجویز بھی خلاف تجاویز مجوزہ  
 شاہان یورپ منظور نہ کیجاوے اور اصل تجاویز میں کچہ ترمیم بھی نہ ہونے پاوے مگر  
 برخلاف اسکے شاہان یورپ کے وزیرون نے اور مدت مہلت کی بڑھا دی چنانچہ  
 مارچ کی پہلی کو وہ بھی ختم ہوئی وزراء اسے سستہ کے اخیر جلسوں میں یہ تجویز پیش کی گئی  
 کہ اب شاہان یورپ اپنی سب انتیس درخواستوں سے جو نسبت سلطنت روم کے

رکھتے تھے سو سلطان کے افتخار و خود مختاری سے خلاف تھے دست بردار ہوئے  
 اب فقط یہی دو درخواستیں ہیں کہ پانچ برس تک جو گورنران باغی صوبجات میں سلطان  
 کی طرف سے مقرر ہوں وہ سلاطین ستہ کی پسند سے مقرر ہوا کریں جب یہ دونوں  
 درخواستیں ہی پیشگاہ سلطانی سے نامنظور ہوئیں اور وزیران سلاطین ستہ کا بس کچھ یہ چلا  
 تب روس نے دیکھا کہ کوئی چارہ نہیں اور اپنی ابتدا سے منشا کا کوئی ثمرہ نہ پایا تو خیا  
 کیا کہ بعید از عقل ہے کہ ہتھیاروں پر صلح کیجاوے بہتر ہے کہ ترکوں پر چوڑ دیا جاوے  
 وہی اپنے ملک کا آپ انتظام کریں۔ غرض اہل یورپ کو کمال تعجب ہوا کہ تجا و جمیع  
 سلاطین یورپ یک نخت سلطان و م نے نامنظور کر دین بکا یک یہ طاقت سلطان کو  
 کہاں سے آگئی کوئی پوشیدہ سلطان کی مدد پر ہے یا فرانس و غیرہ ملی ہوئے ہیں  
 اونکی طاقت پر ہر وسہ کر کے ایسا جواب صاف دیا مجلس کانفرانس کا انعقاد  
 بے ثمرہ ہوا مگر اتنا فائدہ ہوا کہ روس اپنے حیلہ و مکر سے باز آیا اور دوسروں کے بھی  
 جو روس کے ساتھ باطن میں ملے ہوئے تھے پردے کھل گئے اور سبہوں کو بدخواہوں  
 کی و غابازیان ظاہر ہو گئیں۔ جس روز کانفرانس کی گفتگو ختم ہو گئی تو کو اغذات پر دستخط  
 کرنے کو جلسہ ہوا مگر اسمین سلطان کی طرف سے کوئی وکیل یا وزیر نہیں آیا بلکہ ہانک  
 نوبت پونہچی کہ نائبان دول یورپ نے چاہا کہ حضرت سلطان خدا سد ملکہ سے ملاقات  
 رخصتی کریں تو حضرت اعلیٰ نے یہ بات ہی منظور فرمائی اور کھلا بھیجا کہ اسوقت ملاقات  
 نہیں کر سکتے طبیعت عالی نادرست ہے جبوقت کہ آخر مجلس ہوئی تو سبہوں نے یہی فیصلہ  
 لکھا کہ سلطان کسی درخواست کو قبول نہیں فرماتی ہیں۔ حضرت سلطان المعظم نے بعد اختتام  
 کانفرانس کے یہ اشتہار شہر کیا اور اسمین درخواستیں کانفرانس کی نامنظور کرنے کے

اسباب بیان کیے جنکا اصل اصول یہ ہے کہ کانفرنس کے قائم ہونے کے قبل سرکار لندن نے جو شروط مجلس مذکورہ میں پیش کرنے کے واسطے مقرر کین تھیں اونپر نظر کر کے دولت عالیہ نے انعقاد مجلس کانفرنس کا اقبال کیا تھا مگر آخر کو اصل شروط درخواست کو اغذات تو گویا ایسی تھیں کہ ہرگز قابل قبول نہیں بلکہ اس سے دولت عالیہ کے عز و شرف میں فرق آتا تھا اور سرکار سلطانی کو اپنا عز و شرف قائم رکھنا ضرور تھا اس واسطے قبول نہ کیا اور کانفرنس کا کام بے ثمرہ ہونے میں دولت علیہ کا ذمہ نہیں اسی ہنگامے میں سلطان و ام ملکہ نے وزیر اعظم محبت پاشا کو کسی مصلحت ملکی کے سبب معزول کیا اور ادھم پاشا کو جوڑے عقیل اور آزمودہ کار میں وزیر اعظم مقرر کیا یہ صاحب نہایت خوبی کے ساتھ ملک انتظام رعایا کے رفاهیت کے کام انجام دیتے رہتے ہیں خبر ہے کہ پرنسپل والی سرویہ نے اپنا وکیل بارگاہ سلطانی میں بھجوا کر عفو تقصیرات چاہی اور سب طرح سے اوسکو معافی ملی اور تاریخ ۲۶ فروری ۱۸۷۸ عیسوی کو صلح ہو گئی اسی طرح نئی گور والی جبل اسود نے بھی سلطان کی خدمت میں وکیل بھجوا کر صلح کی درخواست کی قید بیان یہ کہ واپس دیے جو ملک و قلاع سلطانی شکر نے فتح کیئے تھے بغیر تاوان نقصان لینے کے واپس کر دیے اور جنگ کے قبل جو خراج گزاری اور عہد و شرط تھے وہی قائم اور برقرار رہے جنہوں نے درمیان میں آتش فروزی کی تھی وہ روسیہ ہو اب لندن میں جو وکیل سلطانی ہے اوسکے مکان پر جو جو قیود و نصرا آتی ہیں اور بارکبادی دیتے ہیں کہ خوب ہوا جو سلطان نے کانفرنس کی درخواست قبول نہ کی اور اپنی عزت و خود مختاری قائم رکھی اور روس کے فریبوں سے بچ گئے اور

دشمنوں کی غارت سے اپنی سلطنت اور رعایا کو محفوظ اور سلامت بالکرامت رکھا

## قصیدہ صنعت توشیح

نبام نامی سلطان البرین و خاقان البحرین خادم الحرمين الشريفین الخاقان ابن الخاقان  
سلطان الشرق و الصين مستحق سلطنت رو سے زمین امیر المومنین مولانا المعظم  
سلطان عبدالحمید خان بہادر دام ملکہ و سلطنتہ

لبیب عادل و باذل شہنشاہ دوران  
ادب ناظم نظم امور شہرستان  
عدو چو دید سرخو نہادہ بر فرمان  
ولیر صاحب شمشیر و گرز تویر و کمان  
لواے نصرت او سر بلند و فتح نشان  
مدام بہت درین دہرہ تا قیام جہان  
و منہ بد و برا عدا غصنفر غران  
امام کافہ اسلامیان جہان سلطان  
بصیر شکوہ شوی چون سکنہ دوران  
امور ملک تو محکم با اتفاق زمان  
روای خویش چو روبہ منش عدو برسان  
آلہ ارض و سما و حصار امن و امان  
محال عقل کہ گویم ثنائے شاہ شہان

سدا فاضل عالم مہ سپہر جہان  
طیب بزم دل خستگان مظلومان  
نواخت لشکر جبار آچنان عنازی  
ہار غنچہ فضل از چشمہ جودش  
اسیر سلفہ احسان او محب و عدو  
حدود مملکت او بسیط روز افزون  
یم جلالت او آبروی جوہر تیغ  
خالیگان چند او ند شاہ غمہ حمید  
نسیم فتح و زوہر پرچمت و ایم  
ہمیشہ از ہمہ شانہ جہانگیر شوی  
و منہ بزر شیران شکر انداز و  
دوام مملکت دار و از عنایت خود  
منم کمینہ دعا گوے بندہ در گاہ

لبالب است چو در یابی جو دویمت تو | کفایت ست ازان موج بہر عالمیان

ہمیشہ باد ترا فتح و نصرت و شادی  
و عای سیکد مسکین بہین ہندوستان

## خاتمہ اطبع

الحمد للہ والمنہ اندنون توفیقات ازلی ناظرین وقایع روزگار کو شامل ہے اور مائید  
لم نری سامعین حوادث ہر شہر و دیار کو حاصل ہے کہ یہ نسخہ عجیبہ و رسالہ غریبہ دافع  
غموم و آلام حالات سلاطین عثمانیہ کرام الموسوم بتاریخ روم و شام چمکرتیا رہے  
حالات عجیبہ ماضیہ و واقعات غریبہ حال کا نامہ کارزار ہے سلاطین عثمانیہ کا بیان ہے  
شجاعان اسلامیہ کی داستان ہے اقواج الفاظ صفت بصف آراستہ اپنے موقع پر  
پر میان صفحہ جنگ میں آتا دہ ہیں کوئی الف کی برحی لام کی کمندہ رے کی تلوار میم  
کی بندوق لیے ہوئے آمادہ ہیں کوئی دور دور تو پون کے دیمے باندہ رہا ہے  
کوئی سیاہ وردی پہن علم ہاتھ میں لیے دکھا رہا ہے کوئی صلح کا گل بجا رہا ہے  
کوئی فستح کا نشان دکھاتا ہے شش شمیر اسلام کا کاٹ دکھاتی ہے عین عبادتین  
دست بدعا ہوتی ہے نعلے گولی کی طرح دشمن کی جانب متوجہ ہیں مدبسم اسد اپنے  
پہر پہرے کھولے ہوئے ہیں کوئی صیغہ ضرب لہز کا پڑھتے ہوئے مارا جاتا ہے  
کوئی جام شہادت کا غرا میں نوش فرماتا ہے واو اپنی وزیری پروجاہت دکھاتا ہے  
کفار کے دلون پر ہیبت ڈالتا ہے جو دشمن پیش تھا وہ زبر سے زیر ہوتا جاتا ہے  
تثید اپنی شدت میں خاموش ہے و ندان کو تیز کیے ہوئے ساکن اور فراموش ہے

سیکڑوں نہ میت کھائے ہیں لشکر اسلام کے ہاتھ آئے ہیں دیکھیے فتح اسلام ہے  
 کفار کے لشکر پر کھرام ہے چاروں طرف سے نشان اسلام کا ایستادہ فتح مند ہے  
 نقارہ محمدی کا ہر طرف سے آوازہ بلند ہے چنانچہ درینولابتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۸۷۸  
 عیسویہ کو سلطان جو ان بخت پر تدریر المؤمنین اللہ یرسلطان عبد الحمید خان ابن سلطان  
 عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ نے مجلس شوریٰ لیغنے پارلیمنٹ تعین فرمائی اور اکابرین رعایا و  
 عقلائے بلاد ہر قوم و مات کے مطابق قواعد شان یورپ کے اس مجلس میں شامل و  
 داخل فرمائے قواعد ملک و انتظام ان کی راے سے جاری ہونگے اور بندہ نسبت  
 عدالت و پولیس و امن راہ و نظم و نسق محاصل و اہتمام مخارج و داخل بخوبی ہر بلاد و امصار میں  
 نظموں پاویں گے اور جو خوف و اذیت قواعد حجاب کو مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ کی منزلوں میں  
 قوم بدو و قطع الطریق کی طرف سے ہے سب رفع ہو جاوے گا اور ان قواعد جدیدہ  
 کے سبب کسی طرح کی شکایت حاجیوں اور مسافروں کی باقی نہ رہے گی اور زبان طاعنین علیہ السلام  
 شریف مکہ کی شان میں نہ ہو جاوے گی اور مظلومان زائرین روضہ مطہرہ حضرت سید المرسلین  
 صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین جو غارت گردن کے ہاتھ سے انواع تکالیف اوتھاتے  
 تھے اور جان و مال کے خسارے میں پڑتے تھے سب اپنی داد کو پہنچیں گے اور ہر سال  
 حاجیوں کی زبانی ایسے امورات کی شکایت سامع خراش اسلامیان قریب و بعید کے  
 ہوا کرتی تھی وہ تمام بے انتظامی اور ستم اس سلطان عدالت نشان کے فرمان سے دفع  
 ہو جاوے گی بیکت سزدگر بدورش بنار و حبان \* کہ سید بدوران نوشیر و ان \*

فایں



واضح راے ناظرین باعزو تمکین ہووے کہ دفتر سلطانی میں اور اخبارات میں بھی  
 ماہِ رومی شمس کے نام اور سنہ عیسوی مروج ہیں اور اس تاریخ میں بھی ہی  
 نام بعض بعض مقام میں لکھے گئے ہیں اس لیے ترکی مہینی اور انگریزی و  
 ہندی مہینوں کے نام برابر قاعدے کے ذیل میں مرقوم ہیں

نمبر شمار	نام ماہ ترکی	تق. اور روز	ماہ انگریزی	ماہ ہندی
۱	نیشان	۳۰	اپریل	بھیساکھ
۲	آبار	۳۱	می	جیٹھ
۳	خزیران	۳۰	جون	اساڑہ
۴	تموز	۳۱	جولائی	ساؤن
۵	آب	۳۱	اگست	بھادون
۶	ایلول	۳۰	ستمبر	آسوین
۷	تشرین اول	۳۱	اکتوبر	کارتک
۸	تشرین دوم	۳۰	نومبر	ماگھیر
۹	کانون اول	۳۱	دسمبر	پوس
۱۰	کانون دوم	۳۱	جنوری	ماہو
۱۱	سباط	۲۸	فروری	بھاگن
۱۲	اذار	۳۱	مارچ	چیت

کلام بلاغت مشہور جناب منشی محمد منظور صاحب قمری المیسنی

صاحب فضل و خوش مقال لکھے	میر اشرف علی کو فضلا نے
صاحب قال و اہل حال لکھے	اور سب نامور شاہین نے
کار آمد ادنون نے حال لکھے	نسج کثیر زمان ماضے سوا
کیون نہ پسراو سکا نوہاں لکھے	چمن آراے علم ہیں تا ریخ
روم کے واقعات حال لکھے	اونچے فہرذ سید احمد نے
کیون نہ مسلم شکر مقال لکھے	اس تواریخ کے سنہ کہئے
مین نے منظور او سکے سال لکھے	شقہ روم مخفی سلطان

منہ

کہ نور نگاہ خوش اقبال آن	خوشامولوی میر اشرف علمیت
عقل ست سپید و بصورت جوان	خلیق ست و قابل رشید و لبیب
تواریخ سلطان ز اقبال آن	چو آن نامور سید احمد بغور
تبصیح و تحقیق احوال آن	نوشتہ است اخبار شاہان روم
چو دیدیم منظور فضال آن	پے خاطر آن حبیب شریف
خلف نامہ جب بہت سال آن	نمودیم فکر سنش عقل گفت

کلام صاحب فہم و ذکا جناب قاضی سید مرتضیٰ مراد لا حضرت شاہ ولیہ الدین بھرائی

غازی دین چند اطال ہے	ترک لوگوں کا کیا قالب ہے
کہا تواریخ روم غالب ہے	فکر کسترنے کی تو ہاتھ نے

منہ

یہ کتابِ مادرہ از بس عجیب  
از نہایت پڑ ہو تاریخ یہ  
کی امام الدین نے مرقوم ہے  
اب چہی تشریح ملک روم ہے

کلام رازوان باطنی ظاہری حضرت محمد غوث صابری جہنغوی سلمہ اللہ الوہاب

حبذا مردِ حب! اوشاعِ عجمیہ کلام  
خوش خایق و قابل و موصوفات از جملہ صفات  
کیون نہون میں خود کریم ابن الکریم ابن الکریم  
شوق قلبی ذوق روحی سی سدا ستر سوست  
واہ کیا تصنیف کی ہی اندون میں اک کتاب  
ماضی و حال اوسمین میں حالاتِ حرابت و جدال  
حق تو یہ ہی اس سے پہلے کب چہی الکی کتاب  
دین و دنیا میں مصنف کی مرادین ہون جہول  
سال طبع کے لیے ناگہ سر و نش عیب نے

میں امام الدین احمد سید عالی مقام  
ہم تشکیل و ہم جمیل و ہم وضع خوش خرام  
نور چشم مرتضیٰ آل شہ خیر الانام  
رہتی میں سرور اپنے حال میں و بکینام  
کہتے ہیں اکثر اوسے تاریخ روم و شام نام  
دولت سرکار عثمانیہ کا حال تمام  
حکمو پڑ کر ہوتے واقف حال ہی ہر خاص عام  
غوث ہم یہ چاہتے ہیں حق تعالیٰ سے مدام  
یون کہا لکندی یہ اتنے تفصیل خاک و مٹام

تاریخِ نتیجہ فکر سید عبدالرسول مدرس مدرسہ کوئٹہ قصبہ ارندول

امام الدین نے کر کے جانفشانی  
تو کمتر نے پئے تاریخ بولا  
کتاب روم کی تفسیر کے جب  
کتاب بے بہا تالیف کی اب

تاریخِ بقراط زمانِ حکیم فرید جان اورنگ آبادی

تاریخ نے خوشی کا مژدہ لایا اندون  
کاٹ لے طو پال و منسا کے سرور کج جلاب  
روم کے ملوک میں مسیح لشکر اسلام ہے  
یون کہا ناگہ نے یہ تاریخ روم شام ہے

قطعہ تاریخ از نیاج افکار ملکہ جناب مولوی محمد صاحب المتخلص بن فارغ مصحح معین

قاضی ہونے سے منصب ادا کیا  
تیغ زبان ہند کا جو ہر دوسا دیا  
میدان حرب و ضرب کا نقشہ تبا دیا  
تاریخ روم و شام نے شر کو مٹا دیا

کیا خوب اس کتاب میں مطلب ادا کیا  
مضمون بی بدل میں فصاحت میں ہمیاں  
فتح و ظفر کا حال لکھا جسنی سیر  
عقدہ سنین طبع کا بے دؤ کو حل ہوا

قطعہ تاریخ لمولف کتاب

کھل گیا پردہ ہمال ماہ و نالہ دیکر  
نیک روم و شام کا نادر عجاوہ دیکر  
دور سے تاریخ ترکی کا رسالہ دیکر  
۱۲۹۴ھ

روشنی ہے ترک کی شان پور پر تمام  
سال ہاتھ نے کہا تاریخ جنگی طبع سے  
روس و سروریہ میدان سی ہوئی و پوٹس  
۱۹۱۲ء

تاریخ از طبع از جناب محمد اسماعیل صاحب المتخلص بن سما

جب ہوئی مطبوع فیض عام کی  
ہاتھ غیبی نے یہاں الہام کی

یہ کتاب خوب نیک انجام کی  
سربجیب انداختہ تھا فکر مین

عیسوی تاریخ لکھ دے اسی سما  
چھپ چکی تاریخ روم و شام کی

۱۸ ۷ ۷

یہ کتاب موافق قانون گورنمنٹ کے جسٹس کی گئی ہے کوئی صاحب  
تمام بدون اجازت مصنف کے نہ چھاپے  
شد





۷۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اہل ہند اور فرنگ قبل اسکی کہ قوم نکریں جانب مشرق کیٹ ہوپ کی پہنچیں تہا بحیرہ عمان سے کیا کرتی تھی یہ تجارت زمانہ سابق میں معرفت اہل فیشیا اور ہی چند نے لئی معرفت یہودیوں کی ہوا کرتی تھی محل تجارت اجناس شرقی اور مغربی کی سامان ہونے لگا اور بعد ایک ست کی سکندریہ تھی و غلبہ اہل اسلام کا مصر پر باعث ہوا کہ تجارت راج اجناس شرقی کی کبھی معرفت اہل نیشیا اور کبھی معرفت حبش کی ہونی لگی سنہ یک ہزار چار سینہ ستانوہ میں اسکودئی کا ماحہ ایک فوج بحری قوم نکریں کے کیٹ میں جمع ساحل ملاباری واد کے اوان ایام میں تجارت اس ملک اہل نیشیا کیا کرتے تھے و ایام حکومت اس سردار نے عظیم الشان اور اسکی جانشین البوکرک پر کچھ بہت زمانہ نگذرا تھا کہ قوم نکریں و صفیہ مقابلہ اپنی حریفوں اہل نیشیا اور راجاؤں ہندی جو کبھی کبھی اس طور پیش آجاتی تھی بنانی کو ٹھہرون ساحل مغربی ہندوستان اور اجارہ یعنی اس تجارت کو حکومت دیا ہند میں اکثر پتیل انکاوشیشا باہری آیا کرتی تھی مصالح عطریات سنگیش قیمت موتی ابریشم پارچہ کرایس نیل و لاکہ اس ولایت سی باہر جایا کرتی تھی و لو

حاجہ  
خواجہ  
میں  
اہل  
موضع  
الہندی

جوشادی کی رات اوسی لاحق ہوئی تھی اچھا کیا اور شہنشاہ سی مضمون درخواست  
کمپنی کا تکرار عرض کیا اور شہنشاہ نے اقرار کیا کہ جو بات تمہیں مطلوب ہے وہی منظور  
انگریزوں نے اگرچہ کئی بار عراقین واسطے حصول فرمان کی جسکا شہنشاہ نے دینی کا  
اقرار کیا تھا بھیجیں اب نکادو برتکس نہ ملاخبر وانگی گورنر صاحب رست بنتی کی جب  
اراکین سلطنت کو معلوم ہوئی وہ معاملہ کرنی پر بلحاظ اس بات کی کہ مبادا جہاز انگریزی  
جہازوں مغلیہ اور حاجیوں کو رست ہوں راضی ہوئی مرسون نے اسٹین بنگالہ پر  
حکم کیا اور چوتھہ مانگی لیکن نواب علی وردی خان نے اونہیں مٹا دیا کاروبار کو ٹھینکا  
تجارت اہل ذنگ کا بیچ بنگالہ کی اسکی ایام حکومت میں بہت رونق اور خوبی سی  
چلتا تھا ایکٹ نے مرسون اور انگریزوں میں واقع ہوئی اور اس لڑائی میں بریادیوں  
انگریزوں کی جو کٹارہ کرومڈلی پرستی تھی متصوتی فرانسسوں نے جو صحت میں  
انگریزوں کی نسبت اہل دُح اور پیرس کی تھی بھی شیعہ دوسری قوموں اہل ذنگ کا کیا  
تہا اور اپنی کو تہیان ہندوستان میں بنا کیں تھیں تاکہ وہ بھی فوائد تجارتستان  
سے حاصل کریں کو تہیان فرانسسوں کی بوند چری اور چند رنگ میں تھیں پلکم  
صاحب ایکٹ مردی ہوشل صاحب بیرتہا بوند چری میں گورنر تھا  
ایک فوج بحری فرانسسوں کی بیریاری تھی صاحب کی جو ایک مقابلہ  
شجاع تھا مقابلہ درس کی جس میں بڑی کو بھی انگریزوں کی تھے  
اسی اور اس شہر کو مستحیر کر کر فورٹ سینٹ ڈیوڈ پر حملہ کیا اگر فرانسس  
اس میں فتح یاب ہو جاتی تو بہہ ظاہر تھا کہ کوئی برابر اس کے اسطوت  
نرتہا انگریزوں نے نواب ارکٹ سی اعانت جانی اس نے ایک فوج دس ہزار  
آرمیوں کی بھیجی فرانسس نے مقابلہ کر سکی اور ٹکائی ویرن کے فوج چلتا سنی انگریزوں کی



کی لہجہ آئی اور سنٹ ڈیوڈ سہی اگی بڑی اور بوند چری کو محاصرہ کر لیا لیکن اسپر  
 فتحیاب ہوئی <sup>۱۸</sup> سنٹ ڈیوڈ سہی اگی بڑی اور بوند چری کو محاصرہ کر لیا لیکن اسپر  
 اور انگریزوں میں صلح ہو گئی ہی اس سبب فرانسینوں نے مدرس کو چھوڑ دیا اور اسپر میں  
 انگریزوں کا پر دخل ہو گیا یہ صلح تھوڑی دنوں تک ہی رہی تھی نشین ہوئی سلطنت کا نام  
 جھگڑا ہوا اور ایک دوسرے کے لئے لڑائی شروع ہو گئی بعد ازاں نظام الملک کی چندا صاحبہ نوابی  
 کا نام لگا بجائے مظفر جنگ کی دعویٰ کیا یہ مظفر جنگ کی نظام حوم کے نام سے لڑائی ہوئی  
 میں جو بجای باپنی کی مشین ہوا اٹھا مظفر جنگ کی اول مرتبہ شکست پائی اور ناظر  
 جنگ کی قید میں پڑا چند روز بعد اس کے خلاف میں اوسنی ہنر کا کام برپا کیا اور ناظر جنگ  
 اس میں مارا گیا معین مظفر جنگ و چندا صاحبہ کی فرانس تھی یہ مظفر جنگ صوبہ اودھ میں  
 کا ہوا اور چندا صاحبہ اب کٹ کا یہ مظفر جنگ آخر کار مارا گیا اور انگریز محمد علی خان ٹپٹی  
 کہ وردی خان نواب بقا رکٹ کی مویہ ہو گئی بسی صاحبہ کی صلابت جنگ  
 حسنی اقرار کیا کہ میں قبضہ فرانسینوں کو جو نو ہون سابق فی اونہیں دیا تھا یہ سب تو ہم کمال  
 رکھو گا مقرر کیا <sup>۱۹</sup> میں محمد علی جو موسلین انگریزوں سے بہاگ گیا اور کہا کہ مجھے  
 کچھ دعویٰ نہیں ہے لیکن وہ <sup>۲۰</sup> پہلے میں انگریزوں کی کمک لیکر چندا صاحبہ فرانسینوں  
 سے مستعد جنگ ہوئے چندا صاحبہ انجام کار ناجار ہو کر آپ اوس پاس آیا اور وہاں  
 مارا گیا <sup>۲۱</sup> میں فرانسینوں اور انگریزوں کی صلح ہو گئی اور محمد علی مستعد ثابت قائم  
 رہا <sup>۲۲</sup> میں ایک دوسری لڑائی فرانسینوں اور انگریزوں میں واقع ہوئی لیکن <sup>۲۳</sup>  
 میں انگریز فتحیاب ہوئی فرانسینوں کو چھوڑ دیا اور بوند چری اور چندرنگر لہوا  
 یاد اور موضع کی کہتی ہیں لیکن تب سہی حکومت اونکی یہ سچ ہند کی کسی جا میں مستقل  
 نہ تھی اب میں احوال مستحضر ہوں کہ لکھنا ضرور ہے کیونکہ وہ اس وقت

ذکر سراج الدولہ

میں واقع ہوئی تھی اس وقت میں ایک انقلاب عظیم درپیش تھا کہ وردی خان جو شجاعت اور امور ریاست میں شہرت رکھتا تھا دس برس تک مرہٹوں سے لڑا اور صوبہ بنگال کو ان کی دست تصرف سے باز رکھا اگرچہ اس عرصہ میں خان مذکور نے بارہا اونہیں شکست دی لیکن انجام کار تک ہو کر شریط جو مرہٹوں کی کی ہتھن منظور کر لیں اور بارہ لاکھ روپیہ لیا نہ خراج دینا مقرر کیا ایک برس قبل وفات اپنی سہی خان موصوف فی محبوبہ صوبہ اوریسہ کو حوالہ مرہٹوں کے کیا ایک مرد نوجوان چوبیس برس کی عمر کا جو شکر و ظالم و نامرد و عیاش اور طریقہ لہو و لعب کو بڑا مطلب نہ کی کا سمجھتا تھا اوسکے قایم مقام ہوا اور ممکن نہ تھا کہ صوبہ بنگال دیہار اوسکی قبضہ تصرف میں رہی تو خان مرحوم کے مرتی بار دیگر مستعد جنگ ہوئی اور اس وقت کی اوضاع و اطوار سی یہ بات ضامیان تھی کہ وہ لوگ اس ملک پر قابض ہو جاویں لیکن ارادہ الہی کچھ اور تھا ریاست اور تمام سلطنت ہندوستان قریب تھا کہ قبضہ صاحبان انگریزین آوی موت المدور خان سی قوم انگلہ کے کانٹن میں ہے یہ بات نہ تھی کہ وہ کبھی کام ہندوستان ہوتے ہم کہیں کی تھوڑی سی وارداتیں جنگی سبب یہ لوگ فتحیاب ہر ہوئی تو اب سراج الدولہ نے دسویں اپریل ۱۷۵۷ء کو بنگال دیہار چلبوں کیا چونکہ شہنشاہ دہلی اس وقت میں بحقیقت محض تھا اسلئے نواب موصوف فی اوس تو واسطی فرمان ریاست اپنی کی درخواست کی اول کار اسکی ریاست کا بہتہ تھا کہ اوسنی ایک لشکر واسطی لوتھی خزانہ اپنی خالہ کے جو زوجہ نوشی محمد کی تھی متعین کیا خاوند اس عورت کی فی جو حالہ دہا کہ تھا عرصہ سولہ برس میں بہت نعمتی لست چہر تھی اور بعد اسکی وفات کی بی بی وارث ہوئی لشکر سبکو اوس بی بی فی واسطی حفاظت اپنی

## ذکر سراج الدولہ

مال کی نوکر کہنا تھا اور سوخت میں کنارہ لگایا اور تمامی جزائری مسفت اور لڑائی کے  
داخل محل سراج الدولہ ہوا اور اوس عورت کو اس حکم سے نکال دیا راج بلہ پناہ  
نوش محمد حاکم ڈھا کہ نے بہت مال غارتگری اضلاع کی سی جمع کیا تھا اسی دردی خان  
حاکم صوبہ بلتہ جب کثرت پیری سی مسلوب سحر سوج کیا اوسکی پوتی نی ماجر ملک کو شہ آباد  
میں لکر کر قید کیا اور کچھ آدمی فوراً ڈھا کہ کو وسطی ضلعی اموال اسکی کی روانہ کئی لکھ  
کشند اسنے راج بلہ پنے کشتیان مال متلع خانے سی بہرین اور بہانہ تیرت انگا  
ساگر یا جگنا تہہ کا لکر کر روانہ کلکتہ کا ہوا استرموین مارچ کو مقام مذکور میں آپہنچا  
اور رخصت رہنی کی شہر کلکتہ میں گورنر ڈریک صاحب سی حاصل کی اور قیام پناہ سجا  
میں تاخیر ہائی اپنی باپ کی اوسنی تجویز کیا سراج الدولہ فی جب دیکھا کہ وہ دولت  
میشمار قابوسی کل لکھی تختیجیدہ خاطر ہوا اور ایک کیل کلکتہ کو بھیجا تاکہ گورنر صاحب سے  
کشند اس کو طلب کری چونکہ یہ شخص کہہ سنا دہر کہتا تھا اسنے اوسی گورنر صاحب  
فی باہرانی شہر سی کروادیا چند روز بعد ایک خبر یورپ سی سنی گئی کہ اغلب کہ ایک  
جنگ میان اہل فرانس اور انگلہ کے عرصہ چند روز میں اقم ہوا سوخت میں  
فرانسین کول کی زیادہ زور آور رہی اور فرانسسی لشکر جو چاند نگر میں تہا دس گونہ زیادہ  
اوس فوج انگریزی سی جو کلکتہ پر تعین تھی اس لحاظ سی صاحبان انگریزی تعمیر  
شروع کی اور بہر خبر حلبہ کوشش سراج الدولہ جو ہمیشہ قوم نگلشیہ سی ہا کراہ تمام سر  
آتا تھا موئی اوسنی ایک خط پر مبنی نام ڈریک صاحب کی جاری کیا جو شمل لغت  
فضایل جدیدہ اور انہدام فضایل قدیمہ اور یحذر حوالہ کردی کشند اس پر تہا سید  
احمد حجازی راج الدولہ کا ایک یاد دہنی قبل وفات آدہ دردی کے اس جہان کا  
سے رخصت ہوا تو تہا دولت لشکر اور ضلع نور تہہ نام شوکت جنگ اپنی بیٹی کی کہہ دیا بہ لڑکا

چند روز پیش صوبہ داری سراج الدولہ کی جواد سکا چھراہائی تہا مستند شہسپا  
 بہہ دونو عاقبت اندیش جہا کار و جموع تہی اور بہ بات ممکن تہی کہ وہ اپن اخلاصی من  
 سراج الدولہ فی بعد شہسپائی کی فوراً نوکران قدیمی اپنی داد اکو یکت سلم موقوف کر دیا  
 اور ایکٹا گروہ او با شو نکا اپنی رفاقت میں رکھا وہ بعینہ ترغیب دیتی تہی اوسے اوپر  
 کرنی بد کاموں کی اور اصرار کرتے تھے اوپر کرنی ظلم و بی منصفی کی مال و ناموس  
 عقیقہ اوس سب کا ہاتھ ظلم اور تعدی اوسکی سے محفوظ نہ تہا تہا تہا شہسپا ظلم سے  
 نہایت سے بجان آئی اور خواہاں تقرر صوبہ اردو سرکاری ہوئی اوہوں بامیری  
 اپنی کی شوکت جنگ کو واسطی اس عہدہ کی تجویز کیا اگر جہہ ہی بد اطواری نامواری  
 میں کہ سراج الدولہ سے نہ تہا کہ وہ غظم متفق ہو اور ایک کلیل واسطی حصول فرمان  
 ریاست کا وغیرہ کی نام شوکت جنگ ک طرف شاہ دہلی کی روانہ کیا ایک عہدہ امعہ قرار  
 کڑو روپیہ لیانہ کی حضور کین سال کی تاؤ بی تامل و سی ناظم اوس ملک کردی ہ سراج الدولہ  
 فی ارادہ ان تنخاص سے واقف ہو کر جلد لشکر اپنی کو فراسم کیا اور بارادہ بادی چھری ہائی اپنی  
 کی راہی پورنیہ کا موبہ لشکر منور راج محل تک پہنچا تہا اور گنگا سی عبور کر نکو تہا کہ جواب  
 گورنر صاحب آپہنچا جسٹین لکھا تہا کہ ہم رجا آوری احکام ناظم و جبات سے نہیں ہی ہ مجھ  
 سنی اس جواب کی بہت غضبناک ہو اور بہ بات زبان پر لایا کہ انگریز کشان و مفید ملک  
 ہماری کو اپنی حمایت میں کہتی ہیں اور ضیل بنا کر ہماری ملک میں سنی میں شدہ سی کہلا بھیجا کہ  
 ہم تمہارا نشان اس قلمرو میں نہ کہیں گی یہاں سے توڑ گروہ فوج کش طرف کلکتہ کی ہوا  
 اور کوٹھی تجارت انگریزی جو واقع قاسم بازار تے تاراج کی اور ساکنین کوٹھی کو مقید کیا  
 چونکہ صاحبان انگریز عہدہ ساٹھ برس سے باہن امان کلکتہ میں رہتی تہی اور کسی نوع کا خوف  
 اور اندیشہ نہ کہتی تہی اسلی مرت فضیلو سنی جو حفاطت کا تہا تھا فانی ہوئی اور سٹ اطمینان

اطمینان کی اونہوں نے بقاصدہ چالیس گز کی فضیل سے گہ بنا کئی تہی قلعہ کلکتہ میں اور موت  
 ایک سو تتر آدمی تھا اونہیں سے ساٹھ انگریز اور باقی ہندوستانی تہی باروت بہت بڑائی  
 ونا قلعہ تہی اور زند قین نگالودہ آج الدولہ ساٹھ چالیس پچاس ہزار آدمیوں اور توپخانہ مشغول  
 کی واسطی حصار شہر کی چلا انگریزوں نے انہی تین قابل مقابلہ ہسکی کی بنا کر مزید مکرر سہ کر  
 خطوط اسٹیشن بھیجی اور زر خطیر نیا پیر الیکٹرانکس کی کچھ جواب ندیا اور غم باخبرم کر کر روانہ  
 آئی کا ہو مقدمہ پیش سراج الدولہ سولین جون کو چٹپوڑ میں پہنچا وہاں مورچال انگریزوں کا  
 تھا اونہوں نے اس سپر سی ایسی گولیاں مارین کہ فوج غنیمت تاب نہ لاسکی اور سٹ کڈم دم میں مقام  
 کیا سترین تاریخ کو لشکر ناظم بنگالہ نے محاصرہ شہر کا کیا اور دوسری دن ہر طرف سے حملہ کیا  
 مکانات متصل فضیل کو انہی قبضہ میں لائی اور ایسی انشاری کی کہ کوئی تاب نہ لاسکا کہ  
 فضیل پر پھیری اور مقابلہ کری + اس وقت بہت سی ماری گئی اور کتنی ہی زخمی ہوئی ہوئی ہوئے  
 اور مورچال پر فوج غنیمت قابض ہو گئی اور تمام انگریز قلعہ میں بہاگ گئی وقت شب کی تھی  
 سیمکرات عالیہ میں جو کہ قلعہ کی تہی آگ لگ گئی ایک مشورے واسطی لڑائی کی جمع ہوا  
 افسران جنگی بی تامل دشمن کی اپنی عہدوں اور حقوق سے جو اون پر لازم تہی بولی کہ سوئی  
 بہاگ گئی کی اور کوئی صوت امن کی معلوم نہیں ہوتی + ہندوستانی اس قلعہ میں آ  
 کثرت سے تہی کہ غلہ جو آجین تھا ایک سہر کو بھی کافی ہوا اب بہہ بخوبی پھیری کہ دوسرے دن صبح کو  
 اول عورتیں بعد از ان مرد کشتیوں پر موار ہووین اور س شہر کو جوڑ دین لیکن بہ خرابی تہی  
 کہ کوئی اونہیں سے عالی حوصلہ نہ تھا جو امور ضروریہ کو بخوبی بجلاوی بلکہ سب سفلہ مزاج  
 اور خواہان حکومت تہی اور انقیاد اور فرمان بری روانہ کئی تہی ہر گاہ عورتیں کشتیوں  
 پر سوار ہوئیں ناگاہ ایک خوف سب پر غالب ہوا ہر شخص کنارہ کو دوڑا اور ملاحتوں نے  
 کشتیان کنارہ سے کینچ لیکن ہر احد نے حفاظت اپنی جان کی مقدم سمجھی اور جو کشتی کہ اسی

یہی نظر آئی چڑھ گیا۔ اول دریک صاحب اور اسر فوج بہاگی اور عرصہ بنی محظہ میں  
 کچھ گشتیان جہاز و سنی مل گئیں اور کچھ حور کو گشتیان و رصفت سی زیادہ آدمی قلعہ میں گئی  
 جب فرار کو نہ نظر ہوا مردمان قلعہ فی حودل صا کو اپنا سردار کیا۔ جہاز و ن مردمان فرامی  
 فی بقا صالہ یک کوس کی لنگر کئی۔ انیسویں جون کو دشمن نے بار در حملہ کیا اور ناکام رہا  
 گیا مردمان قلعہ فی اہل جہاز کو بہت سی اشارات کئی تا وہ انگر او نہین دشمن سی مخلصی میں  
 اور یہ بات مردمان جہاز کو کچھ مشکل نہ تھی۔ دو دن تک مردمان قلعہ لڑے اور اہل جہاز میں  
 سی کوئی انکا معین اور مددگار نہ تھا۔ مردمان اندرون قلعہ کو ابھی تک قلعہ قمر باقی تھی  
 رائل جارج نامی جہاز جو چٹوڑ میں لنگر کر رہا تھا حودل صاحب فی اسکے لائیک واسطے  
 دو آدمی روانہ کئی۔ یہ جہاز آنے میں طرف قلعہ کی زمین پر بیٹھ گیا اور اہل قلعہ اس سے  
 اہل قلعہ اب اور یہی یوس ہو گئی۔ انیسویں شب کو دشمن نے عمارات باقیہ کو جو کہ قلعہ  
 کرتھی آگئی۔ بیسویں کو دشمن نے حملہ سخت کیا حودل صاحب نے مقابلہ مناسب کیا مگر خط  
 صلیب نامہ لکھن نایب ناظر کی بھیجا۔ جہا کہ نہ بعد و پہر کی ایک شخص فی فوج دشمن میں بیٹھی اسطی  
 نہ سر کرنی اتواب کی اشارہ کیا اور انکھش متوجہ جواب نایب کی سر کرنی اتواب سی باز رہی۔ بعد  
 ساعت کی دشمن متصل فضیل کی گئی اور جڑ مٹی لگی۔ عرصہ لکھن میں مان سراج الدولہ قلعہ قریب  
 ہوئے اور تا جہا مکانات شروع کیا۔ قریب پانچ گھنٹہ کی اتواب حضور نبوی ولی اپنچا اور انگریزوں کی  
 اسکی لائی گئی حودل صاحب ہاتھ بندی ہو حضور نواب میں اتواب ہاتھ اسکی کہلوادی اور یہ  
 تشفہ دیکر کہا کہ اسی ایک موایدانہ پہنچی گی وہ اس کو وہ قلیل انگریزوں کو دیکر سخت متعجب  
 ہوا و دل میں کہا کہ کیونکر اتنی لوگوں فی اس میں نہ تھا۔ اس لشکر سی جو شمار میں انھی پر  
 مسو تہ زیادہ تھا مقابلہ کیا۔ اوسنی میدان میں بار کی اور حکم واسطی حضار کشد سکی یا ایک  
 سبب کمرنی اتواب کا انگریزوں نے نہا کہ انہوں نے کشد اس کو اپنی حمایت میں رہا تھا اور سی



## ذکر سراج الدولہ

۱۱

اسی مظنہ اس بات کا تھا کہ گراہ وہ ہاتھ نواب میں پڑی عقوبت شدید میں گرتی رہی  
لیکن نواب نے اوسے ماخوذ کیا بلکہ خلعت سرفرازی کا دیا۔ ایک قلعہ زندہ و شاہ جو خود لیتے  
ماہین چہ یاسات گنہ کی محبت بظرف کیو اپنی کی کی بہ ایک تالیس انگریز مع ایک بی بی اور بڑے  
مجرم سردار ونگے اسیر ہوئے قلعہ دارنی واسطی شہنشاہی ان لوگوں کی جای محفوظ تلاش کی  
بہ اس قلعہ میں ایک کان چہ کز کالمبا کہ کم یا پچ کز کا چوڑا تھا اور ہوا کی لہی ایک ایک کمر کی  
اسکے ہر کمر پر لگے ہوئی تھی بہ شہریر سپاہی قید ہوا کرتی تھی بہ اس کان تنگ میں کان  
نی انگریزوں کو اوس مہینی میں جو کمال شدت کمری کا ہوتا ہی قید کیا تکلیف اوشب کے  
بیان سی باہری قیدی کمال تشنگی سی بیان آئے اور یا جو حارسین فی اونہیں دیا کچھ ناخ  
نہوا بلکہ اور انکی حق میں مضرمواہر شخص بہت سعی کر کر کہہ کی تک جاتا تھا اور تقریر نفس حاصل  
کرتا تھا بہ اس حالت اضطراب میں اونہوں فی ساتھ بہت منت و سماجت کی محافظین مقام سی  
اپنی ہلاکت کی استدعا کی بہ انجام کار ایک بعد دوسرے جان بحق تسلیم ہوا اور وہ جو زندہ رہے  
آہی انبار مردگان پر کھڑی ہوئی اور بفراغت تمام استداحت کرنی لگے اور ہر طرح سی  
چند آدمی زندہ بچ رہے صبح کے وقت جو دروازہ کھلا ایک سپاہی لیس آدمی میں سی  
نیش زندہ اور باقی مردہ پائی بہ یہ قتل شہور بہ بلیک ہول یعنی سوراخ سیاہ  
و تار یک کی ہوا اسکے سبب سی حصار کلکتہ میں خوف و غم و اقم ہوا ایک ہی مصیبت  
تھی جسکی یاد گاری آج تک ایک ملک میں ہی اور اسی کی سبب سراج الدولہ ایک اٹال  
مشہور ہوا۔ نواب و سری دن تک اسل جراسی بالکل آگاہ نہ تھا یہ تصور ملک چند کا  
جو واسطی ایک ات کی محافظ اس قلعہ کا مقرر ہوا تھا ہی بہ اکیسویں جو کو نواب نے اذات سی  
مطلعم ہوا اور چندان اس زمین پرواہ نہ کی منجانبہ سیران سوراخ تار یک سی جو زندہ بچ رہے  
اکت دل صفا ہی انہیں بلا کر مقام خزانہ دریافت کیا جب اوسنی بجاس ہزار روپے

خزانہ میں بانی نہایت متخیر ہو اسراج الدولہ نے تو مقام قرب جوار کلکتہ میں کئی دن  
 اُس شہر کا علی گڑھ رکھا بعد ازاں سمت مرشد آباد کی نہضت کی دوسری جولائی کو  
 اوسنی ہو گئی سی عبور کیا اور اہل دُح اور فرانس سے باج طلب کیا اور یہ تہہ تبہ ہا کھلا ہیجا کہ اوروہ  
 ادائی زر باج میں کچھ غدر کریں تو حال اپنا مثال انگریزوں کی سمجھیں اہل دُح جی ہا کھلا ہیجا  
 و بی اور اہل فرانس نے ساری تین لاکھ و بی دیکر ہاتھ اسکے سی نجات بانی جس سال  
 میں کہ شہر کلکتہ تحت حکومت انگریزوں سی نکل گیا اور وہ حدود بنگالہ سی خارج کئی کئی  
 اوس برس یعنی سنہ سترہ چہین عیسوی میں ڈنبر نے ہوڑی سی زمین کا پٹہ پایا او  
 شہر سلیم پور کی بنا رکھی سراج الدولہ حصول اس فتح سی خرم شادان مرشد آباد  
 داخل ہوا اور بار دیگر قصد پورنیہ کا جو دار الحکومت شوکت جنگ کہ بنی علم و سکی سی تہا  
 کیا اسنی اسطی قضیہ کرنی کی ایک اپنی ملازم کو فوجدار اوس ضلع کا مقرر کیا اور اپی  
 چھیری بہائی کو لکھہ ہیجا کہ وہ اب اس عہدہ کو سب کر دین اسبات سنی ہ بہت شفقہ ہوا  
 اور در جواب لکھا کہ ہم صوبداران ضلع کی بموجب قانون کی میں اور مقرر کھی ہوئی  
 عہدہ پر شاہ دہلی کی اور علاوہ یہ اور لکھا کہ نواب مرشد آباد کو خالی کر دے اور خبر  
 اسکی مزاج میں آوی چلا جاوی کہ سراج الدولہ یہ جواب سنکر نہایت برجم ہوا  
 بجلی تمام لشکر فراہم کر کر پورنیہ کی طرف کوچ کیا کہ شوکت جنگ مع فوج اپنی کی اسطرح  
 نکلا لیکن وہ فن لڑائی سی بالکل ناواقف تھا اور نصیحت بھی سکی سینتا تھا اسکی رسالہ  
 افواج ہمراہ لیکر طرف ایک می مستحکم کی سامنی جسکی جہل ہی اور سپر سنکین بنا علی  
 اور اس مقام میں اگر خمین ہوئی کوئی سردار اس فوج کا آئین جنگ سی واقف نہ تھا  
 مزاک سردار فی اپنی اپنی لشکر کو جس مناسب جانا مقام کر وایا کہ سراج الدولہ  
 آخر کو مخا دی جہل آگئی اور دشمنوں پر نواب سر کرنی لگی تو پ کلان سی فوج شوکت



جنگ سرسیمہ ہو گئی بسبب جسکی اوسنی ازراہ یوقونی کی مسوار کو حکم دیا کہ جہیل سی ہا  
 اتوین و حملہ کریں وہ بمشکل تمام اوس دل میں سی کذری اور اونہن زمین سخت پہنچی  
 دیر ہوئی تھی کہ فوج سراج الدولہ فی سخت حملہ کیا جبکہ تنکا جیدال کرم ہوا ہاتھ شوکت جنگ  
 میدان معرکہ سی خیمہ میں گیا اور عورتوں سی مشغول ہوا اور سطر حکاست ہو کہ کشیدہ قاتلہ  
 نہ سکنا ہاتھ لڑان فوج اوس پاس آئی اور مصر ہوئی کہ وہ سرفوج پر چل کر کھڑا ہو اور ہون  
 ہا تی پادشہ سوار کیا اور ایک آگے چھی اوسکی بیہا یا تا وہ گرنہ پڑی اور سید ہا بیہا ی  
 کنارہ جہیل پر پڑی گئی جوین کہ وہ وہاں پہنچا ایک کی فوج عدوسی اوسکی بیہا ی پر  
 اگر لگی اور وہ دین ہوج میں رہے ہو گیا لشکر اوسکی بہ حالت دیکہ کہ یہاں نکلا بزدلی  
 مومن لال جہیل ناظم بنگالہ بوزیر قاض ہوا اور خزانہ جو قریب ہی لاکہ و بی کی ہا معہ  
 حرم سر اشوکت جنگ کی مرشد آباد میں ہجواد با سراج الدولہ اس لڑائی میں گیا ہا  
 اور اچ محل سی آگی نہ بڑ ہا تھا لیکن بسبب اس ظفر کی اپنا بڑا فخر کیا اور بڑی کروفر سی مرشد آباد  
 کو مراجعت کی ہم ذکر کریں گی وہ امور گلشیہ جو بسبب فتح کلکتہ کی گبر گئی تھی ڈریک صاحب  
 فی بعد ایسی جھمٹی یعنی مصیبت میں چھوڑ کر جانی اپنی ہموطنوں کی مدراس سی مدد مانگی اور  
 آپ معہ رفقا کی جہاز پر قریب دہانہ دریا کی ٹہار ہا اور وہاں بہت سی بیمار ہو گئی اور  
 اخبار مصاب جو کلکتہ میں واقع ہوئی تھی مدراس میں پہنچن گورنر اور ارباب کو نسل ہم  
 احوال سنکر بہت خائف ہوئی اور ہون فی طرف سی اپنی نیتن گہرا ہوا شحوسی بابا ہوا کی طرف  
 فرسیونی ہی قریب تھی کہ ہوی اگرچہ انیسویں پونڈ جری میں تھی بہت زور آو تھی اور فوج  
 انگریزی بہت قلیل تسبیہی اور ہون فی معاونت بنگالہ اسم مقاصد ہا اور ہون فی ایک فوج  
 بحری بڑی ایدرل ویت سن کی تیار کی اور تھوڑا لشکر سیر کردی کرنل کلا او کی جمع کیا بڑ بڑ  
 بہت سی کلا او صاحب ہا رہے ہر کی عمر میں نہا مل قلم میں ہو کر وادندستان ہوا ہا بعد ازاں

## ذکر سراج الدولہ

۱۲  
خواہش سپا گمری سی وہ فوج میں بدہمتی ہوا اور وہاں ایک بڑی شہرت اور نامور چلی اصل  
اکتیس برس کی عمر میں وہ بگالہ کو گیا اگرچہ وہ کم عمر تھا لیکن تجربہ کار بڑا ہمتا باری اسباب حرب  
میں ایک ماہہ دار مدرس میں صرف ہوا اور جہاز و ہاسنی ماہ اکتوبر سے سترہ سو چہر  
عیسوی کو روانہ ہوئی موانحال مال مشرق چلی لگی ہو گئی تھی اور کشتیان جہہ مفتہ میں  
کلکتہ میں پہنچی اور دوشکتیان بہت چھپی آئیں اور اس شکر میں جو شکر کلکتہ کو گیتا تھا سو انگریز  
اور ندرہ سوئدستانی سپاہی نہیں بیسویں دسمبر کو وہ فلپا میں پہنچی اٹھائیسویں ماہ مذکور کو میا پو  
کی طرف جہان ایک قلعہ مغلوں کا تھا کوچ کیا کرنل کلاوئی رات کی وقت اپنی لشکر کو کشتیوں میں بٹھرا  
برائو تارا لیکن بہرین ہندی اونکو بڑا گلی گئی اور بعد طلوع آفتاب کی وہ قلعہ کے قریب پہنچی  
مانک چند دیوان ناظم ناگاہ کلکتہ سی آہنچا اور اگر فوج اسکی اسوقت لڑتی تو یہ بات  
ا غلبہ تھی کہ انگریز شکست پاتی لیکن کلاو صاحب جلد تو میں مقابلہ حریف میں لگا دین  
ایک گولی ہو درج مانک چند پر اگر لگی اور وہ مضطرب ہو کر کلکتہ کو بہاگ گیا خوف کی ماری  
وہ ہان ہی نہ ٹھہرا اور ایک جمعیت باسنو آدمی کی جوڑ کر کشتیانی باس آقا اپنی کمی فرستاد  
کو چلا گیا کلاو صاحب راہ خشکی سی کلکتہ کو گئی اور جہاز پیشتر اوستی ہان آہنچی اور دوسرے  
تک اسیر سی تو میں مارین کہ آخر کار دوسرے جنوری سندھ سترہ سو ستاون کو وہ قبضہ  
مل میں آگیا اور اسی سہل طرح ہر قبضہ انگریزوں میں آیا کہ صرف دو جاری آدمی تلف ہوئی  
چونکہ کلاو صاحب کو یقین کلی تھا کہ نواب فی خوف دوڑ کے صلح کرے گا اسلئے دو دن بعد  
بر لینی کلکتہ کی اوستی جہاز و لشکر مو کلی کو جو اسوقت میں ایک بڑی جامی تجارت دولت  
کی تھی پہنچی اور اسے صرف ہو گئی فوراً بعد لینی کلکتہ کی اوستی سیٹھوں باس کی آدمی سہرا  
میں پہنچی تاکہ وہ معاملہ صلح کا درمیان انگریزوں اور نواب کی کروادین سراج الدولہ کی  
اولا صحت انکی بخوشی تمام سنی لیکن اوستی یہ بات معلوم کی کہ کلاو صاحب ہو کر

## ذکر سراج الدولہ

۱۵

ایلیا اور امیک کے تجارت گاہ کو لوٹا نہ وہ بہت غلط من آیا اور حکم دیا کہ فوراً لشکر کلکتہ کو روانہ ہو اسکی مود لشکر کی تیسویں جنوری کو دریائی سوگلی سے عبور کیا دوسری فروری کو کلا کی فرق کمپو کلا اور صاحب سی وہ گزرا اور عقب شہر کے خیمین لٹھب کتی فوج کلا اور من ساٹھ انگریز اور بارہ سوہند وستانی اور لشکر نواب قریب چالیس ہزار کی تہا سراج الدولہ کی پہنچی سی کلا اور صاحب نی پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اسبات پر راضی ہوا اور کمی ملاقاتین سفیران انگریز اور نواب کی ہوتیں لیکن اونہوں نی اوسے است سجا کر اوسکی انوال اشتی پر اعتماد کیا اوسکے آنی سی باشندگان اطراف کلکتہ کی بہاگ کتی اور غلام کر و باس کم ہوتی لگا اس سب سی کلا اور صاحب نے ایک بار کی حملہ کرنا مناسبتات کی جو پہی فروری کو وہ جہاز ایدمرل کو گیا اور جہتہ سوطاح اس سی لتی آدمی مات پر ایک کنٹر کر دیا تہا کہ وہ مہم ہر سوئی اپنی کی زمین پر آوڑا اور وچبی تمام لشکر مسلم ہو گیا اور چار پر کو چ طرف کم نواب کلا اور صاحب کی لشکر میں تیرہ سو چاس انگریز اور آٹھ سوہند وستانی سب ہی نہی وہ اس جمعیت کو ساتھ لیکر واسطی حملہ کرنی کی لشکر عا و پر چوبیس تہا اوسنی زیادہ تہا حال اسچر ہوتی سی کہ رشتہ سی کرنی شروع ہوتی کہ کوئی شخص عرصہ میں کرتا کہ اسنی اپنی ندیکہ سکتا تہا اور یہ اکثر آخر موسم سردی میں پڑا کرتی سی انگریز لڑتی ہوتی کمپوی دہمن یا جاگے دوسویں دینین سی مقتول اور زخمی ہوئی لیکن نواب کی آدمی بہت آسپی ماری گئی تھی بد اس سخت حملہ اونکی سی وہ ترسناک ہوا اوسنی دیکھا کہ کسی ایک ستمن دلاور سی اوسی مقابلہ دریش ہوا تہا اور فوراً کمپو ناچار کوس کی فاصلہ پڑا تہا کلا اور صاحب دوسرے حملہ کا سامان کیا اب سراج الدولہ جنگ سی بہت عاجز ہوا اور عہد ویمان صلح قومیہ نوین فروی کو منظور کیا تمام حقوق سابقہ اپنی ان لوگون نی حاصل کتے علامہ نواب بین انکی اسبائش پر محصول بالکل نہا اور حصہ

حکومت اور بنامی ایک راضیہ جدید کی اجازت باقی نواب فی دایں کردی تمام اسباب  
کا جو لڑائی میں غارت گیا تھا اور ادا کر فی قیمت کاملہ ان اسباب کی جو ضائع ہو گئی تھیں  
اقرار کیا بلحاظ طفرہ انگریزوں کی نواب فی اون عہد کو اپنی حق میں بہت مناسب جانتا لیکن  
کلا اوصاحب اس سے مطلع تھا کہ ایک لڑائی ترکستان میں درمیان فرانسسین اور انگریزوں کی ہو گئی  
تھی اور فرانسسین جانتے تھے کہ برائے شکر کلا اوصاحب کی تہا اسلئے وہ اندیشہ نہ تھا اور نواب سی  
اول صلح کر کے حملہ کرنا فرانسسین پر مناسب جانتا خبر جنگ ان دنوں قوموں کی حکومت میں پھی  
کلا اوصاحب فی فرانسسین سے پیغام کیا کہ ہم ملک ترکستان میں صلح رہیں اور ایک  
دوسرے پر حملہ نہ کریں گی گورنر جانڈنگر فی جواب دیا کہ میں یہ بات منظور تھی لیکن اگر خبر عظم  
فرانسسین کا آتا تو یقین تھا کہ وہ اس عہد و پیمان کو جائز نہ کہتا کلا اوصاحب فی دیکھا کہ  
کوئی تدبیر ایسی نہ تھی کہ جس پر اعتماد ہو اور حکومت کو بھی محل خطر میں نہ آیا اس واسطے کہ فوج فرانسسین  
جانڈنگر میں کثرت سی تھی اور یہ بھی جانتا تھا کہ سراج الدولہ فی صلح خوف کی تھی اور وقت قابو  
کی وہ بہر استعداد کیا رہو گیچا چونکہ نواب فرانسسین میں ایک مدت سی موافقت تھی اسلئے  
کچھ فوج ان سے واسطی انکی مدد کی بھیجی کلا اوصاحب فی حملہ کرنا فرانسسین کی بستیوں  
بر فی استرضای نواب کی مناسب بنانا اور چند درخواستیں اسباب میں یہاں پہنچیں  
لیکن اسنی کچھ جواب با صواب نہ آیا اور لیت و لعل میں ڈال دیا ایدرل دسین فی ایک خط  
اوسکو اس مضمون کا لکھا کہ شکر جتنا عین مطلوب تھا موجود ہی اور ہم تاثرہ جنگ سطح مشعل  
کریں گی کہ انطفا اوسکا ساتھ تمام باقی گنگا کی نہوسکی گاسراج الدولہ اس سے بہت  
خوف زدہ ہوا اور دسویں مارچ سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو خط معذرت کا لکھا  
جسکے انجام میں بلحاظ قوم تھی کہ جو ہم بہتر سمجھو کرو کلا اوصاحب فی اس ایسا ہی جانتا تھا کہ اگر فرانسسین  
بر سمجھی علی لغو فوج اپنی خشکی کی راہ سی جانڈنگر کو لگیا ایدرل دسین تری کی راہ جہانوں

یوگیا اور سامتی شہر کی لنگر کئی کلا او صاحب فی بہت مردانگی اس لڑائی میں غلامی کی لیکن  
 حقیقت میں آجکے کو فوج بھری فی شخیر کیا یہ ایکٹ اہلکار ہا جس میں ایک لنگر نہیں دیکھو  
 پہنسی ہوئی تھی یہ مقام بعد محاصرہ نون کی تصرف میں آیا یہ بات اکثر مفہوم ہوئی تھی  
 کہ لنگر نون فی سپاہیوں یا افسروں فرانسسی کو رشوت دی او جانگو کو غامی لیا و انہ  
 جو آگے نہ گورہوں کی موجب اس افواہ کاموں میں قلعدار فرانسس فی ایکٹ لنگر اور مالکا  
 کشتیان غرق کر کر بند کر دیا تاکہ لنگر نون جہاز لگی نہ پڑ سکین اور ایکٹ فی سی نہ کہو لی کہی جس  
 جز آدمی واقع تھی بڑی ٹوٹا می ایک شخص افسر فوج فرانسسی کو رزری نارڈسی  
 ناخوش ہو کر کلا او صاحب سی جا ملا اور مقام نہر سی مطلع کیا اسنی چند روز کی بعد لنگر  
 انگریزوں کی سی کچھ روپی پیدا کئی اور فرانس میں اپنی باب پاس بھجوا دئے جسکو و سنی  
 اہانت نہی لیا اور کہلا بھیجا کہ یہ روپی دغا بازی ٹکڑا می کا ہے سبب اسنی اوی ایسی غیرت  
 اتنی کا و سنی ایکٹ مال کی پھانسی بنا کر دروازہ اپنی سی لگات او جان بحق ہو سبب  
 عہد و پیمان سراج الدولہ کی انگریز واسطی بنا دار الضرب او قلعہ کی ماؤن ہو گئی وہ سارے  
 برکس سعی لاماصل اسطی ان مطالب کی کرتی رہی کیونکہ قلعہ قدیم حبیر کہ نہا سہولت  
 متصرف ہو گیا خفیہ بنا گیا تھا کلا او صاحب جلد تیار فی فضیل حکم میں کہ جب پرتوی مستانی  
 فوج غلبہ کر سکی مصروف ہو ابنا د قلعہ جدید کی سستہ سوستاؤں عیسو میں بڑی آوی  
 اسکی تمام ہوئی میں بہت سعی کی وقت بناؤ انہی کی اسنی کچھ لحاظ رو کا گیا کہ کتنا اسکی تعمیر  
 میں صرف ہو گا اور حسب طرچ ایکٹ فہ شروع کیا تھا پراوسمین کچھ تصرف نہ کر سکتا تھا اگرچہ بیابان  
 تدریج معلوم ہو گئی کہ اس عمارت میں دو کروڑ روپی خرچ ہوتے اور ایک الضرب اسنی  
 سال میں تیار ہوئی اور پہلی ضرب کہ انگریزوں کی فون گسٹ شہر سوستاؤں عیسو کو بنگالہ  
 میں پڑی کلا او صاحب جبکہ تصرفات انگریزوں کو نہ و مقرر کر کر کی دیکھا کہ یہ بات

بزرگی قائم رہی گی اوسنی شروع سی دیکھا کہ وہ ہجارت نہیں سکتی بلکہ اگی جانا اور حضور  
 وہ اس تدبیر میں تھا کہ فرانسس ہرنگالہ میں ایک چار زمین کی مالک تھی جسی نامی فر  
 فرانسس اصلا عدو کھن میں بہت طرفیاب ہوا اور زور و کثرت سراج الدولہ باوجودیکہ انگریزوں کی  
 صلح اور دوستی رکھتا تھا بہرہی وہ بھی کو بلاتا تھا تا وہ انگریز حملہ انگریزوں پر کری اور چند خط  
 اوسکی کلا او صاحب کپڑی تباہی اور بربادی جو سراج الدولہ فی ہاتھ انگریزوں کی تھی  
 تھی اوسکی دل نشی ہوئی تھی اور اکثر اس بات سی وہ غصہ میں آتا تھا ایک دن ویٹ صاحب  
 ریڈنٹ سی خفا ہو کر وہ کہتا تھا کہ تم تمہیں اپنی دربار سی نکال دین کی اور دوسرے  
 دن اسکو خلعت سرفرازی کا دیتا تھا انک خط کلا او صاحب کپڑا داتا تھا اور دوسرے  
 دن اوسکی معتد میں اسکو خط لکھتا تھا جب انگریزوں کی دیکھا کہ جب تک یہ جوان برغزو  
 ریاست ہنگالہ پر رہے گا امن چار کسی نوع متصور ہوگا جب کہ وہ تدبیر اپنی دل میں  
 واسطی اپنی حفاظت کی کر رہی تھی کہ ایک فی صاحبین فراب سی اوس پاس خط بھیجا اوسکی  
 خود سری و ظلم سی ل او کی رٹ کتی تھی اور عزت و مال جان او کی اس سی ہمیشہ خوف میں  
 تھی سابق اس سی انہوں فی اتفاق کر کر چاہا تھا کہ شوکت جنگ کو مسند یارست بٹھاؤں  
 لیکن بہ تدبیر او کی کچھ سبز نہونی بار بار ارادہ اوسکا اوسکے اناردینی پرست سی سی  
 ہوا اور خفیہ انگریزوں سی مدد طلب کی تھی اور مند و لوگ یہ سمجھتی ہیں کہ زمینداروں فی انگریزوں  
 کو بلایا تھا کہ اوس سی ملک لی لین و رہا تہ سراج الدولہ سی او نہیں رستگار سی دین اس سبب  
 سی یہ بات ضروری کہ ہم قول راست بیان کریں زمینداران بد و وان یذبا یا رچہ  
 بالسی در ضلع کی اوس کشتی میں شرکت تھی کس طرح وہ ہو سکتی سی یہ لوگ فقط محصل  
 سرشتا اس سرکشی کی یہ لوگ تھی سیہ یہ متول صاحبان بادشاہی میر جعفر بخشی و خراجی  
 فوجی چند و خواجہ وزیر نجاتان و دولندان لوگوں فی کلا او صاحب پاس در خوا



درخواست اس مضمون کی پہنچی کہ وہ معہ فوج انگریزی یہاں آوی اور سراج الدولہ کو سنبھالے  
 سی اور تارسی و ریجائی اوسکی میر خضر کو بٹھاوی انگریزوں نے دیکھا کہ بی تفریق جاری یہی یہاں  
 ایک سرکشی اور ٹہنی والی سی اور اوسکی مدد کرنی میں ہمیں منفعت کثیر ہو گے صاحبان  
 کونسل چون کہ بی عمت اور بوی شجاعت نہ کہتی تھی اسلئے اس سازش میں نہ  
 ہونی میں تامل کیا بلکہ ایڈمرل ویٹ سن نے اوسکو ایک مر عظیم سمجھا اس واسطی کہ وہ  
 لوگ جو اب تک غریب تجارتی کیونکر جرات کر کے جاتے اور حاکم اس ملک کو نکال دیتی  
 لیکن کلا اوصاحب ایک مرد شجاع اور دلیر تھا اور تمامی مشکلات اوسکو موجب باوقوف  
 کامیابین ماہ اپریل اور مئی میں نوشت خواند اس معاملہ کی کلا اوصاحب راضی نواب میں  
 بوسیلہ ویٹ صاحب ڈیڑھ مرث آباد کی محفے نواب سی جاری رہی اور وہ بالکل اس  
 معاملہ سی آگاہ نہوا بلکہ سوائی ایک مرتبہ کی اوسکو کچھ شک بھی نہوا اوسنی میر خضر  
 کو بلا کر قرآن الہی دہرا اور اس بات کی حلف لی کہ وہ اس سے نکاح فرمائی اور بیوفائی نہ کرنا  
 تمام حسابات آمادہ ہو گیا یہہ از قریب کہ زبان امی چند کی طائر موجاوی وہ دولت  
 بیشمار رکھتا تھا لیکن طامع بڑا تھا اوس سی یہہ اقرار ہوا تھا کہ جتنا روپیہ کہ نواب کا ہاتھ  
 لگتا اوس میں سی حساب بانچہ روپیہ سیکڑے کے اوسے دیتے لیکن وہ  
 اسے راضی نہوا ایک دن بوقت شام کے وہ ویٹ صاحب پاس گیا اور یہ بات کہی  
 کہ اگر تم تیس لاکھ روپیہ زیادہ کی نوشت کر دو گے تو نواب تمہاری ساری ساری سے  
 مطلع کر دوں گا اور یہ بات طائر نہی اگر راز افشا ہوتا تو ویٹ صاحب اور وہ لوگ  
 جو اوس میں شریک تھے ماری جانی ویٹ صاحب فی اوس مکار و دغا باز کو بہت  
 دلاسا دیا تاکہ کچھ مہلت حاصل ہوتی اور فوراً کلکتہ کو یہہ ماجرا لکھ بھیجے نہ کہ کلا اوصاحب  
 صاحب مضطر ہوا اسنی امی چند کو دشمن خلق سمجھا جس نے یہہ قریب واسطے

زیادہ لینے رو بہ لاکیا تھا اسنی خیال کیا کہ جو مکروہ علیہ اوسکی فریب کو شکست دے گی  
 مناسب تھا اوسنی وٹ صاحب کو حکم بھیجا کہ تم بموجب گہنی اوسکی کی اقرار کرو اوسنی  
 دو کاغذ تیار کئی ایک میں قرار تیس لاکھ روپی دینی لکھا اچھی کو درج کیا اور دوسرے  
 میں وہ رقم بالکل لکھی کاغذ جس میں کہ اقرار تیس لاکھ روپے کا تھا اوسی دیکھا دیا جس  
 اوسی اٹلیان ہوا اور میر جعفر سی یہ بات اقرار پائی کہ وہ جمعیت اپنی کی منگام بھیجی لشکر  
 انگریزی کی لشکر آقا اپنی سی جد موکر آئے جسے جیر مہیا ہو چکی کلا اوصاحب نے لکھنؤ سراج الدولہ  
 لکھا اور اس میں تمام تکالیف جو انگریزوں نے اوسکی ماتہ سی اوٹھا تیں ہندوستان اور اوسکی فاضل کا  
 الزام دیا اور یہ نہیں لکھا کہ تمہنی جو تلو فی ہن او کی اقرار کیا تھا اد کیا اور فرسینو تلو اسطی اخرج انگریزوں  
 کی طلب کی ہو اور انجام خط میں یہ لکھا تھا کہ میں خود شہر آباد کو آتا ہوں تا امر ارد بار بٹھاری کی  
 قضا یا جو باہن جاری اوٹھاری میں فیصلہ کریں تا طم طر خط اور یہی استماع اس خبر سی کہ کلا او  
 صاحب آہی مضطرب ہوا اور پلاسی کو جمعہ لشکر کی کوچ کیا کلا اوصاحب نے شروع ماہ جون سنہ  
 شمسوستان کو لشکر انبار روانہ کیا ستروں جون کو وہ کٹوا میں بھیجی اور دوسری دن  
 اوسکو محاصرہ کیا اور قابض ہو گئی اویسویں تاریخ کو بارش شدت نشی ہوئی کلا اوصاحب کو  
 اس میں تردد تھا کہ آیا وہ دریاسی گذر کر نواب سی مقابلہ کرتا یا اولٹاٹ جاتا اسطی  
 کہ نہ کچھ نشان میر جعفر کا بہان اوسنی دیکھا اور نہ خط اسکا پایا اوسنی ایک شعری دریا ب  
 کی جمع کیا اور خلاف جنگ کی انکی ای فی کرار پایا اہ لا کلا اوصاحب نے انکی راسی کو مستحسن جانا  
 لیکن بعد خوب غرض کرنیکے اس مقدمہ میں اوسنی لڑنا مناسب سمجھا اوسنی بغور  
 دیکھا کہ اگر بعد اتنی دورانی کی وہ اول پہر جاتا تو البتہ خواہ انگریزوں کی منگام میں سی  
 جانی رہتی یا میسویں کو لشکر فریب طلوع آفتاب کی دریاسی عبور کرنی لگا اور جہاں گنٹہ بعد پھر  
 کی تمام فوج دوسرے کنارہ پر اوڑھائی اوٹھون فی بہان مقام کیا او آگی کوچ کیا اوسوں کو دھوکہ



دوپہر ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ بن یاسی مین پہنچی اور صبح موتی سی لڑائی شروع ہو گئی تھی اور  
میر جعفر اور اوسکی لشکر کا منتظر ہا لیکن یہاں ہی انکا کچھ انڑیا یا نواب کے فوج مین پتہ نہ ہوا  
سوار اور رئیس فرار پادہ تھی وہ عقب فوج کی خیمہ مین معوضہ شام کو یونکی میٹھا رہا اور میر  
لڑائی گئی میر جعفر اگرچہ جمعہ لشکر وہاں موجود تھا لیکن اوسنی کہتھا بلکہ کیا قریب پہری ایک  
گولہ میردن کی اگر لگا اور ٹانگ اوسکی اور گئی اوسکو نواب کی خیمہ مین اتر آوی جسکو زو اب  
مین جان بحق تسلیم کی نواب بہت اسید ہوا اور تمام نوکر دن پر شک دغا بازی کا کرنی لگا  
اسنی میر جعفر کو بلایا اور اپنی گٹری اوتا را اوسکی قدموں پر درمی اور بہت تفرع والجا ج سی  
کہا کہ وہ بواسطہ روح نانا انی کی اوسکی قصہ میر معاف کرتا اور اوسوقت درمانگی مین ہی  
فشت نہ دیتا جعفرنی اقرار کیا کہ مین تیرا خیر خواہ رہو نیکا اور جیسی دغا نکر و نیکا اور اسطی ظہار  
دولتخواہی کی اسنی نواب سی نصیحتا کہا کہ اب دن بہت اگیا سی مناسب ہی کہ تم لشکر  
اپنی کو میدان کارزار سی بلا لو اور کل انشا اللہ تعالیٰ ہم دونو با ہم ہو کر کٹ کر گئی کرنکی اور  
لڑین گی جب مومن لعل سپہ لار فوج نواب جنگ مین سرگرم تھا کہ حکم واسطی اسکی پہنچا  
پہنچا اور وہ بالکہ اہ اوسکو بجا لالہ کی چلی جانی سی سپاہ بیدل ہوئی اور ہر طرف بہاگ نکلی نکلا اور  
صاحب ساتھ اس آسانی کی مظفر منصوبہ سراج الدولہ ساتھ ہی پر سوار ہوا اور دو ہزار  
سوار ہمراہ لیکر تمام رات چلا اور صبح کے وقت قریب آٹھ بجی کی شد آباد مین داخل ہوئے مین تمام  
اپنی افسروں اور مژین کو طلب کیا کہ اوسکی پاس انکر حاضر ہوں لیکن ہر ایک و عین کا اپنی اپنی گھر  
گیا بلکہ خراسکا نہی اس مین کتاہہ کر گیا ایک دن کامل وہ تھا قلند مین ہات اوسنی اپنی  
جانبازی کا ارادہ کیا رات کی فبت اوسنی اپنی زوجہ اور تھوڑی ایک فقیون کو رہتوں  
مین سوار کیا اور زند و جواہر حبتا انہن آسکا بہرا اور ادھی رات پر مین گھنٹہ گزری تھی کہ وہ  
بہگوان گولہ کو بہاگ گیا یہاں سی اوسنی بارادہ ملنے لا صاحب فرانسس

کے جبکہ اوسنی بیٹہ سی بلایا ہوا کشتیوں پر سوار ہو کر راہ دریا کی لی جنگی سی حکومت  
انگریزوں نے ہندوستان میں استقلال پایا اور انکی اس لڑائی میں صرف ہین انگریز اور کچا  
ہندوستانی سپاہی مقتول اور مجروح ہوئے اور انکی کی جعفری کلا اور صاحب ہی ملاقات کی  
اور مبارکباد کی آفر کی دی وہ تہ شہ آباد کو گئی میر جعفر قلعہ بادشاہی کو اپنے قبضہ  
میں لایا تمام روسا شہر اور امرا ملک مان جمع ہوئی اور دربار ہوا کلا اور صاحب اپنی  
جای سی اوٹھا اور ہاتھ میر جعفر کا کبڑ کر تخت پر بٹھایا اور ادب نوابی رنگالہ و بہار و اڑیسہ  
کا بجا لایا وہ موجہ صاحبان دیگر اور رام چند دیوان کلا اور صاحب اور بھوشن اونسے  
منشی کی خزانہ برکتی اوسمیں اونہوں نے دو کروڑ روپیہ سی کچھ زیادہ کی اسے اور روپائی  
تور خر اوس نامہ کا بیان کرتا ہی کہ بہ خزانہ فقط باہر کا تھا اور ایک خزانہ اور تھا جو زنانہ میں  
رہتا تھا اور اس سی کلا اور صاحب کو مطلع کیا اس گنجینہ میں کہا گیا ہی کہ آٹھ کروڑ روپے  
سی زیادہ کا مال چاندنی سونی جو باہر کا تھا وہ کہتا ہی کہ میر جعفر اور امیر بیک و بھندرا اور بھوشن  
نے یہ دولت لی اور یہ قول عین دوع معلوم نہیں ہوتا اس واسطی کہ راج چند جسکا مشاہیرہ  
روپی تھا دس سہ س لکھ ہوا اور سو کروڑ روپیہ کا مال جو بڑا بابو بھوشن جو بعد از ان طع  
راج ہوا اوسکی تنخواہ زیادہ سا آٹھ روپیہ سی نہ تھی چند روز بعد اوسنی اپنی ماکہ شہر میں  
نواکھ روپیہ صرف کئی ایام مصائب انگریزوں کی اب منقطع ہو جوں سترہ سو چھ  
عیسویں کوٹھی اور تمام حساب تجارت اُنکا تاج ہوا تھا اونسے بد ریغہ تہر ہوئے  
اُنکا رنگالہ میں بانور کہنی کاٹھکانا رہتا تھا جوں سترہ سو ستاون کو وہ فقط اپنی  
کوٹھی پر بہر متصرف نہو گئی بلکہ سراج الدولہ کو جو انکا دشمن تھا مغلوب کیا اور ایک ہی طرح  
سی نواب بنایا اور رنگالہ سی فرانسیس کو جو انکی مخالف تھی نکال دیا اب فقط یہ  
بابت رہی نہی کہ وہ نقصان اپنی کو خزانہ مرشد آباد سی وصول کرنی اس بات نے

نے فرار بابا کہ ایک کڑوڑ روپی کمبئی واسطے نقصان سرکار کی اور سچاس کہ روپے  
صاحبان انگریز عوص اپنی اپنی اثاث البیت کی جو ملکیت کی شکست میں غارت کیا تھا اور  
بیس لاکھ روپی ہندوستانی اور سات ارب روپی لیتی علاوہ اسکی بہت روپی انعام میں فوج جو  
وہ بری کو عطا کرتی بلکہ نوکران سرکاری بھی جو ساعی واسطی مسند نشینی میجر فیکر کی موتی  
محرم و نم ہی کلاؤ صاحب فی نولاکہ روپی لیتی اور دوسرے صاحبان کونسل فی کلم لیتی  
اسبات کا عہد بیان ہوا کہ انگریز جمیع حقوق اپنوں پر بطور سابق کے قابض تھے اور  
زمین جو باہن خندق کی تھی اور وہ سو کڑی مرے اوستی تحت انگریزوں میں تھی اور اختیار مسد  
شہروں جنوبی ملکیت کا کالہی تک سرکار کمبئی کو ہوتا اور فرانس ان اضلاع میں تھی  
سراج الدولہ ہنگوان لکھنؤ کو روانہ ہو کر راج محل میں پہنچا اور کشتی سی اور تر کر قریب جہولہ  
ایک فقیر کی جسکو اوسنی قبل اسی بہت اذیت دی تھی کچھ کہانا واسطی بی بی اور بیٹے  
کے لگائی لگا اس شخص فی آئی سراج الدولہ سی اون لوگوں جو اسکی متلاشی تھے آگاہ  
کیا اور وہ ہونی انکراو سے گرفتار کر لیا اسی بہت مت و سماجت ان لوگوں کی حبس  
مفتیہ بستہ و ہمکلام مشکل ہوتا تھا کی لیکن اونہوں فی ایک بات اسکی نہ سنی اور تمام  
زور و جواہر اسکا لوٹ لیا اور مرشد آباد کو الٹا لگتی جب کہ وہ شہر میں پہنچا میجر فیکر  
سی افیون پی تھی اور موافق عادت کی اسکی خمار میں پڑا ہوا تھا میرن تھی اسکی نے  
جو ایک بڑا فاسق و فحار تھا سنکر کہ سراج الدولہ آتا ہی حکم دیا کہ اوسی متصل مکان جاری کی  
قید کریں بعد ایک دو گنہ کی اوسنی اپنی رفیقوں سی اسکی قتل کرنی کی لیتی کہا  
لیکن اون نے انکار کیا مگر ایک شفی محمد بیگ نامی فی جسکو علی وردی خان فی پرورش کیا  
تھا اسلے شنیج بر مبادرت کی جو میں کہ یہ شخص اوس مکان میں داخل ہوا کہ نواب  
بدلیضی اس کے ارادہ سی واقف ہوا اور بولا کہ میں معوض خون حسین قلی خان

کی مارا جاتا ہوں جو میں کہ اوسنی یہ الفاظ بولی تھی کہ قاتل فی شمشیر نکالی اور کئی ضربوں  
میں کام اور کا تمام کیا وہ اوسکی بافون میں گر پڑا اور دم واپس کوسنی یہ الفاظ بولی کہ اب  
حسین قلیخان کا انتقام ہوا بعد ازاں اوسکی لاس کی ٹکڑی گئی اور ہائی بری عتنائی سی لایا  
اور بطور تشہیر کی تمام شہر میں پھرا کر اوسکی مدفن کو لگیتی یہ بات مشہور ہوئی کہ حبیبیان  
فی واسطی کسی ضررت کی ہائی کو ٹیرانا جا ہائی اوسی مقام پر جا کر اسوا جہان سراج الدولہ  
فی حسین قلیخان کو اٹھارہ مہینی پشتہ راتا ہوا اور چند قطرہ خون اوسکی لاش مجروح سے  
اسجا پر جہان کہ اوسنے اوسن بگناہ کا خون بہایا تھا گرے \* \* \*

وہ حسین قلیخان تا صبح پڑا ہوا اور اوسکی عشا کو بت ناپسند کرتا ہوا اور انکی بربادی کی تھی  
واسطی اسبا کی اوسنی پہلی ایک نام پنی کو اوس شہر کو بھیجئے اوسکی مہارے کو دن کی وقت سامسی کو کو  
مارڈ الا بعد ان اوسنی واسطی قتل حسین قلیخان کی اجازت نانا اپنی سی جا ہی اور دینی خان فی جواب کیا کہ یہ  
بات بی اجازت نوش محمد و سکی آقا کی ممکن نہیں کہ وقوع میں آوی سنی سکا رہے اوسی کچھ خبر تو بخ نکلی  
بلکہ شہر جو کہ واسطی شکار کی اچ محل کو چلا گیا تا وہ سدا ہا اوسکا نکرتا اوسکی وجہ پنی سراج الدولہ خود  
نوش محمد پش گئی اور اجازت قتل اوسن ہ فریق نوکر کی جو کئی کہیئے بلکہ وجہ نوش محمد فی اہمصد مہین سحی  
کی اوسنی اونکی متون سی عاجز ہو کر سہا بک منظور کیا سراج الدولہ بعد ملاقات کی وانا اپنی دوتخانہ کا احسن  
قلیخان کی گہر کی پاس سے لڑا اور حکم دیا کہ اوسکو گہر سے نکالی لاوین اپنی سامنی اوسکی ٹکڑی ٹکڑی کر دے اوسکی برادر  
نابینا کو بھی سوتوت دے کہ کیا مورخ محمدی کہتا ہے کہ حبیب س قتل بد رنخ کی غضب اور پکڑ گاران  
خانہ ان آہ درد بخان کی نازل ہو چکا ونگذری تھی کہ نوش محمد مر اوسکی بہائی محمد صدور اور کسے  
بعد مہینی کی عالم بقا کو گوج کیا آہ درد بخان سبب اطوری اپنی فوسی بت آزدہ و شک خطہ طرہا  
اور مرنی اونکی دونو ہتھون سی اوسکی کمر ٹوٹ گئی تھی اور اوسی غم میں نوین اپرل سندرہ سو  
چہین عیسوے کو اس دار فانی سی رحلت کی \* \* \*

اوقت ار میر حفیظ کو اہل برسر صوبہ معترف ہوئی اور یہ بات جلد ظاہر ہو گئی کہ ولایت  
 لہر نجابم موہر سلطنت کی نہ تھا اور وہ نامزدوبی رحم و طامع تھا اسکا اولاد بادی  
 حرات ان ہنود کا جو زیر حکومت اوسکی تھا اور یہی ابام ناظمین یقین کی اوہنوں فی دولت  
 بیشمار حج کی تھی ہوا وہ اول راجہ ای دور لب منصرم اعظم بر جو علاوہ دولت تھیں اس کے  
 لشکر حیرت آرمی کا رکھتا تھا گراہہ مرد صاحب طبقہ اون شخص میں سے جنہوں کی کہ او  
 مسند پر بیٹا تھا بہت چالاک اور دشمنیوں تھا جسٹو رہ اسطی اوتاری سراج الدولہ کی مسند پر  
 ہوارای دور لب نے اوسکی مخالفت کو صلاح دے کہ مسند پر بجای اوسکی میر حفیظ کو نہ لروا  
 تھی جسکی عوض میں میر حفیظ خواہاں بربادی اوسکی کا ہوا اور اسی دن ایسی نفرت ہوئی کہ  
 بکمان اسکی اوسکی چھوٹی بہائی سراج الدولہ سی دوتی ہی دس معصوم کو مراد والا اور دور لب سب  
 حمایت انگریزوں کی اوسکی ماتہ سی سج رہا ناظم بعد از ان پی بربادی رام نرائن کی  
 جو ایک ست سی نایب صوبہ رہا رہا ہوا اور صوبہ داری اس مقام کی تمام بہائی ہی  
 کی جو بموجب روایت کلا او صاحب کی میر حفیظ سی زیادہ تر موقوف تھا جو نر کی راجہ ام  
 جاکم مذابو سبب قید کرنی اوسکی بہائی کی پرکشتہ ہو گیا راجہ اوہلی سنگھ نایب پور  
 فی سبب اغوا می کرنے اہل دربار کی بغاوت قبول کی بعد بیٹھنے میر حفیظ کے  
 مسند ریاست پر عرصہ بانجھینی میں تین سرکشیاں ان اضلاع میں واقع ہوئیں جہی  
 رجوع طرف کلا او صاحب کی جب سرکانتالی اعما درکھتا تھا یہ کہ کرنا اوسکا فائدہ ہوا  
 اسو اسطی کہ اوسنی تین سرکشیاں بغیر ہانے ایک قطرہ خون کی دبا دین سبب کانت  
 دعا جنری نواب کی وہ معہ لشکر کی بیٹہ کو جاتی ہوئی مرشد آباد ہوتا گیا وہ روپے  
 جو نواب فی انگریزوں کو دینا کیا تھا بہت سا اوسمیں کلاب  
 تک ادا ہوا کلا او صاحب فی بعد پہنچنے کے دارالامارت

میں کہا کہ کوئی سبیل وسطیٰ ادائی زر موعود کے ضرورے نواب اکبر اور  
 محمول بردوان و دنیا و موگلی کے لکھ دیا جب کہ یہ مقدمہ فیصلہ پا چکا ہندوستانی  
 و انگریزی فوج نے بٹنہ کو کوچ کیا رام نرائن کلاؤ صاحب اس آیا اور کہا کہ انگریز  
 اس کے حامی ہوتے تو البتہ وہ اپنی آقا کے مطیع و منقاد رہتا کلاؤ صاحب نے بہت سی  
 قیل و قال درباب قبول کرنے اطاعت اس کی کی نواب سی کی اور آخر کار اس نے  
 منظور کیا رام نرائن فوراً کہو کو گیا اور ادب تسلیمات میر جعفر کو بھی لایا اور انہی ریاست  
 پر بہر مستقل ہو گیا نواب اور کلاؤ صاحب نے معاً دور لب کی مرث آباد کو حضرت کے  
 اس شخص کو اس بات کا ظن تھا کہ صرف جب تک یہاں انگریزین میں مہمون نگارین  
 معاملہ کی ہونی سی بہت خفا ہوا مطالب اس کا اور اس کی باک پر بادی اور کم کر طاقت  
 ہندو کا تھا لیکن برخلاف اپنی خواہش کی انہوں نے اس سفر میں اونکی طاقت کو مضبوط  
 وہ دونوں کلاؤ صاحب سی بظن ہوئی میر جعفر برامی نام صوبہ دار تینوں ضلعوں کا تھا لیکن  
 حقیقت میں کلاؤ صاحب مالک تھی رہا جنکو انگریز دو برس شہر واسطے کہنی کا انخر کے  
 حضور نواب میں بہت سی سنت و عاجزی کرتے تھے اور روپی دیتی تھی اب وہ انکی پو  
 و خوش آمد کرنے لگے مسلمانوں نے دیکھا کہ ہندو جو صناعتیں تھیں انہوں نے جالبو سی  
 نواب کو چھوڑ دیا اور کلاؤ صاحب اپنی مطالب معروض کرنے لگی لیکن اسنی ایسا  
 طریقہ دانائی و اعتدال کا اختیار کیا کہ جیتکے وہ اُن امور میں مداخلت نہ کرتا  
 ذرا بھی خلل نہوا ایک نیا دشمن حدود بنگالہ میں پیدا ہوا شاہ عالم پیرہ ہلی کا باپ  
 اپنی سی مخالف ہو گیا اور صوبہ دار آکھ آباد و او وہ سی سازش کی اور ایک سپاہ عوام  
 انکا کی تیار کر کے وسطے تسخیر ہار کے اور تر مقصدان و نوصودان کا مدد کرنا شانزادہ کا تھا  
 بلکہ وہ بہر جیسے تھے کہ انہیں بھی کچھ اصلاً ع مابین میں مداخلت ہوتے



ہوئی شاہزادہ فی چند خطوط کلا اوصاحب کو بایں مضمون لکھی کہ اگر تم ہماری کامی  
 کرو گی تو تمہیں ہم اضلاع متعددہ عطا کریں گی لیکن اتنی جیسا کہ دیا کہین عہد و جان  
 جسے کہ چکا ہوں اور یہ ہو گا کہ میں اوستی دغا کروں اس طرف شاہ فی کلا اوصاحب کو لکھا کہ  
 اس کے بغیر گشتہ کو جہان کہین پاؤں گرفتار کر کر ہماری سیر کر دو اس کے میر حفیظ سبب جڑے نہ خواہ  
 کے اوستی مخالف تھا اور وہ باعث بی انتظامی کے لڑنے پر قادر نہ تھے اوستی دوبارہ  
 درخواست مدد کلا اوصاحب سے کی جسے شتابی تمام سترہ سو پٹاؤں میں بیٹہ کی طرف  
 نصبت کی پستراؤں کی پہنچنے کی فیصلہ کیا گیا تھا شاہ زادہ و صوبہ دار آلہ آباد نے  
 نو دن تک بیٹہ کو محاصرہ کیا اور اغلب تھا کہ وہ اوستی قاضی ہو جاتی لیکن حکم متصل  
 انگریزوں کا اور یہی دغا کرنا صوبہ دار اور وہ کا کہ جو غائبانہ صوبہ دار آلہ آباد کی اوستی ان حکومت  
 پر تصرف ہو گیا تھا انہیں معلوم ہوا تب اسنی شاہزادہ کو چھوڑا کہ وہ خود اپنی کامی  
 ثبت لیتا اور آب جلد واسطے پچانے ملک اپنی کی روانہ ہوا لیکن وہ لڑائی میں مارا  
 گیا لشکر شاہزادہ فوراً بعد اس سے کنارہ کر گیا اور تین سو آدمی اس کے ساتھ رہے  
 اور وہ ایسا مفلس ہو گیا کہ اس نے کلا اوصاحب سے کچھ روپی طلب کیا جس نے کہ  
 ازراہ فیاضی کی ایک ہزار اشرفیہ جوادی جب میر حفیظ کی اس خوف سی خاطر جمع ہوئے  
 اوستی ممنون ہو کر کلا اوصاحب کو ایک اپنا میر بنایا اور بطور جاگیر کے زائد فی کو جو  
 کہینی فی واسطے زمینداری کلکتہ کی دینا مقرر کیا تھا معاف کیا وہ قریب تین لاکھ روپیہ  
 سالانہ کے آمدنی تھی چند روز بعد اس معاملہ کی میر حفیظ کی کلکتہ میں جا کر کلا او  
 صاحب سے ملاقات کی اور وہ وہاں کمال عزت سی استقبال کیا گیا جب کہ وہ  
 بہان مقیم تھا کہ ایک ایسے دج کا بڑا لشکر بحری بندرہ نرا لکھنات جہازوں میں  
 آیا اور وہاں دریا پر لشکر کئے اور یہ بات جلد معلوم ہو گئے کہ وہ



برضی نواب بہان آئی تھی وہ چند مدت تک حیدرآباد میں رہا مگر فوج فرنگ کے  
 جو مقابلہ انگریزوں کا کر سکتی سازش کرنا رہا یہ سازش بواسطہ نواحہ حیدرآباد کے  
 کی حبیب پور و خان بہت مہربان مہربان تھا مگر اس کی ہمت نہ تھی کہ اس کا ہاتھ لگے  
 بڑا دولت مند ہو گیا یومیہ اخراجات اس کی نزاروئی کی تھی اور ایک تہہ سنی نذر مندر لگا کر وہ  
 کی نواب کو دی ابتدا میں وہ فرانس کی طرف ہی گامزن تھا مگر آبا دین تھا لیکن جنگی اور  
 دولت کو لبیب خیر خیر رنگر کی نوال آیا وہ انگریزوں سے چلا گیا اگرچہ سراج الدولہ اس پر  
 بہت اعتماد تھا لیکن یہ بھی نہیں لوگوں میں سی تھا جنہوں نے انگریزوں کو وسطی تار  
 اس کی کی مسئلہ سے اسی بلا با تھا بعد کشمیری کی حبیب اسی دیکھا کہ اس کی مطالب خاطر  
 پوری نہ ہوئی اسلئے اس کی فوج دج کی لایکا بنگالہ میں ارادہ کیا تاکہ وہ انگریزوں کے مقابلہ  
 کریں اس وقت میں شعری حبیب کی دو گروہ تھی جس کا ایک ایفہ برڈم گورنر جو دہلی  
 کلا او صاحب سی رکھا تھا اور وہ واسطی اور مت صلح کی مترد تھا اور دوسری کانس  
 ورنٹ صاحب سی تالبعین جن کا تسلط حبیب میں تھا بہت مفید شہر تھی انگریزوں  
 واسطی امن اپنی کی بہتری اہل دج کو اس کے اپنے قوم کی ناخداؤں کی رکھنی سی  
 ملاعت کی تھی اس واسطی انہوں نے بیویا کو لکھا اور ایک لشکر بمیدان لگا دیا  
 اس ملک سے نفع اپنا حاصل کریں مگر باکلا او صاحب آئی اس لشکر کی سی بہت دور  
 ہوا چونکہ انگریزوں اور اہل دج میں صلح تھی اسلئے اس کی فوج فرنگ نہ تھی  
 حصہ اس فوج اہل دج سی جواب اون پاس موجود تھا نہ تھی وہ بیباکی سی اپنی کاظم  
 مصروف رہا اور اس وقت میں اس کی کہا کہ نوکران سرکار گورنر ہندوستان بہتر  
 معروض خطر میں ہیں خاندہ فرانس کا بنگالہ سی معدوم کر کر اس کی ہر ارادہ کیا کہ  
 اہل دج ہی بہان زور نہ لکھنے باتے اس کی میر حنفی التماس کی کہ وہ فی الحال بہان

یہاں سی فوج چچ کو حضرت کرنا نواب فی کہا کہ میں خود ہو گلی کو جا کر تصفیہ ہوں امر کا  
 کرتا ہوں وہاں جا کر اوسنی کلا او صاحب کو ایک خط لکھا جس میں یہ قوم تھا کہ کچھ  
 عہد پیمان اہل دُج سی کر لیا تھا اور وہ کہ اپنی جہاز کو بعد گذری موسم کی پانسی لکھا جس کے  
 کلا او صاحب بہولت اس فریب کو دریافت کر گیا اور یہاں کہ کشتیان اہل دُج کی خبر دیا  
 نہ آئی پانیں اوسنی مورچاں لٹا کو جو زبرد کلکتہ واقع ہی مستحکم کیا لیکن پہلی حملہ کا ارادہ کیا  
 کشتیان اہل دُج کی محاذی قلعہ کی آئین اور فوراً حملہ کیا لیکن انہوں نے نہ ہمت بائی تب  
 اونہیں بھگت سواہل فرنگ اور آٹھ سو ملایا زمین پر اوتری اور خشکی کی راہ ساحل عبی دیا  
 سی جنوب کی طرف روانہ ہوئی کلا او صاحب نے کرنیل فورڈ کی کچھ فوج ہمراہ کی تا وہ بہت سے  
 جا کر اوس حکم کو جو مابین مقام مذکور و چند رنگر کے واقع ہی قابض ہو جاوی فوج دُج کی  
 آگے بڑھی اور بقاصلہ ایک سو جنوب چہیرا کی خمیر زن ہوئی چون کہ فورڈ صاحب جانتا  
 تھا کہ ان دونوں قوموں میں صلح و اتفاق ہی اسی اوسنی بی اجازت ارباب کونسل کی  
 حملہ کرنا مناسب نہ تھا اور اس بات میں اونہیں ایک خط لکھا اور انکا حکم قطع جا ہلا کلا او صاحب  
 گنجفہ بازی میں مشغول تھا کہ خط اوسکا پہنچا اوسنی اوسی مقام سی جواب اور کا بقلم سنی لکھا  
 عزیز میں فورڈ تمہیں لازم ہی کہ تم بی تامل جنگ کرو اور مہلت ایک خطہ کو روانہ نہ کرو اور کل  
 میں تمہیں حکم باجلاس کونسل کی پہچون گا فورڈ صاحب بہ مجرد پہنچنے اس حکم کی  
 فوج سے لڑنے لگا اور عرصہ آد گنٹہ میں اونہیں شکست دی اوسی دن انگریزوں نے  
 جہازوں کو جو دریا میں آئی تھی تسخیر کر لیا اور اس مہم سی اونہیں کچھ منفعت نہ ہوئی  
 بعد اختتام جنگ چہیرا کی نواب میرن ساتھ جمعیت چہہ نزاریا سات ہزار سو اون کی  
 آہنچا یہ بات طار تہ کہ وہ بی شبہ ادا اہل دُج کی کرتا اگر وہ ظفر باب ہوتے  
 لیکن اب اسنی انگریزوں سی شریک ہو کر انکا تعاقب کیا کرنیل فورڈ صاحب

ذوالجعد نہ میت دینی کے چنیر کو محاصرہ کر لیا اور یہ مقام مدت تک لڑ سکتا تھا  
 لیکن اہل دوح نے جلد کلا اوصاحب سی عذرخواہی کی اونہوں ادا کرنا روک دیا جس طرح اہل  
 میں انگریزوں کا صرف ہوا تھا اقرار کیا اور اوسنی اوٹلی جہاز ونگو جوڑ دیا چند روز بعد ان فراغ  
 ہونے کے ان امور سی ہ بڑی شان و شوکت سی ماہ فروری سنہ ۱۸۵۷ء  
 میں ولایت اکلند کو سواری جہاز روانہ ہو گیا لیکن تین برس کی مشقت و زحمت  
 جو اوسنی اوٹھاتی تھی بہت ضعیف و لاغر ہو گیا تھا اوسنی عثمان حکومت ہاتھ دین  
 سارٹ میں جھوٹی وہ ملک اب اس میں نہ تھا نواب میر جعفر نے جواب بہت ہی سن  
 بیگناہتا اختصار حکومت اپنی بیٹے میرن کو دیا وہ نوکران سرکاری سی گستاخانہ پیش آیا  
 اور اونکی بہت سی تحقیر کے اور رعایا اسکے سفاکی و بیرحمی سی ظلم و تعدی سراج الدولہ  
 کو بھول گئی شاہ عالم پسر شاہ دہلی نے سبب اس فساد عام کے واسطے منظور  
 کی دوبارہ جرات کی خادم حسین خان صوبہ دار پورنیہ نے نہیں کیا کہ وہ معہ فوج اوسکی لشکر  
 میں آئے جو میں کہ شانزادہ کرم ناسر جو حیدر بہار سے گذر رہا تھا کہ اوسے چہ نہ  
 پہنچے کہ وزیر عباد الملک فی اوسکی باب کو مار ڈالا تھا اس حال دیکھ کر واقعہ ہوئی ہنشاہ  
 ہندوستان ہو گیا اور صوبہ دار اودہ کو اپنا وزیر بنایا لیکن یہ ہنشاہ زور رعایا کرتا تھا  
 بلایا اوسکی دار الخلافت پر بھی اوسکی اعدا مسلط تھی حال اوسکا اور ایک نزاریکا اوسکے  
 اپنی قلمرو سی چند ان فرق نہ کرتا تھا اوسنی بیٹہ کو ہنضت کی رام نرائن جو ایک مرد  
 شجاع تھا اوسنی اسکی حفاظت میں بہت سعی کی اور مرث آباد کو ساتھ بہت عجز  
 انکسار کی کہا کہ ایک لشکر اوسکی مدد کی لیتی بھیجا جاوی کر نیل گیلی ایڈ جونی احوال حکومت  
 فوج کی رکھتا تھا فوراً ساتھ فوج انگریزی کی بر قافت میرن معہ فوج نواب کے روانہ ہوا  
 اوسے ملعون شقی نے چند روز نہولے تھی کہ دو اپنے افسر ونگو مروا یا تھا اور ونگو تو رکھا

اپنی حرم سرا میں ہی ساتھ خنجر کے جدا کیا تھا کسی بیگم اور امینہ بیگم جو صاحبزادہ بان  
 آہ اور بیجان اور بیٹیاں نولش محمد اور سید احمد مرحومین کی بہنیں چند روز ہی پہلے  
 ڈاکہ میں پتی بہنیں وقت روانگی کی اس مہم پر اسنی احکام اونکے قتل کی بھی حکم  
 ڈاکہ فی اونکی خون میں ہاتھ آلودہ کرنی سی انکار کیا جس پر میرن فی ایک انی مان میں کو  
 بھیجا اور حکم دیا کہ اونہیں بہانہ لیجانے مرث آباد کے کشتی پر سوار کر کر مع کشتی کی  
 کر دینا یہ احکام بے تفاوت عمل میں آتے قاتلین جب واسطے عرف کر فی کشتیوں کی ایز  
 نکال رہی تھی جنوی ٹہن بولی کہ اسی خدام دونو عاصی گناہگار ہیں لیکن معنی کچھ خطا ہے  
 بہنیں کی تھی بلکہ تمام حسمت و جاہ اوسکو ہماری خاندان سی حاصل ہو میرن فی وقت اپنی انگریز  
 کی اسٹیم سوڈیون کا ایکٹ کا غدر لکھا اور ارادہ کیا تھا کہ بعد معاودت کے  
 اس سفر سی اونہیں قتل کرونگا لیکن ہر اوسی الٹا ہرنا فضایب ہوا کرنل کلڈنی ام  
 نرائن کو لکھ بھیجا کہ وہ شہنشاہ سی اوسکی آئی تاکٹ لڑتا لیکن اوسنی اس نصیحت پیغلت  
 کی اور دشمن سی لڑنی گیا اور شکست فاحش پائی ٹپٹہ کا کوئی اب محافظ نہ تھا اور شہنشاہ  
 ایک حمایہ میں اوسپر قابض ہو جاتا لیکن وہ غارتگری ملک میں مصروف ہو گیا اس اثنا میں  
 کلڈ صاحب اپہنچا اور التماس فرما حملہ کرنیکی غنیمت پر کی لیکن میرن فی کہا کہ باتیں  
 فروری تک ستارنی مسعودین بیٹوں کو شہنشاہ فی حملہ اوپر دونو لشکر متفق کی  
 کیا میرن کی پندرہ ہزار سوار الگ ہو کر ہاک گئی لیکن کرنل کلڈ نے سات ہتھل  
 و مردانگی کے حملہ اوپر لشکر شاہ موصوف کی کیا اور تھوڑی عرصہ میں اونہیں ہر  
 دی اوسی شب کو شاہ عالم فی وہاں سی جمنی اوٹھا ڈالے اور پانچ کوس کی فاصلہ  
 پر میدان رزمگاہ سے ستادہ کئی اوسکی سپہ سالار فوج نے اسے  
 صلح دی کہ وہ بہاڑوں میں سی جاتا اور مرث آباد کو دفعۃ لی لیا اگرچہ وہ

ہشتابی تمام گئی لیکن بیرن فی فی الحال ایک کشتی تیر و روانہ کی اور اپنی باب کو خوف  
 سی مطلع کیا شہنشاہ عرصہ قلیل میں ہارڈون سی جو پندرہ کوس دریا ریاست سی ہی  
 باہر آیا اور فوراً حملہ کیا بلکہ اس مملکت میں دیر تک ہارڈون کلیدی فی الحال تعاقب کیا  
 دونوں لشکر مقابلہ میں ایک دوسرے کی بڑی اور فوج انگریزی نے شہنشاہ سی  
 لڑا جا، لیکن دس ہزار ہو کر بیٹہ کو چلا گیا اور اسی محاصرہ کی خادم حسین خان حاکم پور نے  
 فی الحال بادشاہ سی عرض کیا کہ وہ عانت حضوری کرنا چاہتا سی اور اپنی لشکر کو روانہ  
 کیا شہنشاہ نمودن تائید پر حملہ کر رہا، لیکن یہ بات ظاہر تھی کہ وہ اس شہر مسلط  
 ہو جائے لیکن اس اثنا میں کپتان نوکس ساتھ جمعیت قلیل کی بیٹہ میں گیا اسی گرنل کلیدی  
 فی ہجرتا اور تیرہ دن میں بردوان میں پہنچا وقت شب کی اوسنی مقام دشمن کو غور  
 دکھا اور دوسرے دن اوسنی جب وہ قلیو کہ میں تھی اور سپر کوش کی لشکر شاہ نے  
 شکست پائی اور اپنی خیموں کو آگ لیکر ہاگ گیا خادم حسین خان بعد ایک دو دن کے معہ  
 لشکر کی حسین سولہ ہزار آدمی اپنی حاجی پور میں آیا اور آمادہ پوش کر فی بیٹہ کاموا  
 کپتان نوکس نے سات ایک چھوٹی لشکر انگریزوں اور مند وستانیوں کی جو ہزار  
 آدمی سی زیادہ نہ تھی دریا سی عبور کیا اور ہنگو نہ میت دی یہ ایک بڑا کامیابی  
 دلاوری کا تھا جو اس لڑائی میں واقع ہوا اور اسی سبب سی مند وستانیوں کو انگریزوں کا  
 کمال اعتقاد ہوا راجہ شتا برای فی اس لڑائی میں اسی شجاعت اور دانگی ظاہر کی کہ انگریز  
 اوسکی مداح ہوئی بعد نہ میت کہانیکے حاکم پور نے واسطے رفاقت شہنشاہ کی روانہ ہوا  
 اور گرنل کلیدی و بیرن فی اس طرف سی آتی ہوئی اوسکا تعاقب کیا برسات شروع ہو  
 تھی لیکن ہزاروں کی تعاقب سی باز نہ آیا دوسرے جولائی مسدود سوسات کو وقت  
 فی طوفان شدید واقع ہوا اور بیرن جیکہ اپنی خیمہ میں قید تھے کہ ایک بجلی گری اور وہ

اور دونوں کو اسکی مرگئی کرنیل کلیڈ نی اس واقعہ سے مجبور ہو کر حاقب جوڈا اوٹین  
 کو ہرایا اور برسات بہر بیان رہا میرن اگرچہ عیاش تھا لیکن اپنی باکی سلطنت کا ایک  
 بڑا رکن تھا مونیخ محمدی اوس مانیکا یون لکھتا ہی کہ جو اس سے اس مرد عیش و منہ عمت  
 اب بالکل جاتی رہی اور نظم و نسق ملک کا خل کلی واقع ہوا لشکر فی قلعہ کو کھیرا اور  
 واسطے باقیات تنخواہ اپنی کی شور و غل کرنی لگی میر قاسم دلا د نواب اون سے آیا اور  
 اقرار کیا کہ میں تنخواہ تمہاری اپنی پاس سے دو ٹکا انگریزوں کو عنقریب ایک خرابی پیش  
 تھی حسین کہ روپے بہت مطلوب تھی لیکن اون پاس اتنا روپیہ نہ تھا جو لڑ سکیں نہ تو  
 بیقیاس جو اونہیں غیر مترقب ہاتھ لگی تھی بی تامل اوٹھا ڈالی اونہوں فی نوایا روی  
 درخواست کیا لیکن اسکی خزانہ میں بھی کچھ نہ تھا اس سب سے اونہیں بھر لینی دشمن کی کجہ اور  
 چاہتا ہیہات ظاہر تھی کہ حال اسطور ہمیشہ نرمیگا نواب فی میر قاسم کو سفیر کر کر کلکتہ کو بھیجا  
 اور وہاں اوسکا شعور و لیاقت وین سٹارٹ صاحب شکر صاحب باغعل ملہام  
 امور کمینی تھی ظاہر ہوا میر قاسم بار دگر واسطی ایک سری معاملہ کی بھیجا گیا اور گورنر  
 صاحب کی نزدیکی بات ثابت ہوئی کہ اس شخص سے نظم و نسق بنگالہ دوبارہ ہو گیا  
 اوسنی اوس سے کہا کہ وہ نایب ناظم اون ضلع کا ہوتا جسکو اوسنی بی تامل منظور کر لیا  
 وہیٹنگ صاحب کچھ لشکر کی مرشد آباد کو روانہ ہوئی اور یہ مقدمہ میر جعفر سے عرض کیا  
 وہ لیکن اسکی اقبال کرنی سے بہت ناراض تھا اوسنی سمجھا جس صورت میں کہ  
 تمام طاقت اوسکی داماد کی ہاتھ میں چلی گئی تو وہ مرجع انام ہو گا اور مجھ سے کوئی رجوع  
 نہ کرے گا وین سٹارٹ صاحب فی نواب کی مرضی نہ کھی خاموش ہو رہا اور میر قاسم نے  
 ڈرایا کہ میں نہن شاہ سے جا ملتا ہوں کیونکہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ بعد اس قتل قالی کی  
 رہنا اوسکا مرشد آباد میں خالی خوف سے تھا وین سٹارٹ صاحب فی اس لحاظ سے



سختی کرنا مناسب جانا اوسنی حکم دیا کہ لشکر انگریزی قلعہ میں نہرتا اور میر جعفر فی بہہ حالت  
دیکھ کر قبول کر لیا اور اس سے التماس کی کہ تمہیں مرشد آبادیا کلکتہ میں سکونت کرنے کا اختیار  
ہی اوسنی غور کی کہ بہ مقتضای غیرت نہ تھا کہ میں مرشد آباد میں ہی حکم اختیار جہاں ایک جگہ ہی کم  
تہا رہتا اور نریش اپنی دامادی اوٹھاؤں اس سبب اوسنی کلکتہ کا جانا پسند کیا اوسنی اپنی حرم میں  
ایک کچنی ڈال لی تھی اور اوسنی ایسا فریفتہ کر لیا تھا کہ جو کہتی تھی سو کرتا تھا اور بعد ازاں وہ بھی سکیم کر  
مشہور ہوئے مونس محمدی بیان کرتا ہی کہ قبل و انہ ہونیکے وہ عورت اور میر جعفر بیویات میں جو  
اندر محل کی تھی گئے اور جو امراء نایاب جو حکام سلف مرشد آباد نے جمع کئے تھے  
لے لئے اور ساتھ ایک لشکر جلو کے روانہ کلکتہ کو ہوئے \*

### میر قاسم

میر قاسم باستعانت انگریزوں کی جو تھی مارج سندھ ۱۶۴۰ء سنو ساتھ عیسوی کو صوبہ بنگال  
و بہار ہو گیا اور اس خدمت کی شکریہ میں اوسنی کمپنی کو ضلع بردوان شیش کیا صیبا  
کونسل کو بیس لاکھ روپی دتی جسکو وہ ہون فی اسپین تقسیم کر لیا وہ ایک مرد لائق اور سطر  
مراجہ کا تھا بعد مشنہ کی اوسنی پہلی ایک صحیح کاغذ حساب اس فی کا سکو اوسنی  
انگریزوں اور فوج میر جعفر اور اسکی نوکروں اور اپنی خادین کو دینا کر لیا تیار کیا اور  
بعد اسکی اوسنی تجویز اسکی ادا کرنے کی نکالی اوسنی خرچ اپنی دربار کا کم کیا اور بہت تیشای  
سی کو انڈ حساب دیکھی اور اوسنی روپی جو ستر ہزاروں فی ایام بخیری حکومت میر جعفر  
لی لیا تھا واپس کروایا اوسنی رعیزاروں ہی فقط زرباقیات ہی نہیں طلب بلکہ اوسنی  
سرنو محالات کی ایک نئی تشخیص کے تحصیل سالانہ دونو صوبوں کی پیشتر اسکی زمانہ کی  
ایک کروڑ یا بیس لاکھ پتہ لسنار روپی کی تھی اب اوسنی دو کروڑ چالیس چوبیس ہزار روپی کی تحصیل  
مقرر کی فی حقیقت بہہ مجبندی جو اوسنی مقرر کی ادا کرنا اوسکا وہانکی باشندوں کو مشور تھا



تھا اسطوسی خزانہ اور سکا جلد پیر گیا اور قابل ادائی زرباقیات ہوا چونکہ وہ بخواد نوج  
 اپنی کو ماہ بجاہ دیتا تھا اسلئے وہ اوسکی مطیع تھی اگرچہ اوسنی ریاست بھر انگریزوں  
 کی حاصل کی تھی لیکن اب اسکا ارادہ یہ ہوا کہ وہ انکی مشلتین ہی نہوتا اوسنی خزانہ  
 کہ اگرچہ وہ نواب بنا گیا تھا لیکن حقیقت میں طاقت اون کو گون کی ہاتھ میں تھی اور نئی سیاست  
 پر لاتی تھی اوسنی دیکھا کہ بجز لڑائی کی کوئی صحت اوسکی رہائی کی ارباب کو شش کلکتہ کے  
 ہاتھ ہی نہ تھی اور اسی سبب ہی وہ انتظام فوج میں مشغول ہوا اوسنی سپاہیوں کو  
 کی قابل نہ تھی خارج کیا اوسنی فوج اپنی کو قواعد انگریزی سکھائی اوسنی ایک شخص  
 ارمنی گرگین خان کو جسکا مولد صفہان تھا جو ایران واقعہ سردار فوج اپنی کا مقرر کیا  
 وہ ایک مرد صاحب سلیقہ تھا ابتدا میں وہ ایک مرد بزار تھا لیکن چونکہ وہ فن سپاہ  
 گری ہی بہت ماسر تھا اسلئے میر قاسم اوسی اپنا نوکر کر لیا اور اوسنی ہی اوسنی آواز  
 خداوند محنت اپنی کی ہاتھ انگریزوں کی بہت سی سعی کی اوسنی بند وقین تیار کروائیں  
 اور توپیں ڈھولائیں اور گولہ اندازوں کو تعلیم کیا اور فوج حبیر کہ وہ حاکم تھا بہترین تمام  
 فوج مندوستانی امیرن کی تھی واسطے اخلائے جنگی اس از کی انگریزوں کی میر قاسم  
 فی مرشد آباد چھوڑ کر مونگیر کو دارالریاست اپنا مقرر کیا اوسکی ارمنی سپہ سالار نے  
 یہاں کارخانہ بند و قوٹھا کھڑا کیا یہ شہر واسطی بند و قوٹھا کی سبب گرگین خان کی جسکی  
 عمر تیس سس سی کچھ زیادہ تھی اب تک مشہوری بعد گذر فی برسات سندھ شہر سو سپاہ  
 کی میجر کارنک اسطی مقابلہ شامعالم کی جوابی تکل طراف پہاڑ میں تھا گیا اور  
 فاش بعد لڑائی کے کارنک صاحب فی راجہ شتا برامی کو ساتھ نہ مقام صلح کی  
 یاسن ہیج صاحب کو اوسنی معذ قبول کر لیا اور انگریزی سپہ سالار و سکی لشکر میں ادب  
 اوسکو بجا لایا غیر رسم ہجام معاملہ انگریزوں اور بادشاہ کی مضطربا اور جلد پٹنے کو گیا

تاکہ کوئی قیامت اور سیرا قح نہ ہو کار نکاح حب فی اوس کے عرض کیا کہ وہ نابھدی  
 شاہ عالم کی کمری لیکر اس شخص کو بسبب بی غور کی یہہ مرزا گوارتا انجام کارستان فی  
 قرار پایا کہ طرفین مکان تجارت انگریزوں میں اگر ملاقات کریں گی یہاں تخت کہا گیا او  
 بادشاہ ہند نسل تموریہ جو اپنی قلمرو میں ہاگاہاگاہ ہوتا تھا اس تخت پر بیٹا میر قاسم رسوے  
 مضرہ بجالایا اور شہنشاہ فی اوسی صوبہ داری بنگال و بہار و اورٹسیہ عطا کی اور انسی  
 اقرار کیا کہ جو بیس لاکھ سو پیس سالیانہ جزیہ میں دیا کرونگا بعد ازاں بادشاہ فی دہلی کو حیرت کی  
 اور کار نکاح صاحب ہمراہ رکاب اسکی کنارہ کرم ناسہ نکلا بادشاہ فی وقت حیرت  
 کی اقرار کیا کہ ہم بوقت درخواست انگریزوں کی دیوانی ان عینوں اضلاع کی وین عطا  
 کریں گی یہ بات عین بیان کرنی ضرور تھی کہ اورٹسیہ اگرچہ سترہ سو چھپن برسوں میں دوسرے  
 ضلعوں سے جدا کر کر مڑوں کو دیا گیا تھا لیکن پرگنات شمالی دیہائی سوین یکہ کی انھیں  
 نہیں دی تھی اور انکا نام وٹسیہ کہا تھا قاسم فی تمام زمینداروں کو سوای رام نرائن حاکم  
 بٹنہ کی اپنا مطیع کر لیا وہ بہت صاحب دولت مشہور تھا لیکن حمایت انگریزوں کی  
 رکھتا تھا اوسنی تین ہس تک خراج کا حساب کیا لیکن یہ بات ملحوظ خاطر رہی کہ ہا  
 میں اوسوقت فوج غنیمت سی بہت سی سختیاں پیش آتی تھیں نواب فی کہلا ہیجا کہ میں نے  
 باقی اکثر لوگ کو جنگ رام نرائن ہزار باقی ادا کر لیا گاندون گا اوس زمانہ میں دو گروہ  
 کو نسل کلکتہ کی ایک اون میں کامنچالف میر قاسم کے اور دوسرے جس گروہ کا گروہ دین  
 سٹارٹ صاحب افق اور گروہ کی راہی دین سٹارٹ صاحب کی آخر کار غارتگری لشکر  
 انگریزوں نے سی بلایا گیا اور رام نرائن تھا نواب کی اختیار پر چھوڑا گیا اوسنی فی انھوں سے گرفتار  
 کر کر قید کیا اوسکی نوکروں پر بہت تشدد کیا تا وہ خزانہ سے اطلاع دیوں کہ کس مقام  
 میں پوشیدہ ہیں لیکن وہی جو وہاں تھے گئی زیادہ خرچ روزمرہ ریاست سے نہیں کیا

بڑی عظمی ایام حکومت دین سٹارٹ صاحب مین واقع ہوئی اس واسطے کہ اب  
 ہندوستانیوں کو حمایت انگریزوں پر اعتماد نہ تھا اب ملک نواب اپنی حکومت پر  
 بخوبی کامران رہا لیکن اب بیان کرنا کہ کیونکر وہ غارتگری ملازمان کمپنی سی برپا  
 ہوا ضروری بہت سی روپی ہندوستان میں محصول اشیاء تجارت سی جو ایک  
 ضلع سی دوسرے ضلع کو منتقل ہوتی تھیں تحصیل ہوتا تھا یہ طور تحصیل کا مقصود  
 نہ تھا کیونکہ اسکی سبب سی تجارت میں فساد ہوتا تھا لیکن سنی ایسا رواج پایا  
 تھا کہ ہی انگریزوں فی پشتہ سزا دیا گیا تھیں کیس کی اسکو موقوف نہیں کیا جبکہ  
 کمپنی نے باقراٹھیکش تین ہزار روپیہ سالانہ کی اجارت کی حاصل کی اوسکے  
 مال پر محصول نہ پائیڈنٹ کلکتہ فی ایک سٹک اپنی دستخط تیار کی اور سب اسکی  
 کوئی مال کمپنی کا مزاحم واسطی محصول کی نہوتا تھا اور بہ اجازت فقط واسطی سرکار  
 کی تھی سرگاہ انگریزوں فی اپنی طرف سی ایک نواب مقرر کیا اور اس ملک میں  
 زور آور سو گئی تھی سب کو کمپنی کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف تجارت اپنی اپنی  
 مال کی کرنی لگی جیتا کلاٹ صاحب اس ملک میں رہی وہ محصول بموجب  
 سوداگران ہندوستانی کی ادا کرنی رہی لیکن جب کہ وہ ولایت کو گئی اور صاحب  
 کونسل فی دوسرا نواب مقرر کیا تب اختیار کا بہت ہو گیا اور ارادہ کیا کہ وہ تجارت  
 کرنی اور محصول ایک جہہ بندی وہ بنگالہ میں ایسی زور آور تھی کہ لوگران نواب  
 جرات اونکی مقابلہ کی نہ کہتی تھی وہ دن بدن خرابیاں زیادہ کرتی تھی اوسکے  
 گلاشتی جہان اونکی مرضی میں آنا نشان انگریزی لضب کردیتی تھی اور لوگران  
 سرکار اور سخاراں ہندوستانی پر زیادتی کرتے تھے جو شخص کہ ایک سٹک  
 بدستخط کسی انگریز کے اپنے پاس کہتا وہ اپنے تین ہزار ۴ ۴ ۴

کمپنی کے سمجھتا ہمارے گاہ کوئی جھگڑا واقع ہوتا انگریز کچھ سپاہی بھیج کر ان کو  
نواب کو پکڑ بلائے اور قید کر دیتی جب کہ کوئی کشتی خانگی محمولہ اموال تجارت جاتی  
کہ بی ادائیگی محصول گذر جاتی تب ملام نشان کمپنی کا کھڑا کر دیتی تھی نواب کا حکم کچھ  
نرہا اور سوداگران ہندوستانی تباہ ہو گئی اور انگریزوں نے بہت روپیہ لیا اور انگریزوں  
نواب کی کم ہو گئی اس واسطے کہ فقط نہیں انگریزی محصول دیتی تھی بلکہ ہر ایک شخص  
اپنی زمین انکا نوکر قرار دیکر اپنا مال بی محصول نکال لیجا تا ہمارے قاسم بہت سی  
ناتین ان نکالیف کی ارباب کونسل سی کین اور آخر کار تہدیدا کہلا بھیجا کہ اگر وہ  
ان باتوں سے مخالفت نہ کریں گے تو میں حکومت اپنی سی دست بردار ہوں گا ورنہ  
سٹارٹ صاحب اور سیکرٹری صاحب فی واسطے رفع ان براتیوں کی بہت سی  
کوشش کی لیکن چونکہ دوسری اصحاب کونسل کو انکی سبب سے منفعت کثیر تھی اسلئے  
سی اوں دونوں کی مفید ہونی انجام کار یہاں تک ہوا کہ انگریزوں نے لاشتون فی  
ہندوستانیوں کو مجبور کیا کہ تم خرید و فروخت ہماری قیمت پر کرنا کرو میر قاسم  
اپ انگریزوں کو اپنا دشمن سمجھا اور اتنا جنگ کے دو نو گروہ میں ظاہر  
ہوتے واسطے رفع کرنے اس بات کی دین سٹارٹ صاحب خود ہی منوگیر  
کئے اس سپاہیوں کے اور ملاقات کی اور وہ مخلصانہ پیش آیا جب کہ مکالمہ اس  
معاہدہ ہونے لگا نواب نے بہت شکایتیں زیادتی نوکرانہ سرکار کمپنی کی  
ذریعہ نقصان جو سبب موقوف ہونے محصول کی اس ملک واقع ہوئے  
تھی آگے اسکی ظاہر کئے دین سٹارٹ صاحب فی اسکو بہت تشفی  
دیکر کہا کہ تم خاطر جمع رہو کہ دونوں ہندوستانی اور انگریز محصول مقرر ہے یعنی نو  
روپے سیکرٹری تمام اسباب پر جو تمہارے ملک میں سے گذر گیا ادا کر دینی

اسنی نواب سی کہا کہ میں خود اس بندوبست کو ہمیشہ شرکت صاحبان کنسل  
 کلکتہ کی جاری نہیں کر سکتا ہوں لیکن واسطے منظوری اسکے کے میں انہیں  
 بہت سمجھاؤں گا اسی دلیہ موکر یہ بات قبول کی اور کہا کہ اگر اس سے بہتر ایمان  
 رخصت ہوں گی تو میں بالکل محصول موقوف کردوں گا اور ہندوستانیوں اور انگریزوں  
 میں بلحاظ تجارت کی کچھ فرق نہ رکھوں گا وین سٹارٹ صاحب بجلت تمام کلکتہ  
 کو گئی اور یہ تدبیر کو نسل میں پیش کی میر قاسم نے منظوری کو نسل کا انتظار کیا  
 اور فوراً اپنے عاملوں اور باج گیروں کو لکھ بھیجا کہ وہ انگریزوں سے اونکی مال تجارت  
 پر بحال پونے پنی سیکرٹری کے محصول لیون انگریزوں نے اسکی دینی سے لگا  
 کیا اور ہندوستان میں ان کو گرفتار کیا سر داران مختلف کو ہٹوں کو  
 ہی اپنی اپنی مقام چھوڑ کر کلکتہ میں بجلدی تمام چلے آئی وین سٹارٹ صاحب  
 نے جو محصول نور پنی سیکرٹری کا تجویز کیا تھا سبے سوا ہی ٹیکس صاحب کی نا  
 منظور کیا اونہوں نے بالاتفاق ہو کر کہا کہ ہم ڈھائی روپے سیکرٹری کا محصول صرف  
 نمائندین کی قیاس وقت میں جنگ نیال پر گیا ہوا تھا اور ہاں وہ مظفر نوا  
 جب کہ اوسنی وہاں سی مراجعت کی اوسنی سنا کہ انگریزوں کو محصول کی دینی میں  
 انکار ہی اور اوسکی انسرون کو قید کر لیا تھا اوسنی فوراً بموجب اپنی کہنی کی ضلوع  
 بنگال و بہار سی بالکل محصول موقوف کر دیا صاحبان کنسل سب سے ثابت  
 برہم ہونے اور مصر ہونی کہ نواب محصول قدیمی اپنی رعایا سی لیوی اور انگریزوں  
 محصول کی تجارت کیا کریں گے اس مقدمہ فی طول کہنیا ٹیکس صاحب نے  
 کہا کہ اوسکا کچھ سبب معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں حاکم قہرمان مثل میر قاسم کو  
 بہودی رعایا اپنی کے مطلوب نہیں ہیں صاحب نے جو ریس کو ہٹی دیا کہ

تھا کہ اس طرح کا کلام مناسب حال نایب نواب کے تھانہ کہ صاحب کونسل  
کی ہیشکر صاحب نے جواب دیا کہ کوئی شخص سوای دغا بازی کی ایسی بات کہنی  
سی باز نہ رہتا آخر کو یہ ہٹیرا کہ امیٹ صاحب اور سہ صاحب میر قاسم پاس  
جاوین اور تکرار کریں کہ وہ محصول قدیمی اور پشیمانہ کی مقرر کریں بعد ہیجہی کی  
اوہنوں نے اس سے کئی ملاقاتیں کیں اور اول یہ بات ظاہر نہی کہ مقدمات فیصلہ  
پہچانی لیکن سبب درشت کرداری اس صاحب کی جو تیس پٹنہ اور جمیع نوکران  
کمپنی سے تندرناج تھا امید میں صلح کی جاتی رہیں نواب نے امیٹ صاحب کو رخصت  
کیا اور جی صاحب کو برغال میں اپنی انہوں کے جو مفید تھی رکھ لیا ہر گاہ اس  
صاحب نے دیکھا کہ امیٹ صاحب دائرہ حکومت نواب سے نکل گیا تھا اوسنی  
پٹنہ پر حملہ کیا اور قابض ہو گیا لیکن شکر اسکا مست ہو کر براگندہ ہوا اور بڑے  
جمعیت فوج میر قاسم کے آئی اور شہر کو پرچہ میں لیا اس صاحب اور دوسرے  
فرنگیوں کو قید کر دیا قاسم پٹنہ میں اس ماجری سے مطلع ہوا اور دیکھا کہ  
اب جنگ ناگزیر تھی اوسنی حکم دیا کہ تمام فرنگیوں کو کوٹھنوں میں گرفتار کر لیں اور  
امیٹ صاحب کو رستی میں روک کہیں اور کلکتہ کو جانے نذین جب کہ صاحب  
موصوف جو ارشد آباد میں تھا کہ یہ فرمان حاکم اس شہر پاس پہنچا جہی کہ اوی  
بلایا اور سنی انکار کیا جب ایک ہنگامہ برپا ہوا اور امیٹ صاحب مارے گئے  
صرافان آسودہ حال کو ٹہی جگت سٹہہ کو جو واقعہ مرشد آباد تھی میر قاسم نے  
کان کر کر کہ وہ موافقت انگریزوں سے رکھتے تھے حکم دیا کہ وہ مونگیر میں چھین  
اور وہاں انہیں قید کیا جب کہ خبر موت امیٹ صاحب اور مقید ہونے کی اس صاحب  
کی معہ رفا کی کلکتہ میں پہنچے صاحبان کونسل نے فوراً پکار کا ارادہ کیا



وین سٹارٹ صاحب اور سٹکن صاحب فی ہر چند کہ اوہنیں سمجھایا کہ وہ اس  
 بات کو جیتک کہ صاحب جو پٹنہ میں ہی ہاتھ میر قاسم سے نکل آوی موقوف  
 رکھیں فوج انگریزی باتفاق کروہ اعظم صاحبان کو نسل کی مامو بجٹ موٹی  
 اور مرتبہ ثانی تحت نشین کرنا میر جعفر کا اس شرط پر کہ وہ اسباب ہندوستانیوں  
 سے محصول لیتا اور کہ انگریز اپنی اسباب خانگی تجارت پر محصول بندی تجویز  
 کیا یہ مرد پیر بہتر برسکی عمر کا جو سبب بیماری جزام کی بمشکل حرکت کر سکتا تھا  
 کلکتہ سے مرشد آباد کو معہ فوج انگریزوں کی روانہ ہوا میر قاسم فی واسطی ترسیا نظم فوج  
 اپنی کی بہت محنت کی اور فی تحقیقت یہ فوج ایسی تھی کہ کبھی کسی حاکم بنگالہ کو  
 نصیب نہوئی تھی گر گین خان اسکا رمنی سپہ سالار اگرچہ فن سپاہگری سے بہت  
 واقف تھا لیکن ہر پہی جنگ فی اختتام پایا سبب مخالفت اسراں نواب  
 کی او سکی لشکر نے او نیسویں جولائی سنہ سترہ سو ترست کو کٹوا میں بہت بانی  
 چوبیسویں کو لشکر انگریزی فی موتی جھیل پر حملہ کیا اور مرشد آباد پر تصرف ہوا  
 دوسرے اگست کو جھڑا پر جو متصل سونی کی ہی دوسرے لڑائی واقع ہوئی اور  
 فوج میر قاسم فی ہر شکست بانی اوسنی خندق مستحکم ادا و انلا میں قریب راج محل  
 کہو دوائی انہی جہان کہ اوسکا لشکر آپ چلا گیا اہلک ہنو گیر میں تھا اور لڑائی ان  
 جو س عرصہ میں واقع ہوئیں اوہنیں وہ شریک نہ تھا اوسنی اب چاہا کہ میں لشکر  
 اپنی سے جو متعین اود تھا شامل ہو جاؤں لیکن اوسنی قبل اپنی روانگی کی تمام  
 اسیران ہندوستانی کو مار ڈالا بہ منقول ہی کہ راجہ رام نرائن کو جو سابق میں  
 حاکم پٹنہ تھا ساتھ ایک ہیلی ریگی دریا میں غرق کر دیا اوہنیں ایام میں راجہ  
 راج بلہب جو سابق میں نایب حاکم ڈہا کہ تھا معہ تمام فرزند و ن



اوسکی کمی اور سم گمان کرنی میں کہ کشن دس جہاں کہ ابھی مذکور ہوا اور رامی رابان  
 راجا نید سنگھ اور راجہ بنیا سنگھ راجہ فتح سنگھ وغیرہ کو مروا ڈالا اور لاؤ  
 دولت مند اور سیٹھوں کو باہر لائے اور برج قلعہ مونگیر سی او نہیں دریا میں  
 گرا دیا اور ایک مانہ دازکت ملاح اس مقام کا جہان کہ او نہیں ڈبو یا تھا نشان  
 دیتی تھی بعد فراغ ان خون ریزوں کی قاسم علی اودا میں اپنی لشکر سی شہر یک ہوا  
 شروع ماہ اکتوبر میں انگریزوں نے اوسپر حملہ کیا اور شکست دی ایک یا دو دن بعد  
 کی وہ مونگیر کو راسی ہوا لیکن اوسنی تاب مقابلہ فوج انگریزی کے جو اوسکی دہلی تھی  
 اپنی میں پناہ گزینہ کو معہ فوج کی بہاگ کیا انگریز جو اوسکی اسیر تھی او نہیں ہمراہ اپنے  
 لیکھا دو سکر دن بعد روانگی کے اوسکا لشکر کنارہ اودا پر پہنچا دفعہ ایک شو عظیم  
 اوسکی لشکر میں ہوا ایک شخص واسطے عبور دریا کے مضطرب تھا اور دکھا کہ کچھ آدمی  
 ایک فحش مردہ کو دفن کی گئی ————— میدان میں لپی جاتی ہیں جب انہی نو جہا  
 کہ یہاں اجرامی انہوں نے جوان یا کہ لاش گر گین خان سپہ سالار کی سی اور اس سی لوانکو  
 خوشی کمال حاصل ہوئی یہ بات اس طرح معلوم ہوتی ہی کہ عنقریب غروب ہوئی آفتاب  
 کی تین یا چار مغل اوسکی خمیہ میں گہسی اور کام اوسکا تمام کیا یہ بات افوا مشہور ہے  
 کہ وہ واسطی مانگنے تنخواہ کے گئی تھی اور جب کہ سپہ سالار او نہیں نکالی لگا او نہوں  
 تلواریں اپنی کہیں اوسپر گر پڑی لیکن اونکی تنخواہ کچھ بڑی نہ تھی کیونکہ نو دن پیشتر  
 اس واقعہ سی وہ تنخواہ عیسیم کر چکا تھا یہ بات بہت قریب یقین ہے کہ او نہیں  
 قاسم نے واسطی قتل گر گین خان کے بھیجا تھا اوسکا بہائی خواجہ  
 پر دس ایک مرد مشہور کلکتہ میں رہا اور وہ ون سٹارٹ صاحب اور سنگھ صاحب  
 سی کمال دوستی اور محبت دلی رکھتا تھا پر دس نے خفیہ گر گین خان کو لکھا کہ

ستم نوکری نواب کی جوڑوا اگر گرفتاری اوسکی کسی نوع ممکن ہو درینگز تار تار میں  
 مخبروں کی جو کہ نواب کی خدمت میں تھی اس معاملہ سی آگاہ ہو کر دوپہر ایک گھنٹہ  
 پہا کہ اوسنی اپنی آقا کو بیدار کیا اور دغا بازی سپہ لاری اطلاع دی جو بیس گھنٹہ بعد  
 اوس خبر کے کرگین خان ازنی جنرل جوہن مانہ میں بہت شہرت رکھتا تھا مار گیا  
 میر قاسم بجلدی تمام پٹنہ کو بہاگ گیا مگر نصرت انگریزوں میں اگتی اوسنی  
 دیکھا کہ اوسی لازم ہے کہ وہ پٹنہ کو بھی جوڑ دیا اور اوس ملک میں نکل جانا وہاں  
 انگریزوں پر بہت خفا ہوا اور پیڑ جوڑنے پٹنہ کے اوسنی ارادہ کیا کہ وہ اپنی بیوی  
 کو مار ڈالتا اوسنی اپنی امیروں کو حکم دیا کہ وہ قید خانہ میں جا کر اسیروں کو قتل کریں  
 اوہوں نے جواب دیا کہ اوہیں مسلح کر کے جاری مقابلہ میں بھیجتا کہ ہم اوسنی لڑیں اور ہم  
 جلا وہیں ہیں کہ اوہیں بکس کر کرمارین تب نواب نے اپنی افسران فرنگ سی سٹرو کو  
 حکم دیا کہ وہ اس امر کو سچا لاوے یہ شقی اولافوج فرانس میں سا خٹ ہوا  
 اور بعد ازاں ملازمین میر قاسم میں داخل ہوا اوسنی اس بات کو فوراً قبول کر لیا  
 وہ ساتھ اپنی تھوڑی سپاہی لیکر گیا جنہوں نے اوان بکسوں پر بند پٹنہ میں  
 اور سوای ڈاکٹر فارٹن صاحب کی کام اوان بیارون کا نام کیا اڑتالیس انگریز  
 ممتاز اور دیگر سو سپاہی مارے گئے سٹرو بعد ازاں بہت سی حاکموں کے نوکری  
 میں رہا اور انجام کار سٹرو نہ کا حاکم ہو گیا اس صاحب اور جی صاحب کو  
 ٹن صاحب جو ارباب کونسل تھی اس واردات میں مارے گئے پٹنہ میں  
 سترہ سو ترسٹ کو پٹنہ دست نصرت انگریزوں میں آیا اور میر قاسم  
 بہاگ کر صوبہ داراود کے حمایت میں گیا اور اس سبب سی جا مینی میں  
 لڑائی حتم ہوئی دوسری برس بکسوں انگریزوں کو بکس میں جنرل انگریزی

اور لشکر صوبہ داراود کا مقابلہ ہوا اور انگریزوں کو فتح کامل حاصل ہوئی تھا ملا  
جوانگریزوں اور وزیرین ہوتی انکا تعلق کچھ تواریخ بنگالہ سے نہیں ہی بہ اتنا  
ذکر کفایت ہی کہ اوسنی اولامیر قاسم کو اپنے حمایت میں رکھا اور بعد ازاں  
اسکا خزانہ لوٹ کر اوس ہی ہنگا دیا لیکن نواب نے پھر بنگالہ کی طرف رخ کیا

## میر حفیظ

مرتبہ ثانی میر حفیظ نے جب کہ مسند بنگالہ پر قدم رکھا اسنی دیکھا کہ روپی جوانگریزوں  
کو دنیا افرار کیا تھا سراسر انجام اوسکا ممکن نہ تھا وہ اب بہت بوڑھا ہو گیا تھا اوسکی  
بیماری فی غلبہ کیا اور چوتھریس کی عمر میں ماہ جنوری سنہ سترہ سو تیسٹھ میں بح  
مرشد آباد کی طائر روح اسکی فی تجربہ قالب سی پرواز کیا اوسکا خلیفہ مقرر  
کرنا اختیار میں بادشاہ کی تھا لیکن اوسکا کچھ حکم نہ تھا ایسا مفلس ہو گیا تھا  
کہ اوسی تحنگا تہا پنا دشوار تھا اس سبب سی انگریزوں نے جو جاہا سو کیا اب  
کونسل نے بہت سارو بی نجم الدولہ پر میر حفیظ جو بطن منی بیگم سی تھا لیا  
اور اسی نواب کیا اس سی اب انہوں نے نیا عہد و پیمان کیا اوہوں نے  
حفاظت ملک اپنی اختیار میں رکھی اور اوسی تنگ کیا کہ وہ ایک نیا واسطی  
سرا انجام امور دیوانی اور فوجداری اوس ملک کی مقرر کری اسنی درخواست  
کی کہ نندگار جو بہت بداطوار تھا اس عہدہ پر مقرر ہو جو اباب کونسل  
نے بالکل انکار کیا وین سٹارٹ صاحب نے اوسکی جمیع خطایا اور شرارتیں ایک  
بڑی بیاض واسطی ملاحظہ کو رنوں کی جو بعد اسکی آتی چھوڑ گیا محمد رضا  
خان جو اندور دی خان کے اقربا میں سے تھا اس عہدہ پر منصوب

## لارڈ کلا او گورنر

صاحبان کورٹ آف ڈاٹری رکٹری اخبار نے انتظامی جو سبب چلنی اونکی  
 نوکروں کی ہندوستان میں واقع ہوئی تھی اور جنگ نہ میر قاسم اور  
 وزیر اور قتل پٹنے کی سنگرمبت پریشان ہوئی اونہوں نے خوف کیا کہ ملک  
 جب کو اونہوں نے لیا تھا شاید اونکے ہاتھ ہی جاتا رہی اور دکھا کہ  
 کوئی شخص سوائے اسکی جسے کہ یہ فتوحات حاصل کی تھیں اس ملک  
 کو بچا نہیں سکتا تھا بایں لحاظ اونہوں نے کلا او صاحب کی طرف ہیکوٹا  
 انگلنڈ نے عہدہ امیری پر مختیار کیا تھا رجوع کی اور کہا کہ وہ ہندوستان  
 کو جاوی اور مقدمات اونکے دست کری اگرچہ صاحبان ڈاٹری رکٹری  
 نے جب وہ انگلنڈ میں پہنچا اسکی توقیر و عزت جیسا کہ چاہتے تھے کی تھی  
 بلکہ جاگیر ہی اسکی قرق کر لی تھی تیسری اوسنی قصد ہندوستان  
 کا کیا وہ کنڈرا نجیف یعنی مالک سیاہ اور گورنر بنگالہ کا مقرر ہوا اور وہ  
 اختیار کل کہتا تھا صاحبان ڈاٹری رکٹری نے اسی کہا کہ وہ تجارت نوکروں  
 ہمارے کی جو موجب ایسی تکلیف کا موتے تھے موقوف کردیتا اور  
 نوکروں ہمارے نے اس آٹھ برسگی عرصہ میں جس میں کہ ایک فوج  
 بعد دوسرے کے مشین ہوا دو کڑور سے زیادہ روپے بطور شکست  
 کے ہندوستانوں سے لئے اور ہم چاہتے ہیں کہ اندہ کو بہ رسم  
 جاری نری اونہوں نے حکم دیا کہ جمیع نوکران جاری کیا اہل قلم و کمال نجیف  
 عہد و بیان کرتے کہ سوائے چار ہزار روپے کے جو کچھ کہ اور بطور  
 تحفہ کے لیون وہ داخل خزانہ عامرہ کریں اور کہ اندہ کو بیشکشی زیادہ

ہزار روپیہ سی بی اجازت نہ لیوین ساتھ ان لٹریچر کی لارڈ کلاؤ صاحب  
ہندوستان کو حضرت ہوا وہ تیسری مٹی سندھ سترہ سو پینسٹھ کو ہزار سی  
اوترا اور کلکتہ میں داخل ہوا اوسنی دیکھا کہ تمام خوف جنگی سبب سی صاحبان  
ڈاٹی رکٹر کے خاطر ریشان ہوئی تھی جاتی رہی لیکن بے بندوبستی نظم  
نسق میں بہت تھی ہر ایک شخص بلکہ ارباب کونسل کو بھی خیر خواہی سرکار  
کمپنی کی مطلوب تھی بلکہ غرض اونکی نوکری سرکار میں یہ تھی کہ کچھ رشو  
حسب طور بنی جمع کر کر جلد ولایت انگلنڈ کو جے جاوین ہر سرشتہ میں بے  
منصفیہ پھیل گئی تھی ہندوستانی انگریزوں کے ہاتھ سی ایسے تنگ  
ہوئی کہ وہ اونکے نام سی بیزار نہی ہوئی دیانت و عزت کسی محکمہ میں نہی  
صاحبان ڈاٹی رکٹر سال گذشتہ میں پیشکش کی مبالغت میں حکم سخت  
واسطی اپنی نوکروں کی بھیج چکے تھی میر جعفر قریب الموت تھا جب کہ  
احکام آئے صاحبان کونسل نے ان احکام کو کتاب کونسل میں درج  
کلیا بلکہ بعد اوسکے مرگ ادھون نے ایک نیا نواب مقرر کیا اور آخر  
بہت سائیکشن لیا اسی خط میں صاحبان ڈاٹی رکٹر نے لکھا کہ اونکے  
نوکری اپنے مال کی تجارت نہ کرتے ہر خلاف ان احکام کے صاحبان کونسل  
نے ایک عہد نامہ نواب حال سے لیا جنہیں یہ لکھا تھا کہ انگریز بطور سابق  
کے محمول تجارت کرتے کا اوصاحب نے بجز دینے کے تعمیل حکم  
صاحبان ڈاٹی رکٹر کا ارادہ کیا ہر چند صاحبان کونسل نے اوسی  
بہت دھمکا بائکہ وہ اونکے قابو میں آ جاوے لیکن چونکہ شہر تھا  
شخص اور دین سٹارٹ صاحب میں بہت فرق ہوا اس لئے

تبدیرین اونکی مفید ہونین اس نے اصرار کیا کہ وہ تمام حساب برافرا نامہ  
اپنی مہرون سی لکھ دینے کہ ہم آئندہ کو پیشکش لینے کے لئے کہہ سکا انکا  
کیا اوسے اسنے بی تامل موقوف کر دیا بعض اوسکا کہنا بجالاتی اور وہ  
جنہون نے کہ خاطر خواہ روپے جمع کر لیا تھا ولایت کو چلے گئے لیکن سڑک کے  
دشمن ہو گئے چوبیسویں جون کو کلاؤ صاحب بارادہ صلح کی طرف اسلام  
غربی کے کلکتہ سے روانہ ہوئے کیونکہ لڑائی میں روپیہ تحصیل کا ضایع  
ہوا تھا نجم الدولہ نے ایک نیا وثیقہ لکھا جس سے کہ انگریز نظم و نسق ملک میں کل  
نفاذ ہو گئے انہون نے واسطے خرچہ اوسکے دربار کے پچاس لاکھ روپے  
سالیانہ مقرر کر دئے مصارف اس روپیہ بمشورہ محمد رضا خان  
اور راجہ دورلب ام اوچکت سیٹھ کے مقرر ہوا چند روز بعد جواب دہ سے  
صلح ہو گئے برا مطلب اس سفر سی بہہ تھا کہ شہنشاہ بنام صاحبان کمپنی کے  
دلوالے صوبہ ثلانیہ کے مقرر کر دیتا اسکا ہم شپیر ذکر کر چکے ہیں اسکی حالت  
تھی کہ جب اونکی خوشی ہووے وہ اوسے لے لین کلاؤ صاحب نے اسکی  
ملازمت اگے آباد میں حاصل کی اور ایفاء وعدہ چاہا حکواوسنے بیعت قبول  
کر لیا باروین گت کو شہنشاہ کلاؤ صاحب کو دیوانی بنگالہ و بھار  
واوڑیہ بنام کمپنی کے مرحمت کی اوسنے آمدنی میں بادشاہ کو ماسیانہ  
دو لاکھ روپے دینے کا اقرار کیا یہ بات ہی قابل لکھنے کی ہی کہ ہر گاہ سلطان  
دہلی کو اپنے ممالک محروسہ میں قرار نہ تھا اسلئے ہمراہ اوسکے کچھ حساب  
تجمل نہ تھا بجای تخت کے دو مین جن پر کہ صاحبان انگریز کہانا کہانے  
میں برابر بھا کر مارچہ زردوزی سے پوشم کر دی اوس بر شہنشاہ نے



جلوس کیا اور میں کڑوڑ عایا معہ آمدنی دو کڑوڑ روپی کی انگریزوں کو عطا کی  
 مورخ محمدی اس مقدمہ میں یوں لکھتا ہے کہ فیصلہ ایسی بڑی کام کا جو زمانہ  
 میں بغیر مدبران ذی شعور اور وکلای دانشور اور بہت گفتگو کی نہ ہو سکتا کہ اس  
 عرصہ قلیل سی بھی جو بیع خرما یونستی میں صرف ہوتا ہو گیا بعد جنگ پلاسی کے  
 اب یہ بڑی بردہ ماہہ انگریزوں میں آتی تھی بحقیقت اس لڑائی میں وہ مالک  
 اس ملک کی ہو گئی لیکن پہر ہی اہل بلاد اوہین عاصب و حبا  
 جاننے تھے اب اس عطاے شاہی سی ملکیت اور حقیقت او کی فوٹو  
 صوبہ نلاندہ کے ثابت ہو گئے اور نواب شاہ آباد کی کچھ حقیقت نرمی ساتویں  
 ستمبر کو کلاؤ صاحب فی کلکتہ کی طرف مراجعت کی مال نوکران کمپنی سے  
 قبا حین بہت سی پیدا ہوئیں تہیں صاحبان ڈاے رکڑنے بارہا وہی  
 حماخت لکھتے بھی لیکن ملازمین اونکے ان احکام کو بجانہ لاتی او کی احکام  
 حال مہموش کوک تھی اور کلاؤ صاحب فی دیکھ کر کہ شاہرو اہل قلم کا بہت  
 کم تھا او جس کمی کو کہ وہ بڑے طور سی پورا کرتے تھے جاہا کہ پیشہ تجارت اور  
 قاعدہ اچھی کی جارے رہتا او سنی ایک طے یفہ تجاروں کا تجویز کیا اور  
 واسطے سوداگری نمک و چہا لیا اور تنباکو کے اوہین خستہ پیش  
 روپی سیکڑے کا محصول واسطے خزانہ کمپنی کی مقرر کیا او اسکی منافع کو  
 ملازمین اہل قلم اور اہل سیف تقسیم کرتے لہاب کو نسل کا بڑا حصہ تھا اور  
 جو اس سی رتبہ میں کم ہتی چوٹا او سنی صاحبان ڈائی رکڑ کو اس اپنی تجویزی  
 اگاہ کیا اور واسطے اضافہ تنخواہ گورنر کی بہت سعی لکھتے بھی تاکہ وہ کچھ عرض  
 تجارت سی نزکتا لیکن یہ راہی صایب او سکی بعد بند رہہ پرس کے



منظور ہوتے جب کہ صاحبان ڈاٹی ریکٹر حال اس طایفہ سی واقف ہوئی  
 اوہوں نے اسکی پروانہ کہنی میں حکم غصبا کہ لکھ بھیجا اور کلاؤ صاحب کو اسکی تقریر میں  
 ملزم کیا اور حکم دیا کہ وہ جلد موقوف کیا جاوی اور کوئی نوکر سرکار تجارت اسکا تین  
 لکڑے اب تک اخراجات کو رنٹ ہندوستان کا بہت تھا اور تمام آمدنی بھی صرف ہوتی  
 تھی اگرچہ ظاہر میں آمدنے صاحبان کمپنی کی بہت تھی لیکن وہ عینہ قرضہ اڑھتے  
 تھے کیا فرنگے اور کیا ہندوستانی حتنے اونکے نوکر تھے سب انہیں سڈیکل لارڈ  
 کلاؤ صاحب انگلنڈ میں سوال کیا کہ کیوں کمپنی باوصف اسقدر آمدنی کی ہمیشہ  
 مفلس رہتی ہے اوسنی جواب دیا کہ جو شخص کمپنی کا مناسب اوسنی اپنے  
 لئے بہت سی دولت جمع کی لیکن فوج میں بہت روپی صرف ہوتا تھا جب کہ  
 فوج انگریزی فوج کی طرف سے لڑ رہی تھی اوسنی واسطی اونکی ایک انعام مقرر  
 کیا جو موسوم بہ مضاعف کر ہوا یہ انہیں بہت مدت تک ملا کیا جبکہ وہ  
 آخر کو اپنا حق سمجھنے لگی کلاؤ صاحب نے دیکھا کہ انفریش محصول بی کمی  
 خرچ فوج کی تصور نہیں وہ بہہ جاتا تھا کہ کوئی شخص کسے تجویز کمی کو کو آرا  
 نکرتا لیکن چون کہ اسکی طبیعت میں استقلال تھا اسلئے اسنے بہت مضامین  
 کو یکے بعد دیگرے موقوف کر دیا انفران فوج اسبات سے بہت آزرده خاطر ہوئے  
 اوہوں نے کہا کہ ہم نے اس ملک کو فتح کیا ہے اور لازم ہی کہ ہم ہی اسکا فائدہ اٹھائیں  
 لیکن کلاؤ صاحب اپنی بات سے نہ ہٹا اوسنی کچھ وجہ بطور انعام کے دینا پھیرا  
 لیکن بہرہی اوسکا ارادہ طرف کمی خرچ فوج کی تھا انفران نے اسبین اتفاق  
 کیا تاکہ وہ تنگ ہو کر موافق اونکی خواہشوں کی کرتا اوہوں نے خفیہ ایک دست  
 کو خط بھیجا اور اسے دن استغفا دیتی پرستہ ہوتی جب انفران اول

برگید کے اسطور پر مستعفی ہوئی اور خبر کلاؤ صاحب کو پہنچی وہ بہت مضطرب  
 ہوا اوسے یہ شک ہوا کہ اتفاق و سازش تمام فوج میں ہو گئے ہی اوسنی  
 بہت سی سختیاں دیکھیں تھیں لیکن یہ مصیبت سب سے اشد تھی مرٹے سامان حملہ  
 کا اس تلکوت کر رہی تھی اور فوج انگریزی میں افسر نہ تھی کلاؤ صاحب نے  
 شجاعت ذاتی عمل میں لائی اسی افسر اس سے طلب کئے بعضے افسران علاقہ  
 بنگال ہی جو بہت کوشش ہوئے تھے رجوع ہو گئے مفسدین گرفتار ہوئے اور ان کے  
 عہدوں سے اونہیں معزول کر ولایت کو بھجوا دیا ایشیاء میں اسے پھر لشکر کو مطیع  
 کیا اور ریاست کو بڑی معرض خطر میں تھی اس طور سے نجات دی لارڈ کلاؤ  
 بیس مہینی ہندوستان میں رہا اور اس نے امور کمپنی کا دوبارہ انتظام کیا اور  
 خرچ کم کیا تھا اور سب حصول دیوانی کی آمدنی دو گنہ اور کے بڑھ گئی اور اس نے  
 ایک بڑی سرکشی نگر دبا دی تھی اور اس کا بند و بست بخوبی کیا اور اس  
 انواع انواع کی مشقوں سے اس کی صحت و تندرستی میں خلل آیا اور لاچار  
 ہو کر ولایت کو چلا گیا وہ فروری سنہ سترہ سو ست سٹ کو ہمارے ہوا  
 یعنی جب کہ وہ اول دفعہ بنگالہ میں وارد ہوا تھا اس میں قریب دس برس کے متغض  
 ہوئے تھے اس حصہ دس دس میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس نے بنیاد  
 سلطنت انگریزوں کی ہندوستان میں ڈالی اور اس کے بند و بست سے اس کی بہت  
 دشمن ہو گئی انہیں سے نہوڑی ایک نہوڑی ثروت کی ولایت کو گئی تھے  
 اور وہاں جا کر انہوں نے اختیار انڈیا ہاؤس میں حاصل کیا جب کہ کلاؤ  
 صاحب انگلنڈ میں پہنچے وہ اپنی دار اس پر پارلیمنٹ اور کورٹ اف دی  
 رکن میں کرنے لگے رہے اوس سے بہت بدسلوکی کی جس نے محض

اس بڑی سلطنت کی بنیاد ہی اوسکی دشمنوں نے اوسی دم واپس تک  
 پہنچوڑا وہ بہت بری حالی سی باغیوں نوامبر سنہ سترہ سو جوہر کو موافق

### درلست صاحب اور کارٹیر صاحب

دیوانی یعنی تحصیل بنگال و بہار و اوڑیسہ جو انگریزوں کو مرحمت ہوئی تھی  
 وہ اوسکی بند و بست سے واقف نہ تھے تو کراں مکتبی اب تک لڑائی باجاریات  
 مال سرکار یا معروف انبی معروض میں تھی لیکن باب تحصیل میں بالکل درگزر نہ تھا  
 تھی صوبہ داران سابق بہ امور سرپرستی کی جو بہت محنت کش اور حساب دان تھے کرتی  
 تھی اگرچہ انگریز حال اس ملک میں واقف نہ تھے لیکن ہندوستانی بھی جانتی تھی  
 کہ کوئی بات اس حکمہ کی اور ان پر ظاہر ہو دی اور اوہیں کسی نوع کا اسمین علم  
 نہوتا اوہوں نے لاچار ہو کر ہر ایک چیز کو دست و قدم پر رکھا راجہ ستارائی لوہا  
 بہار کا مقرر ہوا اور وہ بیٹن میں رہا کرتا تھا محمد رضا خان دیوان بنگالہ کا  
 اور مقام اوسکا مشد آباد بہ طور حکومت کاسات برس یعنی سترہ سو  
 بہتر تک لے لے جہازان انگریز خود کار و بار سلطنت کرنے لگے اس عرصہ میں  
 حکومت کے معلوم نہوتی زمیندار اور دوسرے رعایا جانتی نہ تھی کہ ہمیں  
 کسے اطاعت کرنی چاہی ایک طرف بند و بست نواب اور اوسکی نوکروں کا برا  
 نام تھا لیکن انگریز اس ملک میں ایسی زور آور ہو گئی تھی کہ افسران ہندو  
 ان پر کچھ حکومت نہ کہتے تھے کہ دوسری طرف گورنر حکومت بائین پارلیمنٹ  
 اختیار شرکے جوہر کا اس طرف خندق مریضہ سی نہ کہتا تھا بعد حصول  
 دیوانی بنام انگریزوں کے ساتھ برس تک بہت پریشانی اور زحمت ایلے  
 تمام ملک میں رہے بے انتظامی سلطنت سی سارہ حقین بہت ہو گئے

ہر ضلع میں گروہ کی گروہ ڈاکے والوں کے پہرتی تھے اور لوٹتی تھی جو سہارا  
 ہو گئے تھے کہ جب کمپنی نے عمان سرشتہ حکومت کی اپنی ہاتھ میں دہڑا سٹی  
 جاری کرنی آتین شدید کے مجبور تھے اوہوں نے حکم دیا کہ ڈاکے والے کو اسکی  
 اپنی گانوں میں لجا کر مارین اور اسکی اہل و عیال غلام سرکاری سوین اور باشندگان اور  
 گانوں کی موافق قدر اپنے کے جرمانہ دیوین ایام اس بی انتظامی میں بہت سے  
 اراضی بی محصول ہو گئے اگرچہ آمدنی بنگال حضور بادشاہ سی انگریزوں کو  
 محنت ہوتی تھی لیکن تحصیل اسکی کلکتہ میں نہیں ہوتی تھی بلکہ مرشد آباد میں ہو  
 کرتی تھی کلکتہ میں صرف تحصیل خالصہ تھی تحصیل بنگالہ اختیار میں محمد رضا خان  
 اور راجہ دور لب رام اور راجہ کنٹ سنگھ بہانی گنگا گو بند سنگھ کی جو ایک بڑا  
 امیر نامور تھا تھی وہ اپنی طور پر بندوبست کرتے تھے اور روپے تحصیل تھے اور  
 محصول معاف کر دیتے تھے انکی اغراض سے جو دہریوں نے تحفہ چلیس  
 لاکھ بیگمہ اراضی برہمنوں کو دی دی اس طور پر محصول سرکار میں سیز  
 اور چالیس لاکھ روپے سالانہ کی جس سے کہ وہ اب تک آگاہ نہ تھے  
 کم ہو گیا بسبب خیانت زمینداروں اور عاملوں خالصہ مرشد آباد کے  
 سرکار کھینے باوجود آمدنی دو کروڑ روپے کی ہمیشہ مقروض اور مفلوک  
 رہتے تھے ویرسٹ صاحب بجای لارڈ کلاؤ کی سیرتہ سوسٹ  
 میں گورنر بنگال مقرر ہوئی تب ایک سال کی حکم آخر صاحبان ڈاکے والے  
 کا درباب موقوفی تجارت نکم اور اجناس دیگر نوکران اپنی کی صادر ہوا  
 اوہوں نے لکھ بھیجا کہ تجارت بس ملکیت ہندوستانی کرتے اور انگریز  
 اوسمیں دخل نہ دیتے چونکہ تنخواہ افسران انگریز کے بہت ضلیل تھے

اسلئے صاحبان ڈائی رکٹر ٹی ڈائی روپی سیکٹر محصول میں برابر زیادہ  
 کر دیا اور اس میں بی کو او نہون نی حکم دیا کہ اونکی نوکر کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف  
 موافق قدر اپنی کی تقسیم کر لین لیکن بعد روانگی لارڈ کلا او صاحب کی کاروبار  
 کمپنی میں بہر خلل آئی لگا اگرچہ آمدنی ہندوستان کی بہت تھی لیکن خرچ اس سی  
 زیادہ تھا ہر روز خزانہ میں کمی ہوتی لگی جو موجب بڑی تشویش کا موجب کہ  
 اکتوبر سنہ سترہ سوا و نہتر کو کاغذ حساب تیار ہوا گورنر کلکتہ نی دیکھا کہ بہت روپی  
 قرض ہو گیا تھا اور او بہی روپی درکار تھا یہ تجویز واسطے قرض لینے کی ہوئی کہ گورنر  
 نی خزانہ کلکتہ میں روپے نوکران کمپنی کا جو او نہون نی کا بابت داخل کر لیا اور نہون  
 ہنڈ ویان صاحبان ڈائی رکٹر پر کر دین صاحبان ڈائی رکٹر نے سوائے فروخت  
 اسباب کی جو ہندوستان سی بیجا گیا تھا کوئی دوسرا طور ادا کرنی نہ ہون  
 کا پایا لیکن چونکہ گورنر اور صاحبان کو نسل کلکتہ نے دو طور سی روپی بہم پہنچایا  
 ایک تو قرض لیا اور دوسرا اسباب لایا کو بیجا اسلئے صاحبان  
 ڈائی رکٹر کو ادا سی نہ ہونڈوے دشوار ہوا او نہون نے گورنر کلکتہ کو ارقام کیا  
 کہ وہ آئندہ کو نہونڈ ویان نکرتا اور کلکتہ میں واسطے ایک سال کی روپے قرض  
 لیتا مال جسکا یہ ہوا کہ اونکی نوکر وں نی اپنی دولت بواسطہ اہل فرانس اور  
 بچ اور ڈنمارک کے فرنگستان کو روانہ کی یعنی او نہون نی اپنا روپی خرانہ  
 چند رنگہ و چیرا اور سیرم پور میں داخل کیا اور نہونڈ ویان او مختلف کمپنیوں  
 کی فرنگستان میں کرو لین اس لیے اسباب خرید ہو کر اکثر فرنگستان  
 کو گیا اور قبل منقصے ہونے سے وہ نہونڈ ویان کی وہ بگٹا اس سبب سی غیر  
 نومون کو احتیاج روپے کے واسطے تجارت کی نرمی اور کمپنی انگریزی

پر بہت افلاس طاری ہوا باوجود مخالفت صاحبان ڈاٹی رکٹر کی حاکمین کلکتہ  
 فی راہ قرض لینے کی سترہ سو اونتر میں کوئی اور انگلڈ پرنڈ وہاں کرنی  
 لگی انگلڈ میں کاروبار کمپنی کی کساد بازاری ہو گئی محکم الدولہ جو بجای جعفر خان کی  
 سترہ سو پینٹ میں ناظر مقرر ہوا تھا بعد ایک برس کی مرگیا اور سیف الدولہ  
 اسکی قائم مقام ہوا اور سترہ سو پینٹ میں بیماری حجاب سے ہوا اور مبارک  
 الدولہ اسکا بھائی سندریاست برآیا صاحبان ٹوٹنسل فی تخواہ قدم و حراری  
 رکھی لیکن صاحبان ڈاٹی رکٹر نے اسکی تخواہ کم کر کر سولہ لاکھ روپے  
 سا لیا نہ مقرر کر بھیجے سال سترہ سو پینٹ میں بنگالہ بسبب محتط سالی کی ہیران او  
 بیچار غ ہو گیا مصائب جو غریب واقع ہوئی اونکابیان قلم میں نہیں سکتا  
 لیکن طالب اخبار خود معلوم کر لی گا جب وہ بڑی گا کہ حصہ یوم باشندگان  
 اس ملک اس خشکالی میں تباہ ہو گیا تھا اسی سال میں صاحبان  
 ڈاٹی رکٹر نے اہل قلم میں سی دو کونسلین واسطی تحصیل کی مرشد آباد او  
 پٹنہ میں مقرر کیں انکا یہ کام تھا کہ وقایع جمع کرتے تھے اور اظہار دینی  
 کو نظیر میں رکھتی لیکن بندوبست تحصیل اب بھی مرشد آباد میں محمد رضا خان  
 کرتا تھا اور پٹنہ میں راجہ شتا برای اور کوئی گا غذاب اراضی میں بی اونکی  
 مہر کے نہواتا اور لٹ صاحب فی سترہ سو پینٹ میں عہدہ گورنری  
 نی استعفا داخل کیا اور کارنٹر صاحب اونکی جایہ منصوب ہوئی اور کارو  
 بار کمپنی اب بسبب کم زوری حکومت کلکتہ کی قریب بربادی کے ہو گیا  
 اور واسطی انتظام امور اور کمی خرچ کے وین سٹارٹ صاحب گورنر  
 سابق کلکتہ اور سیکرٹری صاحب اور کرنل فورڈ کو ولایت سی روانہ



کیا لیکن وہ ہندوستان میں نہ پہنچے اور جہاز حبیرہ سوار ہوئی تھی لہذا  
اوس طرف کیپ کڈ ٹوپ کی خبر اوسکی کچھ نہ ملی لوگ بہہ مٹھون کرنی تھی کہ  
وہ سہراکب میں کے سمندر میں غرق ہو گیا \* \* \* \*

### صیغہ ننگر صاحب

کارپیر صاحب فی سترہ سو بہترین استغفار داخل کیا اور وارن ہینکٹر  
صاحب جو بڑا دشمن تھا اور آج تک کوئی نوکران کمپنی میں سی مثل اوسکی  
ہندوستان میں نہ آیا تھا بجای اوسکی مقرر ہوا وہ سترہ سو چاس عیسوی  
میں بچر نرہ سال کی زمرہ اہل قلم میں داخل ہو کر ولایت اپنی سی باہر نکلا او  
اسنے مختلفہ اور داب انتظام اس ملک کی بہت محنت سی سیکھے سترہ سو  
ستاون میں کلا او صاحب فی اوسی اگرچہ وہ چھپیس برس کا تھارینڈٹ دربار  
مرشد آباد کا مقرر کیا اوس زمانہ میں بہہ عمدہ بعد گورنر کی تھاوین سٹارٹ  
صاحب جبکہ عمدہ گورنری کلکتہ کوزیت بخش تھی وہ سوای ہینکٹر صاحب کی  
کسی براعتماد نہ رکھتے تھی دسبر سترہ سو اکٹ کو ہینکٹر صاحب کونسل  
کلکتہ میں آیا اور حامی میں سٹارٹ صاحب کا مقابلہ میں دوسری ضاحان  
کونسل کی رہا سنی اپنی دامن دیانت کو اس غلام میں خاک طمع سی آلودہ  
نکلیا اور رشوت لینے سے باز رہا اس حال میں اوسکی عمر و ن اور نر کو ن  
غزل و نصب نوابوں کی سی بہت روپے جمع کیا تھا او سبزدہ ہی شک کسی  
چیر کے یعنی کانہ تھا ان البتہ جب کہ وہ اپنی دوستا وین سٹارٹ صاحب  
کی ساتھ ولایت کو جانے لگا وہ ایسا مفلس تھا کہ اوسنی کچھ توڑا روپے  
قرض لینا جا یا جس کو اوسکی گامشتے خواجہ پٹرو س نے نہ یا سترہ سو



ستر مین وہ صاحب کونسل مدراس مقرر ہو کر ولایت سی روانہ ہوا اور  
ایسا بندوبست کیا کہ صاحبان ڈانی رکڑاؤ کے شکر گزار ہوئی جب عہد گورنر  
کلکتہ خالی ہوا اونہوں نے سو اسی سنگڑ صاحب کے سیکولائیٹی ٹرسٹ عہدہ  
نپایا چالیس برس کی عمر مین وہ گورنر بنگال ہوا صاحبان ڈانی رکڑاؤ بندوبست  
تختہ پیل بند وستانوں سی اب بہت ناخوش ہوئی اونہوں نے لکھا کہ آمدنے  
ہر روز کم ہوتی جاتی تھی سات برس کی بعد حصول دیوانی کی اونہوں نے جاہ کہ  
وہ خود بندوبست تحصیل کریں اور کہ انگریز جو ملازم سرکار تھی روپی تحصیل کرتی  
سنگڑ صاحب نے اس بندوبست جدید کی تعمیل کی بیرون ابرل کو وہ روٹی  
بخش سند گورنری کا ہوا چودہویں مئی کو صاحبان کونسل نے ایک شہار  
باین مضمون جاری کیا کہ ہم بندوبست تحصیل کا کریں گی اور جو انگریز کہ روپے  
تحصیل کریگا گلکڑ پکارا جاویگا اور کہ واسطے چند سال کے زمین بطور ٹیکے  
کی دیجاوے اونہوں نے ایک کمپنی چار صاحبان کونسل کی مقرر کی اور حکم دیا  
کہ وہ تمام اپنے قلم و مین پر تھی اور بندوبست کرتی صاحبان کہنے نے  
بندوبست اپنا کشنگڈہ سی شروع کیا لیکن چونکہ آمدنی اراضی بہت قلیل تھی  
اسلئے اونہوں نے قصد نیلام کا کیا جس میں اریا تعلق دار نے روپے  
خاطر خواہ دیا اوسکا قبضہ بجال رہا اور جسنی روپی کم دیا اوسکا قبضہ جاتا رہا  
اور جاتا کچھ تنخواہ واسطے اوسکی مقرر کی اور زمین اوسکی حوالہ اور کی  
کر دی اوسے زمانہ مین بحصول خالصہ مرشد آباد سی موقوف ہو کر کلکتہ مین  
گئی تاکہ گورنر اسکا ملاحظہ کرتا رہتا باعث ان انقلاب کے انتظان امور  
دیوانے و فوجدار سے مین بہت تبدیلی ہو گئی ہر ضلع مین دو لکھتین

مقرر ہوئیں عدالت فوجداری میں صاحب کلکٹر مع قاضی اور مفتی کے  
اجلاس کرتا تھا اور عدالت دیوانی میں معاون کلکٹر کی دیوان اور دیگر  
مردمان عملہ ہوتی تھی اور دو عدالتیں کلکتہ میں اونہیں ایام میں واسطے  
مراجع کے مقرر ہوئیں عدالت صدر دیوانی واسطی مقدمات دیوانی کی اور  
عدالت صدر نظامت واسطی مقدمات فوجداری کی صاحبان جج کوینی  
جو تہائی مقدمات کے سی جوائی عدالت میں پیش ہوتی تھی معاملت  
ہو گئی اور بہت سا جرمہ کرنے کی بھی اجازت نری اور قرضخواہ کو اختیار  
قید کروانے مقروض کا موافق اوسکی مرضی کے نہ بلکہ جمیع مقدمات دیوانی  
کم دس روپی سی جو دہرے پر کنہ یا س جمع ہوتے تھے یہ مرتبہ اول  
تھا کہ انگریزوں نے بندوبست بنگال اپنی طور پر کر لیا صاحبان ڈائی رکنی  
کہا کہ نقصان آمدنی بسبب بی تطلے محمد رضا خان کی ہوا اونہیں سہر جسی  
کہ وہ اس عہدہ پر مقرر ہوا شہر رہتا اونہیں معلوم تھا کہ جب وہ جگہ دار  
ہا کہ کامیر جعفر کی طرف سی مقرر ہوا تھا وہاں کئی لاکھ روپے کا نقصان  
آیا بعض آدمیوں نے اوسکو الزام لگایا کہ تھیکہ غلہ کا قحط سالی سترہ سو  
سترہ میں اوسنی واسطے اپنے فائدہ کے لیا تھا اوسپر گمان فقط غلب  
نہ محصول سرکار نہ تھا بلکہ اوسنی رعایا پر بہت ساقشہ دیا تھا جبکہ  
مرشد آباد میں اسکو عروج ہوا مثل اوسکی کوئی تہنگالہ میں نہ تھا عہدہ صوبہ  
داری میں اسکو بالکل مال کی کام کا اختیار تھا اور عہدہ نائب ظم میں تمام  
بندوبست پوس ہی وہی کرتا تھا صاحبان ڈائی رکنی دیکھا کہ جب  
تک اوسی ایسا اختیار ریگا کیونکہ مجال نہوگی کہ اوس پر نالیش کر کے

انہوں نے لکھا ہے کہ اسی گرفتار کر کر مع اوسکی عیال و اطفال کی کلکتہ کو روانہ کر دیں اور جمیع کو اغذا اسکی پکڑے جاوین دس دن بعد مستبدین ہونے ہینکٹر صاحب کی ارباب کونسل میں یہ احکام بوقت شب کے اس پاس بھیجے صبح کو اس نے ڈیٹین صاحب رزیدنٹ مرث آباد کو لکھا کہ وہ محمد رضا خان کو کلکتہ میں بھیجے حسب احکام اوسنی مع اوسکے اہل و عیال کی کشتی پر سوار کر دیا اور اوسکا کام آب نی لیا ایک ارباب کونسل میں سے جٹ پور میں بھیجا گیا تاکہ اوسکے وہ آنے تک وہاں رہتا اور اوسکی سب اس — حال کے سے مطلع کرتا ہینکٹر صاحب نے یہی حکم لکھا خط اس مضمون کا لکھا کہ چونکہ میں نوکر سرکاری ہوں اس لیتی سوای بجا اور احکام اوسکے کے کوئی چارہ نہیں اور قطع نظر امور سرکاری کے مجھی تم ہی محبت دلی ہی اور چونکہ شتاب راہی تائب دیوان بہار پر ہے شبہ تھا اسلئے وہ کلکتہ کو بلا گیا اور رو بکاری اوسکی جلد ہو گئے اسپر کی طرح کا الزام ثابت نہوا اور آبرو کے ساتھ خلاص ہوا مورخ محمدی اس زمانہ کا اگرچہ اسکی نظم و نسق کا بہت مدح خوان ہے لیکن وہ بھی لکھتا ہے کہ ہنسی منہ و چہ افسانہ ہندوستانی کے ایام عروج میں بہت رو بے ظلم سے لیا عوص اسکی شکست کی صاحبان کونسل نے اوسے خلعت اور خطاب دے دیا ریان بہار کا عطا کیا کہ اس بی عزتی سے وہ بہت شکستہ دل ہو گیا قدر منزلت شتاب راہی کی جمیع نوکران ہندوستانی سی جو علاقہ سرکار میں تھی زیادہ تھی اوسی اپنی عہدہ سی محفل ہو کر واسطے رو بکاری کے کلکتہ میں جانا بہت رشتاق معلوم ہوا وہ بیٹہ میں لگن اوسی رنج و قلق میں مرکب اور

اوسکا بیٹا راجہ گلپان سنگھ بجای اوسکی مقرر ہوا باشندے پٹنہ کے  
 واسطے انگور وں کے جو وہاں بہت عمدہ ہوتے ہیں اور جسکی سبب سے  
 وہ جابی بہت مشہور ہے متاثر اس کے ممنون ہیں اور اوسنی اس  
 اضلاع میں درخت انگور و خرپوزہ کی زراعت کروائی تھی تحقیقات مقدمہ  
 محمد رضا خان کی بہت دنوں تک رہی نہ کار ایک دہ نام اوسکا مدعی ہوا  
 چونکہ یہ شخص مکرو فریب میں بہت طاق تھا اس لئے یہ بات اولاً معلوم  
 ہوئی کہ مدعی علیہ حقیقت میں مجرم تھا ہر چند بعد تفحص اور تفتیش دو سال  
 کے اوسکی مقصوری ثابت ہوئی لیکن سرکار نے اوسی پر نوکر نہ کہا جبکہ  
 وہ مرث آباد کو بہر آ یا اوسکا عہدہ نظامت تقسیم ہو گیا تربیت و تعلیم  
 نواب کی منی بیگم کے ذمہ ہوئی اور خرچ خزانہ پر سینگھ صاحب نے گرو داس  
 پسرند کار کو مقرر کیا اسے اکثر صاحبان کونسل کی اوسکے تقریر نہ تھے  
 کیونکہ کہ اونکی یہ حجت تھی کہ گرو داس ایک مرد نو جوان ہے اور مقرر کرنا اوسکا  
 گویا مقرر کرنا اوسکی باب کا جسپر انگریزوں کو اعتماد نہ تھا ہی لیکن سینگھ  
 صاحب نے اونکی بات نہ مانی آخر کار اوسپر بدنامی سبب سلوک اس خاندان  
 کی عاید ہوئے انگلنڈ میں کاروبار کمپنی معرض خطر میں آ گیا عرصہ پانچ برس  
 میں بہت بے انتظامی ہندوستان میں واقع ہوئی کلا اوصاحب نے سنہ  
 سترہ سو سٹھ میں ولایت کو مراجعت کی اور سترہ سو تتر کو سینگھ  
 صاحب بہان مقرر ہوئے اس عرصہ میں طریقہ صاحبان ذاتی رگڑ گلنڈ میں بہت  
 بگڑ گیا تھا حالت افلاس میں صاحبان کہنے لگے سارے بارہ روئے  
 سیکڑ صاحبان مال کو حبس کو وہ اپنے ایام عروج میں بہ مشکل لینے

دینا پھیرا یا بعد اس کام بیوقوف نے کی اونہون نے اپنی خزانہ کو دیکھا اور  
 اوسے خالی پایا اونہون نے لاچار ہو کر بنیکاؤٹ انگلٹنڈ سے چالیس لاکھ  
 روپے قرض لیا اور پھر تیس لاکھ روپے اور لیا اور انجام کار وہ  
 وزیر یا منصرم امور بادشاہے پاس گئی اور ایک کروڑ روپے قرض لیا جبکہ  
 احوال ابتری کاروبار کمینے کا افتا ہو گیا صاحبان پارلیمنٹ نے اون کا  
 بند و بست آپ کرنا چاہا کیونکہ اونہون نے تک مقدمات ہندوستان  
 کی طرف رجوع نہیں کی تھی ایک کمپنی واسطی شخص اور ان خرابیوں کی وجہ  
 عکدار سے کمینے سے واقع ہوئے تین مقرر ہوئے بعد اونکی رپوٹ کی  
 رای صاحبان منظم کی مقتضی انقلابات کلی کی ہوئے اونہون نے بہت سے  
 تدبیریں واسطے بند و بست کی صاحبان پارلیمنٹ کو پیش کیں جسکے  
 اجراء ہونے میں صاحبان ڈائی ریکٹر حتمی المقدور متعرض ہوئی لیکن  
 اونکی بداد و ضائع اور بی انتظامی نے ایسی شہرت پائی تھی کہ سب آدمی  
 اوسنی ناراض تھی اور اس لحاظ سے صاحبان پارلیمنٹ نے رای صاحب منصرم  
 کو مستحسن جانکر منظور کیا انتظام کمینے میں بالکل انقلاب انگلستان اور  
 ہندوستان میں ہو گیا اب سبب تبدیلی طریقہ انتخاب صاحبان ڈائی ریکٹر  
 کی خرابیاں جو انگلٹنڈ میں واقع ہوا کرتے تھے یہیں موقوف ہو گئیں اور یہ بات  
 مقرر ہوئے کہ ہر سال چہ صاحبان ڈائی ریکٹر اپنے عہدہ سے معزول ہوویں  
 اور چہ بجائے انکے اور قائم ہوں اور کہ گورنر بنگال گورنر جنرل ہندوستانی  
 یعنی مختار کل ہوتا اور باقی پریسڈنٹس ان یعنی احاطہ ملے کاروبار میں  
 اس کے اطاعت کرتے چونکہ گورنر اور صاحبان کونسل

بین اکثر خلاف رہتا تھا اسلئے یہ بات ہیرے کے گورنر جنرل فقط حکم ان  
 فورٹ ولیم کا ہوتا کہ گورنر جنرل اور رابرٹ کونسل اور صاحبان جج کو  
 تجارت سے ممانعت ہو گئی اور مہاجرین تنخواہ اور سکی ڈائی لا کہ روپیہ  
 سالانہ مقرر ہوتے اور صاحبان کونسل کی اشی ہزار روپے نوکران  
 کمپنی اور نوکران شاہی کے کوٹینی پیشکش سے ممانعت ہوئی صاحبان  
 ڈائی ریکٹر کو حکم ہوا کہ جمیع کو اغذات ریاست کی جو ضرورتیں تھیں  
 منصرم شاہی کونسل کیا کریں باب منصفے میں یہ بات تجویز ہوئی کہ سپریم  
 کورٹ یعنی عدالت اعلیٰ کلکتہ میں مقرر ہو دی اور سہ ماہی چار آدمی  
 رہیں اور ان میں سے ایک کو جوائنل درجہ میں رہے اشی ہزار روپیہ سالانہ ملین  
 اور باتے تین کو ساٹھ ہزار روپے اختیار رکھنے کا حاکمین اس محکمہ پر کچھ  
 نہ تھا کیونکہ وہ نوکر بادشاہی تھی اور اس عدالت میں قوانین انگلستان  
 انگریزوں پر عمل میں آیا کرتے تھے یہ حکم ہوا کہ آئین پارلیمٹ باب انتظام  
 ہندوستان میں پہلے اگست سنہ ۱۸۵۷ء کو جو پتہ کو جاری ہو بعد تعمیل  
 ان احکام کے اختیار گورنر بنگال بسبب گورنر جنرل ہونیکے واسطے بندوبست  
 تمام ہندوستان کے ہوا لیکن چون کہ ہمیں ایک تواریخ مختصر بنگال کی تھی  
 منظور ہے اسلئے ہم خلاصہ احوال اس ملک کا بیان کرینگے اور وہ شخص جسکو  
 دریافت احوال فتوحات گورنر جنرل کا جو زمانہ مدت اور صنائع مختلفہ میں واقع  
 ہوئیں تہیں مطلوب ہو دی دیکھو حاشیہ دوم آخر کتاب میں کہ تواریخ  
 ہندوستان کو دیکھیں ہسٹک صاحب نے بندوبست بنگال اس خوبی  
 سے کیا کہ وہ گورنر جنرل مقرر ہو گیا باوصف اس لیاقت اور کاروانے



کے اوسکی ولایت میں مخالف بہت تھی اور وہ انخاص جو کاروبار ملکی سے  
تا واقعہ تھی اوسکی بند و بست کو زبون جانتے تھے بارویل صاحب جو بیچ  
ہندوستان کی اہل فلم میں داخل ہوا تھا اور کونسل میں سن و سر جان  
کلیونرنگ و فرانسس صاحب کم سپریم کونسل اور شریک سینگلز صاحب کے  
مونی بہتینوں صاحب سینگلز صاحب کی مخالف ہو کر ولایت سی جلی اور  
اسکی تدابیر کو چشم دشمنی سے دیکھنے لگے کہ وہ مدرس میں پہنچی اوسنی اونہیں  
ایک دفعہ ستانہ خط لکھا صاحب کلان کونسل کجری کو واسطے پیشوا کی اونکی بھیجا  
گیا اور ایک مصاحب کو رنر جنرل کا بھی انکی تواضع و تکریم کی لٹی روانہ ہوئے نظام  
وار و مونی اونکی کے کلا او صاحب اور وین سٹارٹ صاحب سی تعظیم اونکے  
زیادہ ہوئے سترہ شکلیں سلامی کی سر موتہن اور جمیع صاحبان کونسل  
انکا استقبال کیا لیکن وہ باوجود اس مدارات کی بھی ناراض رہی اونہوں نے  
صاحبان ڈائی ریکٹر سی شکایت کی کہ موافق جاری قدر کے جاری تعظیم ہوئے  
اور فوج واسطے جاری استقبال کی نہ نکلی اور سلامی جاری خاطر خواہ نہ ہوئے  
اور میں سینگلز صاحب کی گھر میں اوتارا اور خانہ کونسل میں نہ لکھا اور  
نہ تقریر بند و بست جدید کا بخوبی مشہر ہوا تھا بہتینوں اصحاب کونسل جو یون  
اکتوبر کو کجری میں پہنچی اور پانچ روز بعد کلکتہ میں داخل ہوئے لیکن  
بارویل صاحب اب تک نہیں آئے تھے اس لئے اونہوں نے ایک  
اشتہار بند و بست جدید کا دیا تھا اور کاروبار کو جو بیون تاریخ نومبر  
تک ملتوی رکھا جبکہ کونسل جمع ہوئے سینگلز صاحب کی آگے اونکی  
جو امور ہندوستان سی بالکل جاہل تھے نقشہ کیفیت کاروبار

کلکتہ میں



کمپنی کا ڈال دیاروز جمع ہونے کو نسل کے سی قضا با شروع ہو گئی تھی کچھ  
 سے سات برس تک سلطنت ہندوستان میں خلل رہا بار دہل صاحب تنہا  
 دستدار گورنر جنرل کا تھا اور باقی تینوں اصحاب کو نسل ہمیشہ اوس کے بات  
 میں خلاف کرتے اور چونکہ یہ لوگ زیادہ نئے اسلئے گورنر کی کچھ  
 بات پیش نہ آتی تھی اور بالکل اختیار کا ہو گیا وہ ایسی باتیں جنہیں کہ اہانت  
 ہینگنر صاحب کی متصور تھی تجویز کرتے تھے اور وہ اکثر سوائی حضومت  
 کے خلاف عقل ہوا کرتی تھیں ہاں یہ بات ایک بہت تعجب کی سی کہ ہمہ  
 برتکس یعنی شروع ہندوستان پارلٹ سی سندھ سترہ سو اسی تک  
 مخالف حاکمین سی سلطنت بالکل برباد ہوئی دو دن بعد جمع ہونی کو نسل  
 کے مخالفین ہینگنر صاحب فی ٹڈٹین صاحب کو لکھنؤ سی حکم صاحب  
 موصوف فی وہاں کارزڈٹ کیا تھا طلب کرنا چاہا اور برخلاف  
 عہد و پیمان ہینگنر صاحب کی اونہیں نواب لکھنؤ سے زیادہ یعنی کی  
 خواہش ہوئی اوسنی اونہیں سبھا یا کہ وہ ابھی توقف کریں اور ایسی امر  
 بھی قباختین پیدا ہو گئی کیونکہ لوگوں پر یہ بات ظاہر ہو جائے گے کہ  
 حاکمین ریاست میں اتفاق نہیں ہے اوس فی یہ کہا کہ اہل بلا دگورنر  
 کو حاکم کلان جانتی ہیں اور جب کہ وہ دیکھیں گے کہ اوسکو کچھ اختیار  
 تو البتہ ہماری نا اتفاقی اور بڑا بت ہو جائیگے لیکن صاحبان کو نسل  
 نے اپنی ہی بات کے اور ان طور و ن سے اوسکے ہو قونے اور کم  
 حوصلے لوگوں کو معلوم ہوئے ہندوستانی فسادار باب کو نسل اور  
 جانے رہے اختیار ہینگنر صاحب کو جو چند روز پیشتر بالکل

مالک تھا جلد دریافت کر گئے اس سے کہ وہ لوگ جو اس کی نصیحت سے  
 ناراض ہوئے تھے فرانس صاحب اس کی شریکوں پہ اس کی نالاش لگتی  
 جس کو وہ ہون فی بدل سنا اور وقت میں زوجہ تلک چند راجہ بردوان مرحوم  
 کی معہ بیٹی ابنی کے کلکتہ میں آئی اور سنی ایک ضعیفہ بھین دی کہ مجھے  
 نو لاکھ روپے انگریزوں نے اور اس کے علاوہ راجہ کی مرنی سی ایک شہوت  
 میں لئی جس میں پندرہ ہزار روپے ہسٹکنر صاحب میں آئی اور سنی اس کے  
 کاغذ حساب بنگالی اور فارسی میں طنب کیا لیکن وہ ایک چہ پیش نکر کے  
 ایک خلعت والقباب گورنر صاحب حمت کرتی تھی لیکن دشمنان ہسٹکنر  
 صاحب نے واسطے اس کے امانت کی بیٹے راجہ مرحوم کو خلعت اپنی ہاتھ سی  
 عطا کیا اہمیتیں ہسٹکنر صاحب کی لئی انعام مقرر کیا گویندگان تمام اطراف  
 بنگالہ سے بلاتے گئے بہت سی اقرار اور بہتان ایسے ہوئے ایک شخص نے  
 عرض اس مضمون کے گذرانے کہ فوجدار ہو گلی کی بہتر ہزار روپیہ سالیانہ  
 سرکار سے مقرر میں جس میں سی چتیس ہزار ہسٹکنر صاحب لیا کرتی میں اور  
 چار ہزار انکا دیوان درخواست دہندہ کو یہ عہدہ تیس ہزار روپے سالیانہ  
 پر منظور ہے یہ دعویٰ ہے معنی ہے جس کو شخص کہ جو حال بنگالہ  
 اس ولایت سی واقف ہو معلوم کر جائے مسوع ہوا شاہ گذریا  
 اور معاندین ہسٹکنر صاحب نے کہا کہ مقدمہ تمام ہوا فوجدار موقوف ہوا اور  
 یہ عہدہ باوجود کمی تنخواہ کے گویندہ کو نہ ملا بلکہ وہ شخص مقرر ہوا  
 اسے بی بی میں ایک اور نالاش آئی کہ منی بیگم نے نو لاکھ روپے کا  
 حساب میں دیا جب کہ اسے بہت تنگ کیا اور سنی کہا کہ میں نے

ڈیڑ لاکھ روپے سینکڑ صاحب کو جب کہ وہ مجھے مسند ریاست پر بیٹھا ہے  
کو آئے بطور صیانت کی تواضع کیا سینکڑ صاحب نے اظہار کیا کہ وہ  
روپی خرچ سرکار میں اوٹھا اور کہ رقم اس خرچ کی سرکار کو بیج رہے  
اور یہی یہ کہا کہ نواب بنگالہ جب کبھی کلکتہ میں آتا اوسے ہزار روپے روز  
خرچ کا ملتا تھا یہاں طلبہ سینکڑ صاحب کا کچھ خوب نہ تھا کیونکہ اور  
کوئی محبت نہ تھی کہ روپیہ سوائے خرچ سرکاری کی اور طور سے صرف ہو  
جسکہ یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر ایک تالش برخلاف سینکڑ صاحب کی مسمو  
ہوئے تھے نہ تہہ کار نے ہی جو ایک مرد بدنام تھا اوس پر تالش کے  
اوسنی اظہار کیا کہ گورنر جنرل نے سارے ہی تین لاکھ روپی منی بیگم کو  
مسند ریاست پر لانے اور میری بیٹے کو وہ اس کو نواب مرشد آباد کے  
فتح رکھنے کے واسطے لئے فرانسس صاحب اور اوسکی رفقاء فی تہہ کار  
کو گزارنے کو ہون کی۔ لئے کونسل میں طلب کرنا چاہا سینکڑ صاحب نے  
جواب دیا کہ وہ میرا دے ہو کر اس عدالت میں جہان کہ میں حاکم ہوں آئی  
نیا ویگا اوس نے کہا کہ میں عہدہ گورنر کو ایسی نالایق تابعداری  
سی ہندوستان کے انکھ میں حقیر نگہوں گا اور اوس وقت یہ بھی  
کہا کہ میں مقدمہ سپرد صاحبان سپریم کورٹ کے کر دوں گا سینکڑ  
صاحب کونسل میں سی اوٹھ گئے اور بارویل صاحب نے اوسکی معیت  
کی فرانسس صاحب اور اوسکی رفقاء فی بعد روانگی صاحبین موصوفین  
کے تہہ کار کو اندر بلایا اور اوسنی ایک خط پڑھا اور کہا کہ اس میں منی بیگم  
نے جتنا روپے کہ رشوت دیا تھا مجھے لکھ بھیجا ہے ڈے اولاسٹے صاحب

نے ایک خط کو مہنی سکیم نے خود صاحبان کو نسل کو لہا ہٹا نکالا اور خط  
 سی مقابلہ کیا مہرون میں مطابقت ہوئی لیکن نوشت ایک سی نہ تھی بعد مرگ  
 نند کار کے اوس کا فریب ظاہر ہو گیا اوس کے ہاں مواسر جلی جمیع امیران بگالی  
 کی کلین اس میں کچھ شک نہیں ہی کہ وہ خط جعلی تھا اور مہنی سکیم نے اوس پر مہر  
 نہیں کی تھی بلکہ نند کار نے خود میت کر لی تھی اور باب کو نسل فی کہا دعویٰ  
 نند کار کا صحیح ہے اور حکم دیا کہ ہینگنز صاحب ہر روپے واپس کر دیں جو  
 اوسنی انکار کیا اوہ میں ایام میں کہ یہ مقدمہ دائر تھا ہینگنز صاحب  
 نے سپریم کورٹ میں نند کار پر نالاش سارنش کی کی تینوں صحاب  
 کو نسل واسطے حقارت ہینگنز صاحب کے خود اس کے کہہ گئے اور یہ  
 بات آج تک نہ ہوئی تھی کئی برس تک انس صاحب اور اس کے رفقا  
 مخالفت ہینگنز صاحب اور تباہی ملک میں ساعی ہے نند کار پر کمال  
 الدین نامی شخص نے نالاش سپریم کورٹ میں لگائی کہ اوسنی نام میرا  
 ایک دست آویز جعلی ہے کیا ہے نند کار کا جرم ثابت ہوا اور جولائی  
 سنہ ۱۹۲۷ء سو پچترہ میں پھانسی ملی اہل اس دیار کو بہت تعجب ہوا  
 جب انہوں نے دیکھا کہ ایسے امیر کیرمند وستانی فی جو برہمن تھا شہر  
 کلکتہ میں پھانسی پائی امیران مند وستانی میں سی اولاد و سیکو انگریزوں  
 نے پھانسی دی تھی یہ منقول ہے کہ ایک کہہ سے زیادہ بگالی اوس کے  
 مقتل پر جمع تھے اوہیں یقین تھا کہ وہ مارا سجا تیگا لیکن جبکہ انہوں  
 نے دیکھا کہ وہ بارگیا تب وہ نے پاک کرنے کے لئے دفعہ دریا  
 کو بہاگ گئے لوگوں نے کہا کہ نند کار کو ہینگنز صاحب نے

مروایا تھا کیونکہ اونکو وقت میں تھا کہ اوسنی اسمقدمہ میں سے کی ہے  
 حقیقت میں بہ بات سپریم کورٹ کی تھی اور یہ ایک منجملہ اون نالٹون  
 میں سی تھی جو برخلاف اوس محکمہ کی کئی برس بعد موتیں اور یہ بات  
 بیشک سے کہ نہ کاربہ ایک مفدین بنگا لیون میں سی تھا گو نگران نگال  
 کو اوس پر جو ایک دوسرے کے مقرر ہوئے تھے اعتماد نہ ہا اوسکی نمک  
 حرامی دریافت ہوئی کہ وہ دشمنان انگریزوں سے خط و کتابت رکھتا  
 تھا لڑائی پلاسی سے وہ سازش برائیکر وہ سے کرتا تھا باہر ہمہ  
 اوصاف وہ بہر ہی ظلم سے مارا گیا وہ مجرم حسین کہ سپریم کورٹ فی  
 فتویٰ اوسکی مارتے لگا دیا یہ چار برس پتیر مقرر ہوئے تھے اس وقت  
 کے اوس سے سرزد ہوا تھا اور اوس حالت میں وہ محکوم اوسکا نہ تھا علاوہ  
 اس سے بموجب شریعت اہل منو کی بھی یہ مجرم قابل قتل کے نہ تھا اسی لحاظ  
 سے وہ خلاف عقل و انصاف کے مارا گیا لیکن وہ بڑی ثروت  
 میں مواہبت سی خدمتون پر وہ مامور ہوا اور انہیں اوسنی ایک کروڑ  
 روپے سے زیادہ کی دولت جمع کی جب کہ خلاصہ کیفیت مقدمہ  
 محمد رضا خان کا ولایت میں پہنچا صاحبان ڈانی رکڑنے لکھا کہ مارے  
 نزدیک اوسکی بقصور سی اور فریب نہ کار کا نائب سے اونہوں نے  
 حکم دیا کہ گرو داس مختاری نواب سی موقوف کیا جاوے اور محمد رضا  
 خان بجائے اوس کے مقرر ہو سپریم کونسل نے یہ دیکھ کر کہ اونہیں  
 عدالت صدر نظامت کلکتہ میں اب اجلاس کرنیکی فرصت نہ تھی  
 جاہا کہ وہ تدبیر قدیم اپنے بہر عمل میں لاوین اور بند و سبست

عدالت سے فوجدار سے اور پوس جو الہ ایک ہندوستانی کی کڑیں اس  
سبب سے یہ عدالت مرث آباد سی کلکتہ کو گئے اور محمد رضا خان اوسکا  
رئیس ہوا اراضی واسطی یا پنج برس کی سند ستر سو ہتر سے اجارہ  
دی گئی اور کہہ دیا گیا کہ محصول بتدریج بڑے گا لیکن نہ بات دل ہی سر  
میں معلوم ہو گئے کہ زمینداروں نے اپنی حوصلہ سی زیادہ کاٹھیکہ لیا ہوتا  
باقیات محصول بہت ہو گئے بعد پنج برس کی سرکاری لاچار ہو کر ایک  
کڑوڑا ہتارہ لاکھ روپے معاف کر دیا اور تیس پر ہی ایک کڑوڑا پیش  
لاکھ روپے باقی رہ گیا اور اوسکی کوئی صورت وصول کی نہ تھی دونو گروہ  
کونسل نے اپنی تدبیریں درباب بندوبست جدید کی ولایت کو لکھنؤ میں  
لیکن صاحبان ڈائی رکڑنے دونوں رایوں کو مسترد کیا جب کہ معیاد  
میون کی سند ستر سو تتر میں موچکی تب حسب حکم اونکے کی اراضی  
باجارہ ایک سال کی دی گئی یہ طور اجارہ سال بال کا سند ستر سو  
یا سے تک واسطی اس بندوبست کی یہ قاعدہ تجویز ہوا کہ شخص  
آمدنے تین سال سابق پر بنا محصول کی ہو اور ہر صورت اراضی  
زمینداران قدیم کو جہان تک کہ ہوسکی دیا جاوے ستر سو تتر  
سو ہتر میں کرنل من سن مو اور ہسٹنگز صاحب کی دوسھے دشمن بگٹی  
اوسکا دخل پر صاحبان کونسل میں ہوا انجام سند ستر سو تتر  
میں نواب مبارک الدولہ سن تمیز کو پہنچا اوسنی سپریم کونسل کو لکھا  
کہ وہ محمد رضا خان کو موقوف کر دیں کیونکہ وہ مجھسی بدستے پیش  
آنا سے وہ بموجب رایہ ہسٹنگز صاحب کے معطل ہوا اور



عہدہ تائب صوبہ دار کے گورنر یا نواب کی گھر کے بندوبست کا اختیار  
 منی بیگم کو ہوا اس نظام سے صاحبان ڈائری رکٹر بہت ناخوش ہوئے  
 انہوں نے فوراً بعد سن ۱۸۳۱ء میں اس خبر کے پھر اس عہدہ کو مقرر کر کر  
 محمد رضا خان کو اسپر بحال کیا منی بیگم اپنے خدمت آتا لفظ  
 سے موقوف ہوئے اٹھواں سال صدی اٹھارہویں کا تواریخ بنگالہ میں  
 مشہور ہے کیونکہ اسے سال میں اولاکا میں حر فون بنگالی میں چینی  
 شروع ہوئے ہیں اس میں ہسٹنگز صاحب جو ایک شخص بہت مستعد و  
 ذہنی ہوش تہا ہندوستان میں زمرہ اہل قلم میں داخل ہو کر سترہ  
 سترہ سو سترہ میں آیا اور تمام زبانیں اس ملک کی سیکھیں اوسنی  
 انہیں ایسی دستگاہ پیدا کے کہ کسے فرنگی کو پیشروں سے حاصل ہوتے  
 نہی سترہ سو پتر میں نظم و نسق ملک کا انگریزوں کو اختیار ہوا اور  
 جب سے سے ہسٹنگز صاحب کی رے میں یہ بات آئی کہ انہیں اب  
 قوانین اس ملک سے واقف ہونا ضرور ہے اس میں ہسٹنگز صاحب کی دستگیر  
 اوسکی سے ایک کتاب مشتمل قوانین ہندو اور مسلمان کے تیار کر کر سترہ  
 سترہ سو پتر میں چہا پی اوسنے بنگالے زبان سیکھنے میں بہت  
 سے کے شاید کہ یہ شخص انگریزوں میں سے جسے کتب درسی اس زبان  
 کی تحصیل کین اول شمار کیا گیا ہے سترہ سو اتر میں اوسنی ایک  
 کتاب قواعد بنگالی میں چہا پی وہ ہو گئے میں مطبوع ہوئی کیونکہ الزامات  
 میں ایک کوئی چاہہ خانہ نہ تھا سابق میں چارلس ڈکن صاحب نے  
 جسکا نام اب تک زندہ ہے مزج سیکھنے زبانوں اس ملک کے بہت



کوشش کی تھی وہ ایک اداکار اور ایک مرد عالی حوصلہ تھا اوسنی اپنی  
 ہاتھ سی نقوش حروف بنگالی ڈھال کر تیار کئی اور بانی اول طبع میں لانی آخر وقت  
 وہ تھا اور اوسنی قواعد میل میڈ صاحب کے جو اسکا دوست تھا جہاں ہے  
 سبب قضیہ سپریم کورٹ اور ناظرین کمپنی کے کئی برس تک یہ ملک تیار  
 رہا یہ عدالت سترہ سو چوتھین مقرر ہوئے اور محکوم ریاست کمپنی کی  
 نہ تھی اصحاب سپریم کورٹ ولایت سی بخیال اسبات کے کہ رعایا پر  
 مسند وستانی پر بہت ظلم و تعدی ہوتا ہے اور کوئی چارہ اعلیٰ رقم  
 ان مصائب کی سوائی تقریر اس عدالت کے نہیں ہی چلے مرگاہ  
 مضفین عدالت مسطورہ کی جائد بال گھاٹ پر اوترے اور بنگالیوں  
 کو برہنہ دیکھ کر ایک صاحبان موصوفین میں سے دوسرے کو  
 کہا دیکھو یہاں کیا ظلم لوگوں پر ہو رہا ہے اور کہ عدالت سپریم کورٹ  
 بروقت ضرورت کی مقرر ہوئی تھی اور مجھے یقین ہے کہ جتھے مہینے کا اس  
 عدالت پر نہ گذرے گا کہ رعایا اس بلا کی ایسے آسودہ اور مرقہ ہو جائیگی  
 کہ جوتی اور جبر اب پہننے لگیں گے حکم اس عدالت کا تمام  
 انگریزوں پر کہند میں تھی اور مسند وستانیوں پر جو کہ اندر کہانی مرستہ کی رہتی ہے  
 تھا اور ہی زیر حکم اس محکمہ کے جمیع مردمان ہو اسطہ یا بواسطہ نوکر کہنے  
 یا نوکر انگریزے رعایا کے نے بموجب فقرہ مرقومہ الصدر کے وہ  
 امور اہل بلاد میں جو خاص اوسط اس ملک میں رہتے تھے دخل دینے  
 لگے حاکمین اس محکمہ نے کہا کہ باج گزار نوکر کمپنی میں یہ قصو صاحبان  
 پارلٹ کا تھا جنہوں نے حدانکے اختیارات کی مقرر کئے تھے صاحبان

پارلیمنٹ نے دو عدالتیں جدا جدا مقرر کیں جنہیں چند روز نگذرے  
 پائے کہ فسادیر یا موگیاسپریم کورٹ نے ہوڑے دنوں بعد جلاس  
 اپنے کے حکومت اپنی بڑھانی جابی جو شخص اس عدالت میں آنکر تم  
 کہا کر کہت کہ فلانازمیدار میرا مقروض ہے اور بالنومیل کے اندر  
 کار بنے والا اوسی وقت پروانہ اوسکی گرفتاری کا جاری ہوتا او  
 قید کیا جاتا بارہا جس شخص نے اصرار کیا کہ میں زیر حکم سپریم کورٹ  
 کے نہیں رہتا ہوں اوسی رہائی ہو گئے لیکن اوسکی تہک کا نتیجہ ترک  
 نہوا نمڑہ اس بیج کی حکومت کا جلد ظاہر ہو گیا رعایا جو بخوشی محصول  
 نہیں دیا کرتی ہے یہ حال زمینداروں اور ٹہیکہ داروں کا دیکھ کر  
 بالکل محصول دینے سے انکار کر گئے اول سال اجلاس اس عدالت  
 کے پروانے اس قسم کے بر صانع میں جاری ہوئی ایکٹ می پشیانی  
 ملکٹ پڑ گئی اور لوگوں نے اپنے تین ایک نئی بلا میں بدلا یا وہ اس  
 قانون سی بالکل بموجب جبکہ کہ وہ کلکتہ میں واسطے استفسار حال کے  
 طلب کتی جاتے تھے یہ جاہل سی لوگ نقیش و حوض سی مانوش نہی گورنر  
 جنرل اور اوسکے کونسل نے دیکھا کہ اب ہمارا اختیار بسبب غلبہ سپریم کورٹ  
 کے جاتا رہا لیکن وہ انکا مقابلہ کرتے تھے حاکمین عدالت مرقومہ الصدد  
 نے کہا کہ ہم لوکر بادشاہی ہیں اور کسی نوکر کمپنی کو برابر ہمارے اختیار  
 نہیں ہے اور دیکھا کہ جو شخص ہمارے اطاعت نگری کا اوسی ہم تمت  
 نمک حرامی لگاتین گے آخر کار ایک مقدمہ پیش ہوا جس سے کہ قصیدہ  
 خطر میں ہیجا مارچ سندھ سترہ سو اسی میں یہ ماجرا واقع ہوا و سے

اشارہ میں انگریزوں ساکنین کلکتہ اور گورنر جنرل نے ایک عریضی صاحبان  
 پارلیمنٹ کو لکھے کہ وہ قسٹ سپریم کورٹ کا کوئی علج کرین اسبات  
 میں بہت خوض اور تکرار رہے اور ایک آئین نو جاری ہوئی جس سی اختیار  
 کل جو سپریم کورٹ کی تمنا تھی جاتا رہا قبل اجرا اس قانون کی مسئلہ  
 صاحب فی وسیلے خاموشی سپریم کورٹ کی ڈیوڈس اور حاکمین سول  
 کو قلم تردیکر اضنی کیا اسنے التجا اپنی صاحب حاکم اول عدالت مسطورہ  
 کو باضافہ پانچ ہزار روپے مہینے اور چھ سو روپے مہینا گراہ دفتر خانہ  
 کامقرر کرکے جج اول عدالت دیوانی کا کیا اور دوسری حاکمین میں  
 ایک کو اوپر عہدہ جدید کے چنیہ امین جو ڈچ سے لڑ کر انگریزوں نے  
 لیا ہنا مناز کیا بعد ازان تھوڑے دنوں تک صاحبان کورٹ نے  
 کسی طرح کا مناقشہ کیا اس عرصہ میں مسئلہ صاحب فی محکلات اس  
 دیار کو بہت رونق دی اس فی ہر ضلع میں واسطی سماعت مقدمات  
 کے دیوانی عدالتین مقرر کیں اور صاحب کلکٹر کو فقط تحصیل کا اختیار  
 رہا لجا امپی صاحب نے صدر دیوانی عدالت میں اجلاس کرکے کچھ  
 قوانین واسطے عدالتوں دیوانی کے ترتیب کئے توت ان قوانین کو  
 نوے پر آگئے اور وہ کتاب قوانین کورن ولس صاحب کی بنیاد ہوئے  
 جب خبر تھرا لجا امپی صاحب کی ولایت میں گئے صاحبان ڈائے  
 رکٹر اس سی بہت آزرده ہوئے اور اسے جائز نہ کہا وہ دریافت  
 کر گئے تھے کہ مسئلہ صاحب نے مصلحت واسطے صلح کے اقرار  
 کر لیا ہتا لیکن اوہوں نے کہا کہ یہ بات خلاف سدرشتہ سے

الجا امپی صاحب محکمہ سرکار میں واسطے جواب دے قبول کرنی اس  
 عہدہ کے طلب کئی گئے مدے اسکا جلیٹ الیٹ صاحب کار کی  
 طرف سے مقرر ہوا جو بعد ازاں ملقب بہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہندوستان  
 ہوا اونیسویں جنوری سنہ ۱۸۷۶ء سوانشی میں اولاً کاغذ اخبار ہندوستان  
 میں بلدہ کلکتہ میں چھپا جا رہا تھا بعد اس واقعہ کی مسکن صاحب نے  
 بمطلب درستی مقدمات بنارس و اودہ کی بنگالہ سی کوچ کیا اور  
 حیدر علی نے راجہ میسور سے جنگ کی اور تمام ہندوستانیوں معاملات  
 کر لئے صاحبان ڈائری رکڑ اور صاحبان پارلیمنٹ کو اس کے معاملات  
 اضلاع مغربے کے مقبول نیٹری اور اوسے بہت سرزنش کی اور یہ بتا  
 پارلیمنٹ لینے خانہ نجات میں پیش ہوئی کہ وہ واسطے جواب دی تنگ  
 اور فوت کرنے فواید ولایت کے طلب کیا جاوی لیکن اس پر سب  
 متفق ہوئے تھے اسلئے وہ اپنی جا پر قائم رہا اوسنی سفر نامی اودہ  
 کا انجام سنہ ۱۸۷۶ء سوچو اسے میں کیا وہ پر شروع سنہ ۱۸۷۶ء سوچو  
 میں یح دارالامارت کلکتہ کی داخل ہوا اور گنجیان خزانہ اور فورٹ  
 ولیم کے میگزین صاحب کی جو اسکا جانشین تھا تفویض کرکے واپس  
 کو روانہ ہوا اور ماہ جون میں وہاں پہنچا کلیوند صاحب مرہی اور خیر خواہ  
 ہندوستان نے سپہ سترو سوچو اسے میں رخت منشی کا اس  
 دارفانی سے اوٹھا یا وہ لونجوان ولایت سی زمرہ اہل قلم میں داخل  
 ہو کر ہندوستان میں آیا تھا اور چند روز بعد اسکے پہنچنے کے وہ  
 ضلع ہاگلیور میں مقرر ہوا جنوبی اس مقام کی ایک بہاڑ واقع ہے

دیہوتی جیٹا ام کرناٹک میں دیہوتی جیٹا ام کرناٹک میں

جس میں کہ وحشے لوگ رہا کرتے تھے اور وہ ظلم و تعدی اپنے عسایوں سے نہایت تنگ تھے اوسنی ارادہ انکے تعلیم اور ترقی کا کب اور ان کی آسودگی میں جہان تک اوسکا مقدور تھا کوشش کے اور اس میں وہ کامیاب ہوا اور صورت اوسکی کچھ اور منو گئے اور شرارت مزاج یون کی جو ہمیشہ بہار سے اوتر کر اون شخصوں کو جو اون پر دست درازی ظلم کرتے تھے لوٹ تے تھے بصلاحت مبدل ہوئے آب ہوا میں صلح کی سبب ہونے زراعت کے مرض خیز تھے کلیوند صاحب بیمار ہوئے اور لاچار ہو کر سمندر کو گئے وہیں اوس نے اونٹیں برس کے عمل میں بٹھال کیا صاحبان ڈائی رکڑنے واسطے یادگار سے شعور و لیاقت اس شخص کے ایک مکان عظیم الشان اوسکی مدفن پر بنوایا اور غریب بہاریوں نے بھی جب کو اوسنی مودب و مہذب کیا تھا سرکاری اجازت لیکر ایک مکان اوسکی نام کا بنایا جس سے کہ نیکیان اوسکی یاد میں سوائی اوسکی اور کوئی مکان ہندوستانیوں نے اس طرح کا واسطے کسی انگریز کے نہیں تیار کیا سندھ سترہ سو تراسی میں ولیم جوت صاحب حاکمین سپریم کورٹ میں بھیدہ جی کے داخل ہو کر اس ملک میں آیا چونکہ وہ ایک طالب علم حید تھا اس لئے وہ اپنے ملک میں مغز و ممتا نہتا بڑا سبب اس کے آنے کا ہندوستان میں دریافت کرنا تو اس پر قدیم ملت و عادت اہل اس کشور کا تھا وہ ہجرت و وارد ہونے کے مطالبہ سن کر تین میں مشغول ہوا لیکن اوسے ہنڈٹ بمشکل ہاتھ لگا رہیں اپنے زبان پاک اور کتب کے غریب کو ہن میں سکھاتے تھے

بعد بڑے تلاش کی ایک ویدیو جو قوم کا طیب زبان سنکرت میں  
 بہت مستعد تھا ملا اور بانسور و پے در ماہ پر سکھلانے کا اقرار کیا اوسنی اس  
 زبان سی بجوبی واقع ہو کر قوانین منو کو زبان انگریزی میں ترجمہ کر ڈالا اوسنی  
 سترہ سو چورائیسے میں سوساٹی اشیاء کلکتہ کو مطلب دریافت کرنے  
 عادات و زبان اور قوانین قدیم ہندوستان کے مقرر کیا  
 بہت سے لوگ جو متلاشے ان باتوں کے تھے اسکے ساتھ ہوئی اور انکی  
 تلاش ہی باشندگان فرنگ کو اول علم ان اشیاء کا ہوا مینگر صاحب  
 نے اس سوساٹی کی بہت سی سہ و مدد کے اور اسمین اول شخص ہوا  
 برابر ولیم جونز کے کوئی انگریز نامور ہندوستان میں نہ آیا تھا اور باشندگان  
 اس کشور کے جو علم سے بہرہ رکھتے ہیں اوسکی نام کی تعظیم کرتی ہیں او  
 عزیز جانتے ہیں اس کی دس برس بعد ووداپی کے اسٹاک میں  
 بیچ عمر اونچا سہرے کی طرف دار عقبہ کے کوچ کیا بھر دیہی مینگر  
 صاحب کی بالائفاق صاحبان ڈاٹے رکڑنے اوسکی طرز تظنا م پر  
 آفرین کی اکثر مقدمات ہندوستان میں اوسکا قصور طاعت الیکٹر  
 وہ طریقہ دانائے و ہوشیارے پر چلا اور سب اوسکی اس ملک میں  
 حکو کلا او صاحب نے مفتوح کیا تھا مستحکم کر دیا اکثر قصور جو اوسکو  
 لکاتے گئے تھے اونکا وہ مستحق نہ تھا کیونکہ وہ کچھ روی ہندوستانیوں  
 کی سے جبکو اوسنی نوکر رکھا تھا وقوع میں آئی گنگا گونڈ سنگھ اور کٹوا بھو  
 اور دیہی سنگھ کو اوسکی ایام افتداری میں بہت اختیار تھا جس میں  
 کہ اونہوں نے بہت روپے جمع کیا دیوی سنگھ ان میں سے

شاید بڑا بے ایمان تھا یہ ایک ٹھیکہ دار تھا اور اسنی غریب عیال پر زیادتی کر کرہیت روپے تحصیل کیا تھا ظلم جو اس بد ذات فی دانا پور میں کئے تھے ذکر اونکا بے رنج و قلق نہیں ہو سکتا ہی ہیسٹکٹر صاحب کو الزام اس تمام تعدے کا لگایا گیا تھا لیکن اہل ہند اس بات سے خوب واقف ہیں کیونکہ اونہیں احکام آقا اور شرارت خادمین بہت سے آغا ز جلو س اس کے سے مسند ریاست پر چہ برس تک باب کونسل اوسکی مخالف رہے اور جہاں تک ان سی بنا او سے پہنچا یا اور حقیقت اور ذلیل کیا اونہیں ایام میں اقتدار اسکا سبب سپریم کورٹ کی بہت سے کم ہو گیا لیکن اسنی آزاد یہ سے کہا کہ میں اون مشکلات بھی آ عہدہ کو سمجھوٹ و نگاہ ایسا صاحب مہمت و شجاعت تھا کہ اوسپر کوٹے مصیبت غلبہ نہ کر سکتے تھے وہ آخر دور اپنے ریاست میں حیدر سے لڑا جس میں کہ تمام آمدنے ملک کی صرف ہوئے بلکہ سبب احتیاج روپے کی تکلیف رہی جبکو اسنی لطافت اخیل سے بہم پہنچا لیا تھا حاصل کلام یہ ہے کہ اوسکے مزاج میں بہت تحمل و استقلال تھا اور نام اسکا باشندگان اس بارے بادب زبان پر لاتے تھے اور آج تک اپنی اولاد کو تعلیم کرتے تھے کہ وہ نام داران ہیسٹکٹر صاحب کا باخلاص ہیں سندھ سترہ سو تراسے میں معاملات کمپنی سے صاحبان پارلمنت آگاہ ہوئی اور فوکس صاحب وزیر عظم نے ایک تدبیر واسطے ریاست ہندوستان کے پیش کے اگر وہ بات منظور ہو جانی تو یقین تھا کہ ملک ہندوستان کہنے کے ہاتھ سے نکل جاتا لیکن شاہ انگلند اوسے



ستحسن بنجان کر روش مو اور فوکس صاحب اپنی عہدہ سی متوف  
 ہوئی بجائے اسکے ولیم پیٹ مقرر ہوا اگرچہ وہ چوبیس برس کا تھا  
 لیکن تمام باتیں مدیر کے اوسمیں موجود تھیں اوسنی ایک نئی تجویز  
 واسطے ہندوستان کی نکالی حکو صاحبان پارلٹ و بادشاہ  
 نے پسند کیا اب ملک صاحبان ڈائی رکٹر کو ہندوستان میں بالکل اختیار  
 تھا لیکن پیٹ صاحب نے ایک آئین سندسٹرہ سو چوراسے میں جاری  
 کے اور موافق اسکی ایک بورڈ کمشنرز کا جو ہمیشہ سے بورڈ  
 کٹرول پکارے گئے تھے واسطے امور ہندوستان کی متعین ہو تمام ملک  
 اس عدالت کو شاہ انگلڈ نے مقرر کیا اور انہیں اختیار دیا کہ وہ تمام  
 کاروبار ہندوستان میں بجز تجارت کہنے کے مداخلت کریں اوسوقت  
 سی سلطنت اس ملک کی محکوم ملازمین شاہ اور صاحبان کمپنی کی

۷۷

## مارکوس کورن ویس

ہیٹکنر صاحب نے امور ریاست تفویض میٹکنر صاحب کے کئی لیکن  
 صاحبان ڈائی رکٹر نے اسکے آنے سے مطلع ہو کر لارڈ کورن ویس کو  
 گورنر جنرل و کمندرا چیف یعنی مالک کل فوج کا بنایا اسکا خاندان  
 قدیم سے معزز اور وہ خود صاحب دولت و شعور تھا چونکہ اوسنے  
 کاروبار سلطنت کے مختلف تماموں میں سرانجام کئی تھی اسلئے  
 اوسکو بہت تجربہ حاصل تھا وہ سترہ سو چھاسے میں داخل ہندوستان

موا اور اوس کے شعور و کار دانے سی قضایا جسے کہ حکومت میں لگے جہاں  
 کی کم زور ہو گئے تھے جاتی رہی اسی سات برس تک اس ملک میں بخوبی حکومت  
 کی وہ سلطان بیٹو پر حیدر سے والی میسور سے لڑا اور ایسا تک کیا کہ وہ  
 ملے صلح کا ہوا اور جس سے کہ انگریزوں کو ایک بڑا حصہ و سکی ملک ملا اور  
 انہوں نے جتنا روپیہ کہ اس لڑائی میں صرف ہوا تھا یا انکے تانین تمام نیشن  
 سینگٹن صاحب نے غلبہ کیا اور آخر کار تیروین فروری سن تیرہ سو اٹھاسی کو ہوس  
 کامن نے ہاؤس لارڈین اور اسکے جرمون اور بد چلنے کی نالیش کی یہ مقدمہ بر  
 رونق سے ہوا شانزادی اور امر ازادے اور امر ازاد بان جمع ہوئیں اور اگلی سن  
 محفل عظیم الشان کے عقلاے انگلستان اسکے مدعی ہوئی اوسکی طرف حکومت  
 میں بہت سی غور کی گئی اور قبل اس سے کسی بندوبست ملکی میں طرح کا نقص  
 نہوا تھا یہ مقدمہ برس تک پیش رہا میسورین اپریل سن تیرہ سو اٹھاسی نوے  
 میں ہاؤس لارڈ نے چند باتوں میں اوسے ماخوذ کیا اور ماورا اوتنے کے جمیع  
 قصور اوس کے معاف ہوئی بندوبست مستقل آمدنی اراضی بنگال و باری  
 نام کورن ہلوس صاحب کا ہندوستان میں مشہور رہے صاحبان ڈائی  
 رکٹر نے بسبب تنگ دستیوں کے جو اکثر تحصیل روپے میں ہوا کرتی تھیں دیکھا  
 کہ رعایا بہت تکلیف میں ہے انہوں نے خیال کیا کہ تیس برس سے عدالت  
 دیوانی وہاں ہے اور یقین کہ انہیں انگریزوں کے باب میں خوب خبر ہو گئی  
 ہوں گے انہوں نے محبت کی کہ یہ بات مناسب ہے کہ ہم محصول و اجزے  
 واسطہ زمانہ ممتد کے معین کر دیں جس میں منفعت دونوں جاریے و رعایا  
 کے متصور ہے اور کہ تحصیل ایک پنج پر جس کے میں بہت آرزو تھے

ہمیشہ رہی لیکن لارڈ لورن ویس صاحب فی دیکھا کہ افسران ہربلاڈ کو باب  
محصول میں کما حقہ علم نہ تھا اسلئے اوسنے طریقہ قدیم سالیانہ بندوبست کا ایک  
مدت تک جاری رکھا انہیں ایام میں اوسنی ایک طومار سوا لون کا سب کلکٹر ون  
پاس بھیجا تاکہ اونسکے جوابون سی اوسکو بخوبے حال آمدنی اراضی کا منکشف  
ہو جاوے انکی کوالیف میں بہت نقصان تھا اکثر اونہیں کی زبانی مردمان  
عملہ سے جنہوں نے بہت سا تغلب کیا تھا لکھی ہوتی تھیں اگرچہ یہ کوالیف  
معتبر نہ تھے لیکن اور کوتے افسے ہی بہتر ہو سکتی تھی دس برس کے  
واسطے بندوبست ہوا اور ہسات کا اشتہار دیا گیا کہ اگر صاحبان ذاتی  
رکڑ اوسکو منظور کریں گے تب یہ بندوبست مستقل ہو جاوے گا جان شو  
صاحب بڑا ایک ذمی عزت شخص اہل قلم میں نمک خواران کہنے سے  
تھا وہ واسطے تیار کرنے ایک کتاب کے باب محصول میں جنہیں کہ وہ  
بہت مامرت معین ہوا اگرچہ اسے اوسکی مستقل کرنے محصول پر نہ تھی  
لیکن حاکمین کو اوسنی نیاری میں بہت سے اعانت کی بندوبست  
وہ سالہ میں یہ بات ٹھہرے کہ زمیندار جو اب تک فقط محصول زرخراج تھی  
وہ مالک زمین کی ہووین اور کہ بندوبست و تحصیل اونسکے طور پر ہووین  
تمام باتون کے پرانے کو اغذ تحصیل کے جوافسراں بندوبستائے  
پاس موجود تھی دیکھے گئے اور آمدنے زمینیں سابقہ پر تشخیص کے یہاں  
بنا خراج کی ٹھہری تحصیل سائر تحصیل اختیاری کی مخالفت ہو گئی  
زمیندار نے اسکے منہا لے پاتے حاکمین اعلیٰ نے کہا کہ منے  
یہ بندوبست لا خراج زمین کا نہیں کیا ہے اونہوں نے ارادہ کیا

کہ اوسکی اسنادین سرکار سے عدالتوں میں ملاحظہ کی جاوین اور جو کہ اچھی  
ہوئیں انکو ملحوظ رکھیں اور جو ناقص ہوں انکو مسترد کرین اور قطعات ارضی  
والیس لٹی جاوین جب کہ یہ تدبیر صاحبان ڈائی رکٹر کو پیش ہوئی اوہوں  
نی فوراً اسے قبول کر لیا اور لارڈ کورنولیس صاحبکو لکھ بھیجا کہ وہ اوسی  
واسطے ہمیشہ کی مقرر کردین ایک اشتہار باتیسوین مارچ سن سترہ سو تیرا کو  
کو اس مضمون کا دیا گیا کہ تین کروڑ دس لاکھ نواسے ہزار ایک سو پچاس  
روپے بنگالہ اور بہار سے ہمیشہ کو تحصیل ہوگا اور چالیس لاکھ چھ سو تیرہ  
روپی بنارس سے مستقل ہونا محصول کا حق اہل بنگالہ میں خوب ہوا اور اگر وہ  
طریقہ قدیم تبدیلی محصول کا جاری رہتا تو رونق اس ملک کی اسی کہی  
نہ ہوتے لیکن اس میں دو برائیاں تھیں اول یہ کہ تحقیقات میں اور آمدنے  
اوسکی بخوبی نہ ہوتی تھی اسلئے بعضے املاک میں جمع بہت بڑی اور بعضوں  
پر تھوڑے دوسرے یہ کہ کوئی سرانجام واسطے گزارہ نہ فرمایا گئے  
قرار واقع ہو جان کو سبب خل ہونے کے تحصیل میں محصلان سندھوئی سر  
جو حال میں زمیندار مقرر ہوئی تھی زیادہ منفعت تھی تو ایرخ بنگالہ تیرا نوی  
سال اٹھارہویں صدی کی بہت مشہور ہے کیونکہ اس سال میں قوانین انگریزی  
نی اول بنگال میں صوت ظہور اور تقرر کے حاصل کی تھی لارڈ کورنولیس  
نی تمام قوانین نافذہ منتشرہ ازمنہ سابقہ کو جمع کر کر ایک کتاب تیار کی  
اور چند فضول اونکی ترسیم میں لاحق کر کر اسے چھپوا دیا اور وہ منی اور  
قوانین کی ہوئی قوانین مرقومہ سن سترہ سو تیرا نوے کے بہت صاف  
اور پر مضمون تھے اور یہ موجب توقیر گورنر جنرل کا ہوتے انکا ترجمہ

اس نے اس ملک میں ہو گیا اور وہ تمام دیار میں پھیل گئے اہل بلاد  
 الی الآن اگرچہ بہت سی قوانین حال سی ناواقف ہیں لیکن قوانین  
 مرتبہ سندھ سوتیرا نوے کو مستحضر رکھتے ہیں اور بروقت محتاج  
 کے اونہیں عمل میں لاتے ہیں فوراً صاحب اونہیں نکالی جان  
 میں ترجمہ کیا اور اس زمانہ میں یہ ایک طالب علم حید اور اول  
 شخص مامورین زبان بنگالے سے تھا بعد اوس کی اول اوس ہی نے ایک  
 فرنگ اس زبان کے تیار کئے اور ان بی اڈمنسٹریٹو صاحب نے اونکو  
 میں ترجمہ کیا یہ بات مشہور ہے کہ حاکمین سلطنت ہندوستان اوسکی  
 تصنیف سے بہت خوش ہوئے اور دس ہزار روپے انعام ملے  
 ہندوستان عدالتوں کا بموجب ان قوانین کی چالیس برس تک رہا  
 بعد انقضائے اس عرصہ کی یہ بات تجویز ہوئے کہ ہندوستانی عدالتوں  
 دیوانی میں ہمہ دن حلیل افتداریہ ممتاز ہوئیں لارڈ کورن ویلس صاحب  
 نے پانچ درجہ عدالتوں دیوانے میں منصف و صدر امین صاحب جیڈ  
 اور صاحب ضلع اور عدالت جج اور صدر دیوانے عدالت حسین  
 کہ مبالغہ آخر ہندوستان میں ہوا کرتا ہے مقرر کئی اونہوں فی ملازمین  
 دیوانی کی تنخواہ زیادہ کر دے تاکہ وہ رشوت یعنی سے باز رہیں اور شاہرہ  
 انہ ان ہندوستانی کا قلیل ہو گیا انہ ان اگر نرے کو برٹش سے  
 برٹش عہدہ پر دو چار سو روپے ملتی تھی وہ اب اتنی ہی ہزار روپے  
 پانے لگے اب امین ہندوستانیوں کا بڑا شمار ہوتا فوجدار کو ساٹھ  
 ہزار سے مشور ہزار روپے تک سالانہ ملا کرتے تھے اور نائب دیوان

## مارکوس کورنولیس

صنلے کو ناکہ سے کم نہیں ملتے تھے لیکن سن سترہ سو تیرا نوے سی کسٹری ڈال  
 کو سو روپے مینے زیادہ نہ ملا تیرہ ہی بندوبست لارڈ کورنولیس  
 صاحب کا مطبوع خاص و عام سے یہ گمان لوگوں کا ہی کہ اونی ریاست  
 ہندوستان کو مضبوط کیا اور اس کے بندوبست دائمی سی بابتندگان  
 اس دیار کو منفعت کثیر دیا اور اس نے بسبب موت و دانائی اپنے  
 کے خلق اللہ کو اپنا مشکور کیا صاحبان ڈائی رکٹر نے اسکی سلیقہ و شعور  
 سے خوش ہو کر حکم دیا کہ اسکی مورت اندیا ہاؤس میں رکھے جاویں  
 انہیں جب سی کہ وہ ولایت ہند سے روانہ ہوتے ہیں بس تک بچا  
 ہزار روپیہ سالانہ ملا \* \* \* \* \*

## جان شور صاحب

اٹھائیسویں اکتوبر کو جان شور صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے وہ فوجوا  
 ہندوستان میں اہل قلم میں داخل ہو کر آئے لیکن بسبب ذی ہوش  
 اور متانت فکر کے ہسرون اپنے سے فوجیت حاصل کی ان بندوبست  
 دہ سالہ میں انہوں نے ایک کتاب درباب آمدنے اس ملک کے  
 تیار کی تھی وہ واسطے ملاحظہ پٹ صاحب وزیر اعظم انگلنڈ کے  
 پیش ہوئے وہ اس کیفیت متعلقانہ اور علاقمانہ سی جو اس میں درج تھی  
 سخت متعجب ہو کر صاحبان ڈائی رکٹر کو ملاقات کی لئے لکھ بھیجا  
 اور اس اجتماع میں انہوں نے یہ بات تجویز کے کہ بعد لارڈ کورنولیس  
 کے یہ شخص مقرر ہوئے چند روز بعد وہ عہدہ بیرونٹ پر سرفراز  
 ہوئے ایک برس بعد اس کے تقرر کے ولیم جونہز صاحب جو حاکم

تیرفہم اور طالب علم نامے ہندوستان میں تھا جالیس برس کی عمر  
میں مرگیا جان شور صاحب کو اوس ہی بہت محبت تھی اور اوسکی تذکرہ  
حیات کو جو بہت مشہور ہے اس نے تالیف کیا سن ۱۹۰۶ء ترہ سو لچا نوے  
میں نواب مبارک الدولہ موئے اور قطیر الملک بیٹا اسکا بچاے اوسکے  
مسند نشین ہوا اب کوئی پروا نواب مرشد آباد کی تقریر مونسے کی نہیں  
کرتا تھا یہ بات کافی ہے واسطے غور کے کہ جس قدر روپے کہ باب کو ملا  
کرتا تھا ابھی بیٹے پر جاری رہتا جان شور صاحب جولارڈ ٹن موت کا مقرر  
ہوا تھا با پچ برس تک ہندوستان میں حکمران رہا اور کسی نوع کا  
فائدہ اس عرصہ میں واقع ہوا بعد اوسکی استعفا داخل کیا کوئی حادثہ  
عظیم بنگال میں قابل تحریر کے ظہور میں نہ آیا لیکن اوسکی آخری اقامت  
میں خرابے آنے لگی اتار رفاقت کے لشکر میں سی جاتے رہی ہو سلطان  
والی میسور نے درنامہ و پیام فرانسسوں سے جو مخالف انگریزوں کے  
تھے کہولا اور اور اوسنی استمداد کی داغ بایالی اور تباہی کا اوسکی دل  
سے جو انگریزوں نے پھیلی لڑائی میں اوسی دیا تھا نہ مٹا اور خواہاں و  
کامیاب اور بھی اوسکی امید بندی کہ وہ بعد فرانسسوں کے اہل انگلنڈ  
کو ہندوستان سے بدر کر دیگا صاحبان ڈاٹمی رکڑنے جمیع احوال غور کر کے  
ارادہ کیا کہ ایک دستجات کو گورنر جنرل مقرر کرن اوہوں فی لارڈ  
کورن ولیس سے درخواست کی کہ وہ بخدیہا عنان ریاست اس  
ملک کی اپنے ہاتھ میں لیوے جب کو اوسنی اقبال کر لیا لیکن جب  
سب تیاریاں اوسکے روانگے ہو رہے تھے کہ وہ اپنی ای لیتے



\* \* \* تائب بادشاہ ہوا اور ایرلینڈ کو گیا

### مارکونٹس ولسلی کی

صاحبان ڈانی رکڑنے فورالارڈ مونیونگ ٹن کو جسکی کہ بعد از ان مارکونٹس ولسلی کے کالقب پایا ہوا اس عہدہ جلیل پر ممتاز کیا کورن ولسلی صاحب کی بہائی نے اؤٹکونٹریٹ کیا ہوا اوائین مند وستان کنراؤٹک مطالعہ میں رہی تھے وہ کلکتہ میں اہلاروین مئی رسد تیرہ سواہٹا نوئی کو وارد ہوا اسمیں دور بنے اور شجاعت اور استقلالیت مزاج جنگا جہر اور سوقت کی ہونا ضرور تھا سب موجود تھیں جب کہ سرانجام امور مند وستان کا اسکی ہاتھ آیا تب تمام خوف و تشویش باب ریاست کی مفقود ہو گئے اور سبکی تسلی و تشفی ہوئی وقت وروداؤٹک کی آمد میں اوتار سرکار کا ایسا کم ہو گیا کہ تمکات روپیہ قرصن کا جو کہ بارہ وپہ فیصد ہی فی سال کی سود پر لیا گیا تھا اؤٹکو چار روپیہ سیکڑے کے نفع پر بے کوئی نہیں خریدتا تھا فوج بہت کم اور ناراض تھی سینہ سپر شمال سے انگریزوں پر حملہ کا ارادہ کرتا تھا اؤٹکو جنوب سی اور فرانس آہستہ آہستہ مند وستان میں دور بڑھتے تھے اونہوں نے جلد فوج کا انتظام کیا اور فرانس فرانسسی کو جسکی زیر حکم فوج کثیر حیدرآباد میں تھی نکال دیا اونکے فوج سے تیار کھلو ادلے اور بجای اؤٹکی فوج انگریز سے مقرر کے دفعہ جنگ میو سے واقع ہوئی کیون کہ وہ جمیع دشمنوں سے سخت ترین بنا کونسل مدراس سے بجائے اعانت کرنی لارڈ کورن ولسلی صاحب کے اؤٹس سے سرکش ہو گئی وہ خود جلد ہی سی

مدرسہ کو روانہ ہو گیا اور انکو اس طور پیش آنی سی ٹرنش کی ورتاں  
 جمیع کاروبار کا اپنے ہاتھ میں لیا ایک لشکر انگریز جمع ہوا اور تباہی  
 مارج سندھ سترہ سو تالیس کو یوپی پر ہم ہوئے وہ ایسی جلد علی کہ دار الخلافہ  
 سازنگ پٹم جو تہی مہی کو قبضہ انگریزوں میں آگئی یوپی مقتولین میں سی ہا گیا  
 ہتا اور اس طرح سلطنت خاندان حیدر کے گھسا جان ڈانی رکھنے توید  
 اس جنگ کی سنکر علوفہ پچاس ہزار روپے سالیانہ کا گورنر جنرل  
 کے لئے مقرر کیا الٹو برسنہ سترہ سو تالیس میں اول پروٹسٹ  
 مشنری سیرام پور ضلع بنگال میں ڈاکٹر مارش میں اور وارڈ صاحب  
 اور ان کے مشارکین نے مقرر کیا ڈاکٹر کری حکومند وستا میں آنی ہوئی  
 جہہ برس میں ہی تھی اور ضلع مالڈا میں رہتا تھا جلدی سے ان کا  
 شریک ہوا یہ لوگ بانی سیرام پور میں کے جوہر مشہوی ہوئے  
 بڑا مطلب اسکی بنا سے پہلا نام مذہب عیسیٰ کا ہندوستان میں ہتا  
 انہوں نے ایک چھاپہ خانہ بنا یا اور اس میں ہندوستانی سی جسنی چارلس  
 ولکن کو تیار کرتے حروف بنگالی میں مدد کی تھی تلاش کر کر حروف  
 جمیع اقسام اس ملک کی ہوائی اوہوں نے مہارت اور راہن اور  
 دوسرے تصنیفات زبان بنگالی کی چھپوائیں اور مروجین اول اس زبان  
 کے ہوئے انہوں نے انجیل کا بنگالی اور سنسکرت اور دوسرے زبانوں  
 ہندوستان میں ترجمہ کیا اوہوں نے پہلے پہل مدارس زبان بنگالی کی  
 کھولے اور انگریزوں کو اون میں فخر کیا انکو اس مشقت اوہانی سی  
 کچھ عوض مطلوب ہتا بلکہ ایک بڑا حصہ مدنے لئے کا

اونہوں نے واسطے ان مدارس کے صرف کیا اونہوں فی ترویج زبان بنگالی  
 میں پسند اور لوگوں کے بہت سعی کی اول آدمیت اور ترقی اس ملک  
 کے سیرام پور میں ہوئی لارڈ ویلیس نے صاحب نے دیکھا کہ ملازمین اہل قلم ان  
 اس ملک سے بخوبی واقف نہ تھے اسلئے اس نے سن اٹھارہ عیسو کو شہر کلکتہ میں  
 مدرسہ فورٹ ولیم کے بنار کھی جمیع صاحبان اہل قلم ولایت سے آنکر اول امتحان اخل  
 ہوا کرتے تھے اور جن تک کتہ امتحان نہ دیے لیتے اور کیفیت لیاقت ان کے  
 کے واسطے نوکری سرکاری کے نہ لکھی جاتی اونہیں کوئی عہدہ ملتا  
 تھا بڑے بڑے بندت اسمین رکھے گئے اور تصانیف مختلفہ زبان  
 بنگالی وغیرہ کو جمع کر کر چھاپیں اور یہ ایک نئے سلسلہ جنمائی واسطے  
 رتبہ ترقی اس ملک کے ہوئے مرمی ٹن جی نامی فاضل اور لبرر رئیس  
 ان مدارس کا ہوا اور لیب اپنی لیاقت و تجربہ کے اس کو بہت وقتی  
 دی صاحبان دائی رکھنے نے تقرر اس سر کو منظور کیا لیکن انہوں  
 نے کہا کہ اس کا خرچ بہت ہے اور وہ کم کیا جاوے اور ایک  
 مدت تک اسمین سے طالب علم تحصیل بخوبی کر کر نوکری سرے کا زمین  
 داخل ہوا گئے اور تدریس زبانوں ہندوستانی کی جارے رہے  
 موجبات جسنے بنگالی زبان نے رواج و ترقی پائی ان میں سے اول  
 میں واجب ہی کہ تقرر سیرام پور میں اور مدرسہ فورٹ ولیم کو جیسے  
 ڈاکٹر گیری صاحب پرور سے اس زبان کا ہوا اٹھارہ سو تین میں لارڈ  
 ویلیس کی صاحب کو سیندھ اور مولکر سے لڑائی درپیش ہوئی اسی  
 ہوڑے سے عرصہ میں اختتام پایا ان دونوں سراروں

زور آورنے شکست پائی اور تباہ ہو گئے اور اونکی ملک میں سی اکثر  
مقام قبضہ انگریزوں میں آ گئے ماہ ستمبر میں انگریز اول دفعہ دہلی قدیمی  
تھکاہ مسلمانوں پر مسلط ہوئی شہنشاہ جس میں مرے بیٹے بدسلو کے  
کیا کرتے تھے انگریزوں کے ہاتھ لگا اور انہوں نے پہرہی شہنشاہ کا او  
اوسکو کچھ اختیار نہ دیا اور پندرہ لاکھ روپے سالانہ واسطے اوسکے  
تجویز کیا انہیں ایام میں راجہ ناگور سے کچھ قرضہ ہو گیا اور لارڈ ویلس  
صاحب نی فوراً فوج اوڑیسہ کو روانگی مرے بیٹے گئے اور اٹھارویں  
ستمبر سن اٹھارہ سو تین کو معبد جلکنا تھہ پر فوج انگریزی قابض ہو گئے  
اور تمام ضلع اوڑیسہ کا بعد اٹھالیس برس کی حکمرانی خاندانی خان نے  
آخر میں سلطنت اپنی کے حوالہ مرستوں کو کر دیا تھہ بنگالہ میں ملکیا جا  
پوری کی بہت سی تعظیم اور تکریم ہوا کرتی تھی بند و بست شوالہ اور وہاں  
کے تحصیل اور اوسکے صرف کا انہیں اختیار تھا اور ان امور میں جو وہ  
مناسب جانتے سو کرتے تھے چند روز بعد انگریزوں نے واسطی زیادہ  
کرنے آمدنی کی بند و بست اوسکا آپ با اور سرکار نے اوسکی آمدنے  
جمع کی کچھ آمدنے میں سی مجاورین شوالہ کو دیا اور باقی روپے داخل  
خزانہ عامہ ہوا یہ ایک قدیمی رسم تھی کہ لوگ اپنی اولاد کو گنگا ساگر  
میں بیٹھ کرتے تھے لڑکوں کو اس جزیرہ میں اونکی ماہ و باب لیجا کر بعد  
پوچا پتری کے سمندر میں پھینک دیا کرتے تھے اس عمل کو اگرچہ وہ اپنی  
شریعت سے جانتے تھے لیکن اوسکا مذکور کہیں سانس نہیں تھا  
گورنر جنرل نے اس رسم کے مخالفت میں ایک قانون بیسویں

دیکھو حکمران خاندان میں

سن اٹھارہ سو دو مین جا رہے کیا اور ایک کمپنی سپاہیوں کے  
 متعین کے تاکہ وہ یہ حرکت نہ کرنی پاویں اگرچہ اس بات سے صاف مداخلت سوم  
 مذہبیہ اہل بلاد میں پائی گئے تھے لیکن کچھ غوغا و فساد اس ملک میں نہ اٹھا  
 بعد چھپیس برس کی جب کہ اوسے واسطے دور کرنے رسم سنی کی محبت  
 پکڑا یہ بات دریافت ہوئے کہ وہ اسکو بالکل بھول گئے تھے اور اسٹیشن  
 نے انکار کیا کہ وہ رسم جاری یہاں کہہ نہ تھے تو ارنج مندوستان  
 میں زمانہ اقدار لارڈ ویلس صاحب کا بہت اچھا ہے جنگ نامی مختلف  
 میں وہ مظہر ہوا اور سلطنت قدیمی پر تائی اوسکی فتح کر کے اور پڑ پائی  
 اور پندرہ کروڑ پالیس لاکھ روپے کے آمدنی زیادہ ہو گئی لیکن جیسی آمدنی  
 ہوئے ویسا بے قرض بڑا صاحبان ڈائی رکٹر اسکی تدابیر جنگ سے بہت  
 ناخوش ہوئے اور اونسکے یہ بڑے آرزو تھی کہ کوئی بات ایسی تجویز ہو  
 جس سے یہ صلح ہو جاوے انکا یہ ارادہ ہوا کہ فوائد منافع جو مہینہ مل  
 ہوئی تھے انہیں سے ہم کچھ چور دین صاحبان کو رٹ ڈائی ڈکٹر اس بات  
 سے ناواقف تھے کہ اگر یہ بغیر فتح کرنے تمام مندوستان کی دہان رہیں  
 سکتے ہیں وہ یہاں تک ناراض ہوئے کہ انہوں نے لارڈ ویلس  
 صاحب کی شکایت کے کہ اوسنے خلاف آئین پارلیمنٹ کے کیا ہوتا  
 اوسنی دیکھ کر کہ اب اسکا اعتماد نزدیک صاحبان ڈائی رکٹر کے  
 نہ رہتا جواب ان کے خط کا باجلا کو نسل کی نگہ بھیجا اور ترک کرنا لگو  
 کا قصہ کیا سال اٹھارہ سو پانچ کے انجام میں وہ ولایت  
 کو جہاز میں سوار ہو گیا وہ پارلیمنٹ میں اور بار اوسکے مطعون خاص عام

ہوا اور موافق کلا اور صاحب اور منٹگر صاحب کے اور سپریمینٹ  
نے مجرم کیا لیکن اس سختی سے پیش نہیں آئی اور شعور آمیز اور  
پختہ تدابیر اور فتح نمایان کا جس کے سبب سے ان کے سلطنت ایسی بڑھ  
گئے تھے یہ مقررہ ملا نہایت طرفہ ماجرا جو اس معرکہ میں آگے صاحب  
پارلیمنٹ کے پیش ہوا یہ تھا لارڈ موایر صاحب فی اسکی غازیہ  
ہاوس اور لارڈ لینے امیرون میں کے اور بیان کیا کہ فتوح  
اسکی غیر وابستہ اور خلاف قوانین پارلیمنٹ کی تھیں لارڈ موایر صاحب  
تختیائیں دس برس بعد عہدہ گورنر پر مقرر ہو کر جنگی عظیم میں  
مصروف رہا اور فتوح کمین زیادہ ویس لی سی جس کا اوسنی اوسنی الزام  
لگایا تھا لیکن تدابیر واسطے انتظام و بندوبست کے ان لوگوں سے  
جو کہیں ہندوستان میں رہے اور وہاں کے باشندوں سے کار  
وبار کیا ہو وہ بہت مشکل سے + + + + +

### مارکوٹس ویس

صاحبان ڈائری رکڑنے چاہا کہ جس طرح بنے صلح ہو جاوی اور کہ  
ہمارے خرچ میں گئے ہووے اوہوں فی لارڈ گورن ویس صاحب کو  
پیش کیا کہ وہ عہدہ گورنر جنرل کالیتا اگرچہ وہ بڑا تھا لیکن وہی  
قبول کیا اور جہاز پر سوار ہوا اور تیسویں جولائی سن اٹھارہ سو بائیس  
کو وہ کلکتہ میں داخل ہوا وہ یہاں نہ ٹھیرا اور مطلب صلح کرنے کے  
ریٹان ہندوستان سے روانہ مالک مغربیہ کا ہوا راہ میں  
اسکی بیمار نے آہستہ آہستہ زور پکڑا اور اوسنی مہالی میں

پانچویں اکتوبر کو غازی پور میں مرگیا جب کہ صاحبان ڈاٹی ریکٹر اس  
خبر جاگاہ سے مطلع ہوئے انہوں نے واسطی اظہار ادب صاحب جوٹ  
کے چار لاکھ روپیہ اسکے بیٹے کی نذر کرے \* \* \*

### جارج بارلو اولارڈ

جارج بارلو جو کونلیون میں سی پڑا تھا بجای اسکے گورنر جنرل  
مقرر ہوا تقریباً اس عہدہ اعلیٰ برصغوری صاحبان ڈاٹی ریکٹر  
ہوا تھا لیکن وزیر ای شاہی نے اسنی کہ اس عہدہ پر نصب کرنیکی  
ہم محتارین ایکٹ امعکہ رہا اور آخر کو لارڈ منٹو گورنر جنرل ہوئے  
ایام قتلہ جارج بارلو میں کارکنان کمپنی نے جاہا کہ آمدنے جب تاہ  
خود لیون اور اسکا بند و بست آپ کریں وہاں طرح طرح کی غبت انگیز  
باتیں اختراع کیں تاکہ لوگ کثرت سے اس سوالہ کی تیرت کو آیا کریں  
اور اندر سرکار بڑھے وہی طور تیس برس سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا تک  
جاری ہی اکتیسویں جولائی سن اٹھارہ سو سات کو لارڈ منٹو کلکتہ میں  
داخل ہوئی اسکی ریاست اٹھارہ سو تیرہ تک رہی لیکن کسی طرح کا انقلاب  
عظیم امور بنگال میں واقع ہوا مگر محصول پرست حکمرانوں ولس  
صاحب نے سن سترہ سو اٹھاسی میں موقوف کر دیا تھا اور اٹھارہ سو ایک  
میں بہر قرار بالکلیات اس سرنومعہ بند و بست حدید کی جو پیشتر ہی بہت  
سخت تھا مقرر ہوا تحصیل ملک اسطور بڑھ گئے لیکن تجارت میں خلل  
پڑا اور رعایا پر ظلم ہونے لگا اٹھارہ سو دس میں جزائر بریوں  
اور ماری سٹیس انگریزوں نے فرانسسوں سے لے اور دوسرے



برس میں جزیرہ حاد اہل فوج سی لیا گیا اٹھارہ سو تیرہ میں مبادیہ  
کمپنی کی جو صاحبان پارلیمنٹ فی واسطے بیس برس کی دی تھی تمام  
ہوئے اور اب انک نئی سند سے انقلاب عظیم بیج کار و بار ملک کے  
اسوقت میں کتے گتے قبل اس سے دو سو برس تک تجارت میں انگلند  
اور ہندوستان کی صاحبان کمپنی کی ہوئی تھی اور انھیں بالکل اختیار  
تھا لیکن اب کمپنی جو کہ ایک گروہ صرافوں کی تھی مختار ہندوستان ہو  
اور یہ تجویز ہوئے کہ صاحبان کمپنی جو کہ حاکم اس ملک کے ہوں  
تجارت نہ کریں صاحبان کمپنی فقط حاکم رہے بموجب بند و بست جدید  
اور تجارت ہندوستان کی سوداگری کب کر تھی انگریز جو ملازم  
سرکار نہ تھے انہیں اجازت ہندوستان میں آنی کی مشکل ملا کرتی تھی وہ قوت  
جاتی رہی کیونکہ جن لوگوں کو صاحبان ڈانٹ رکڑان نہ دیتے وہ اوسکو  
صاحبان بورڈ آف کنٹرول سے حاصل کر سکتے تھے جو تھی اکتوبر سن  
۱۸۵۷ء سو تیرہ میں لارڈ ڈنٹو صاحب سلطنت ہندوستان کو لارڈ موائرا  
کے جوعہ اذان مار کو سرفہ منسٹر کا راجا تھا تقویض کر کر خود  
راہی انگلند کے ہوئے لیکن گہرنگ نہ پہنچا تھا کہ اجل اوسکی آگئی +  
مار کو سرفہ منسٹر  
جب کہ لارڈ منسٹر اس ملک کی حاکم ہوئے اوسنی دیکھا کہ غیا  
آہستہ آہستہ ہماری ملک کو دبا تے جاتے ہیں اوس خاندان فی  
جو غیا میں حکمران تھا بسبب فتح صدی گذشتہ کی اپنی سلطنت  
حاصل کی اور اپنی ریاست کو آہستہ آہستہ بڑھایا اور بہت سے

تتارخ لارڈ منٹو کے وقت میں واقع ہوئے لارڈ میٹنگن نے دیکھا کہ اب  
 جنگ نیپال سے ضرور ہے جہاں تک اس سے بنا صلح میں سعی کی لیکن تاتار  
 اہالیان دربار کسٹ منڈو سے وہ تنگ آیا اور سن اٹھا رہ سوچو وہ میں  
 آمادہ جنگ کا ہوا پہلے لڑائے کچھ اچھی ہوئے تھے لیکن جنگ اٹھا رہ سو  
 پندرہ ہین فوج انگریزوں نے جب کاسرہ دار جنرل اڈکٹر لونی کا ہاتھ شکست  
 فاحش غنیمت کو دی نیپالی تنگ ہو کر خواہان صلح کی ہوئے عوض اسکی بہت  
 سال ملک اپنے سلطنت میں سی دیا پندرہ سال وسط مندوستان میں جو  
 ایک گروہ سارقین کا تھا گھوڑوں پر سوار ہو کر ایک مدت سی تمام ملک  
 کو لوٹ رہے تھے اور چند روز سے مملکت انگریزی میں بھی دست انداز  
 ہوئی تھے حاتمے اونکے کتنے راجہ اور سردار اس طرف کی تھی انکی لوٹ  
 اب بانسو کو سس تک پھیل گئی اور سیاہ جو سال بال واسطے اخراج ان ملکوں  
 کی رکھی جاتی تھی خرچ اوسکا اتنا ہو گیا کہ حاکمین انگریزی کو گران معلوم ہوئے  
 لگا انجام کار بہ تدبیر مستحسن اختیار کی کہ ایک دفعہ ایسی کوشش کیجاویا  
 کہ انکا استیصال اس ملک میں سے ہو جاویا ہٹنگن صاحب نے  
 صاحبان ڈائی رکٹر سے اجازت لیکر احاطہ ملکہ سی فوج جمع کی سپاہ  
 نے ان قضا قون کو اوسکے مقاموں پر گھیر لیا اور ایک ایک کو مارا  
 اور اوسکے تمام فرقوں کو برباد کر دیا جب کہ فوج انگریزی تعاقب پار پور  
 کا کر ہی تھی پیشوا اور راجہ ناکیپور اور موکٹر متفق ہوئے اور بامید اخراج  
 انگریزوں کے اس ملک سی اونکی مقابلہ میں مستعد ہوئی لیکن ان تمام  
 سرداروں نے شکست پائی پیشوا اور راجہ ناکیپور ہندوستان سے

اوتارے گئے اور ایک بڑا حصہ اس ملک کا سلطنت انگریزی میں  
 مل گیا یہ تمام باتیں زمانہ اقتدار مارکوس فاسٹنگر میں جسنی دسویں ستر  
 مارکوس ولس لی صاحب کی انہیں باتوں کی سعادت کی تھی ہوئی تھیں اگرچہ  
 وہ ہیٹ برس کا تھا لیکن دانائی اور زور جو اس وقت میں درکار تھا اس میں  
 سب موجود تھا طاقت پنداریوں اور مرٹون کی بالکل جاتی رہی اہ انگریز تمام  
 کشور ہند پر تسلط ہو گئے قبل زمانہ لارڈ فاسٹنگر کی کوئی ساسی واسطے  
 تادیب و تعلیم رعایا کے نہوا تھا یہ بات زعم کی گئی تھی کہ تعلیم اور کامیاب  
 زوال سلطنت ہمارے کا ہے اور ان کے جہالت باعث ہمارے قیام  
 کی اس مظنہ مہمل کو لارڈ فاسٹنگر نے رد کیا اور سنی کہا کہ سلطنت  
 انگریز ہندوستان میں واسطے بہترے لوگوں کی مقرر ہوئے ہے  
 اور ہم پر فرض ہے کہ ہم انکی تادیب و تہذیب میں سے کریں ایک نئے  
 بات اور نئے ایام حکومت میں واقع ہوئی مدارس مقرر ہوئے اور ساسی  
 جمیلہ واسطے تعلیم و ترقی علم ہندوستانیوں کی کی گئی اسی میں  
 سنہ ۱۸۵۷ء ہمارا ہمارے میں اخبار ہندوستانی جواب ملک ہندوستان میں  
 نہ چھپتا تھا چاہے خانہ سیرام پور میں مطبوع ہوا اور وہ سماچار درین کو  
 مشہور ہوا جب کہ لارڈ فاسٹنگر برس اور سکی ایک نقل گئی اور سکو  
 دیکھ کر اسے اس بات کی کچھ تشویش ہوئے کہ باشندگان اس ملک  
 کے سبب اور سکی بہت ہوشیار ہو جائیں گے بلکہ اسے صاحبان کونسل  
 کے لگیا اور حکم دیا کہ یہ چوتھائے محصول ڈاک پر ارسال ہوا  
 کرے اور سیوقت میں بیچ کلکتہ کے کلکتہ سکول ایک سو ساٹھ سے

بی بی منیگٹر صاحبہ سی مقرر ہوئی اور ڈبلیو بی بیکی صاحبہ اور کیری صاحبہ بہت اسمین سامعی تھے اونہیں ایام میں بیچ دار الرہست کلکتہ کی ایک مدرسہ سوسائٹی کا واسطے تربیت ہندوستانی لڑکوں کی مقرر ہوا جو اعلیٰ ترین صاحبہ بی ایک بڑا مدرسہ اسطی تعلیم باشندگان اس لائیت کی اونکی اپنی زبان میں کہولا اور سیرام پورین سیرام پور مشنری بی بی بیچ تقرر ہندو کالج کے ایڈوارڈ ہاڈلست صاحبہ اور ہیزنگ ٹن صاحبہ اور دیوڈ سیر صاحبہ بی بہت کوشش کی اور اسمین مزارون ہندوستانی زبان علوم انگریزی سی بہرہ مند ہوئی مارکوسوف منیگٹر صاحبہ کی جو دوفیض نے طبائع انگریزوں پر اثر کیا اور مدرسہ جنکا وجود چند سال پیشتر تصور میں ہی نہ تھا اب ظاہر ہوئے اور چند انکی کمال فیاضی سے ہونے لگے اٹھارہ سوئسٹس میں لارڈ منیگٹر ہندوستانی سی روانہ ہو گئے اسکی بڑے اہتمام کوشش سی عرصہ نو برس میں علاقہ کمپنی بڑھ گیا اور آمد نے زیادہ ہوئے اور قرض گہٹ گیا ہندوستانی کمپنی ایسی رونق ہوئی تھی خزانہ معمور تھا اور آمدنی خرچ سے قریب دو کروڑ روپے سال کے زیادہ ہونی لگی تھی \* \* \*

### لارڈ امہرسٹ

جارج کینگ وزیر شاہی میں سے کمال عقل و فراست رکھتا تھا اور حاکم اول بورڈ آف کنٹرول کا تھا او سے امور ہندوستان سی خوب واقفیت تھی بعد استعفیٰ ہونے لارڈ منیگٹر صاحبہ کی ہ گورنر جنرل مقرر ہوا جب کہ سب تباری اوسکی انکی ہو چکی تھی کہ ایک

اسکے شرکار میں سی مرگیا اور وہ درجہ پہلی برائگستان میں نصب ہوا  
 صاحبان ڈائی ریکٹر فی لارڈ امہرٹ کو جو دس برس پیشتر شاہ انگلند کا سفیر  
 ہو گیا اور نر جنرل کرکرنڈ وستان کو روانہ کیا اس وقت انگلیس کے صاحب  
 کی سی تباہ آئی لارڈ امہرٹ صاحب کی پہلی اگست سن ۱۸۵۷ء میں  
 کلکتہ میں جان آدم حاکم اول کونسل کاروبار گورنری کرتے رہے یہ اپنی ایا  
 اقتدار میں مزاحم جہا پہ خانہ کا ہوا اور یہہ مخویر اسکی اقبج تھی لارڈ امہرٹ فی  
 کلکتہ میں انکر دیکھا کہ اسی فوراً لازم ہی کہ اہل برما کو زبرد تو بیخ کمری خندان  
 جو وہاں مسلط تھا اوہوں فی انہیں دنوں میں تنگھا ہوا کو حسیہ انکر نرنگالہ  
 میں پہلی پہل قابض ہوئی تھی لیلیا تھا فتح منی پور و اسام سی مانع شانی نر  
 شعلہ غرور و مکت ر وشن ہوا اور یہہ خیال ہوا کہ وہ نرنگالہ تک فتح کرنا جب  
 اسمین اور انکر نرون میں صلح تھی وہ کچھ فوج علاقہ کمپنی میں جو طرف کچا اور  
 ایربکان کے تھا لیلیا تھا اوسنی جزیرہ شاہ پوری پر جو زیر دریائی ٹیکناف  
 کے تھا حملہ کیا اور تھوڑی سی سپاہی جو وہاں رشتی تھی اوہیں تہ تیغ کیا جب  
 اس سی آوا میں سبب اسکا دریافت کیا تھا اوسنی گستاخانہ جواب دیا کہ  
 میں جزیرہ مذکور کو خود رکھتا اور در صورتیکہ مجھی اوہیں دخل نہوگا تو میں گالہ  
 پرتاخت کروں گا باخچون مارچ سن اٹھارہ سو چوبیس میں سبب اس  
 شرارت اور زیادتی کے گورنر جنرل مسعد جنگ کا اہل برما سی ہو گیا  
 متی کو فوج انکر نری علاقہ شاہ برما میں وتری اور بنڈر ننگون پر قابض ہوئی  
 تھوڑی عرصہ میں ضلعا سام ایرکان و کنارہ مرگیا کو ہی لیلیا سپاہ انگریزی ہستہ ہستہ سلطنت  
 کوڑی اور راہ میں جتنی قلعہ و شہر تھی ان پر قابض ہوئی اور فوج اہل برما کو بار بار مغلوب کیا شروع

سن اٹھارہ سو چھیپیسٹل میں سپاہ انگریزے امیر لوہراوسی چند منزلی گئی تھی  
 بادشاہ فی اپنی تخت گاہ کی محافظت کی لئے شرط مطلوبہ صاحبان انگریز  
 کو منظور کیا اور صلح ہو گئے اور تمام اسکا صلح پانڈا ہووا اس معاملہ میں  
 اہل برمانے منی پور آسام ایریکان اور تمام کنارہ مرتبان حوالہ انگریزوں  
 کی کر دیا اور ایک کروڑ روپے دینی کا جو لڑائی میں انکا صرف ہوا تھا اقرار  
 کیا جب انگریز اہل برما سی لڑ رہی تھی کہ ایک فساد دجن سال سردار بہت پور  
 اور ماد مو سنگھ اوسکی بہائی جو چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے بلونت سنگھ کو چور د  
 سال تہا مسند ریاست سی او تہ دین اور آب حاکم موجا دین اٹھا یا چارلس  
 مشکف صاحب فی دجن سال کو بہت سے فہمائش کے لیکن اوسی کچھ مفید ہوئے  
 اور یہ بات معلوم ہوئے کہ اب جنگ کے ضرور سے تسخیر اس مقام کی بہت  
 دشوار تھی سن اٹھارہ سو پانچ میں لارڈ لیک فی اوسکو محاصرہ کیا اور  
 انگریزوں کی سردار اور سپاہی کے جنگ مندوستان میں اتنی نہیں کر  
 گئی تھی جتنے اس محاصرہ میں ہلاک ہوئی اگرچہ راجہ فی سبب محاصرہ  
 اوٹھا ڈالنے کے بیس لاکھ روپے انگریزوں کو دئے تھے لیکن یہی وہ  
 قلعہ اوسکے قصہ میں نہ آیا حقیقت میں بھی ایک قلعہ مشید تھا کہ انگریز  
 باوجود محاصرہ کی اوسکو نہ لی سکی اور تمام مندوستان میں یہ مشہور  
 ہو گیا کہ وہ اوسکو تسخیر نہ کر سکیں گے گرد اوسکے ایک کچی بڑی آٹارگی  
 فضیل تھی اور تلے اوسکی ایک چوڑی خندق اگرچہ ایک بڑی فوج برما  
 سی لڑ رہے تھی سپر بھی ایک ٹکر بس ہزار آدمی کا اور سو ضلع پسر  
 قلعہ پر گئی اور تمام مندوستان منتظر تھا کہ کیا بات ظہور میں آوے



تیسویں دسمبر کو جنگ شروع ہوئی اور اٹھارویں جنوری سن اٹھارہ سو پچیس  
 میں لارڈ کیمبرلینڈ نے اس جنگ پر قابض ہو گئے اور جن سال کو انگریزوں  
 نے بڑا کر قلعہ آٹھ آباد کوروانہ کیا جنگ پرمات اور بہت پور میں سرکار ان کروڑ  
 روپیہ زیادہ کی قرضدار ہو گئی سن اٹھارہ سو ستائیس میں لارڈ امہرٹ  
 نے صنلہ مغربیہ کا دورہ کیا اور دہلی میں آئی گفتگوی وضع و طوار  
 حکومت انگریزی کی شاہ دہلی سی ہوئی گورنر جنرل نے صاف کہہ دیا کہ  
 انگریز کسے نوع سے تابعدار خاندان تیموریہ کے نہیں ہیں اور کہ ہم تاج  
 ہندوستان کی عین ساتھ برس بعد جنگ لڑی کی اسطرح کا کام انگریزوں  
 نے کیا خاندان شاہی یہ بات سن کر نہایت غمگین ہوا اور انہوں نے خیال کیا  
 کہ مرے اگرچہ مجھے کمال گستاخ تھی لیکن انہوں نے کہی بادشاہ ہندوستان  
 کا دعویٰ کیا تھا اور میں ملقب شاہ ہند کرتے تھے اور اب خاندان ہماری  
 سی سلطنت ہمیشہ کو گئی اہل اس دیار کو اس بات سے کچھ بچ نہوا

### لارڈ ولیم بنٹک

لارڈ امہرٹ نے سلطنت ہندوستان کو ولیم بیروڈیل کی تفویض  
 کر کے آپ آخر مارچ سن اٹھارہ سو اٹھائیس کو طرف انگلند کی روانہ  
 ہوئی جب انگلند میں اسکی مستعفی ہوئی کی خبر پہنچی لارڈ ولیم بنٹک صاحب  
 نے واسطی اس عہدہ کی حقوق اپنے آگے صاحبان ڈانی رکھ کر  
 ظاہر کئے کہ میں زیادہ پیش سبج میں اس کی گورنر ہوں لیکن  
 دفعہ غیر منصف سے مجھے تمہنی بلایا تھا اور وقت میں انہوں نے اسکی  
 دعوے کو تصدیق کر لیا اور اسی اٹھارہ سو ستائیس میں گورنر جنرل



مقرر کر دیا یہ بات جانا جائے کہ انگلٹنڈ میں سوای دو چار آدمیوں کی اور کوئی لائق اس عمدہ جلیل کی نہ تھا لارڈ ٹنک صاحب چوتھی جولائی ۱۸۲۱ء میں بح کلمتہ کی داخل ہوئے آمدنی جبکہ عرصہ بہہ برس کا مواختصا کہ لارڈ مسٹکسز اچھی حالت میں چھوڑ گئے تھے اور اسکی اب صورت کچھ اور ہو گئی تھی قرض بہت ہو گیا تھا اور خرچ آمدنی سے زیادہ بل اپنی روانگی کی لارڈ ٹنک نے صاحبان داتی رکٹر سی اقرار کیا کہ میں اخراجات میں کمی کرونگا اور سنی آتی ہی دو کمپنیاں معطل کر دیا قوت کرنی حال خرچ ملتون اور سباہ کی مقررین اور اوہنیں کہہ دیا کہ معلوم کرو کہ کس قدر کمی ہو سکتی ہے حقیقت میں یہ بات بہت ناپسند تھی جن لوگوں کا سبب کمی کرنے لارڈ ٹنک کی نقصان ہوا اوہوں نے کلام دشنام آمیز اس کے حق میں بہت سی کہے کیونکہ اور سنی احکام صاحبان داتی رکٹر کے تعمیل گئی تھی جو اہلکار کے واسطے تخفیف خرچ ملک کے معین ہو گا اسکی سب شکایت کریں گے اور کوئی اور سنی راضی نہ ہو گا لیکن مانہ آئندہ میں اسکا انصاف کریں گے وجود اس شورغل کی جو لارڈ ٹنک صاحب پر مورہا تھا اس نے کچھ نامل نکلیا اور اپنی کام کو بدستور کتی گیا آخر کو اسنی خرچ سرکار گھٹایا اور ادای قرض کی راہ کردی سرکار کتنی ہی برس ہی درخت رسم ستی اور مدت اسکی رواج اور تعصب اہل مذہب کی در پی تھے اکثر لوگ سرکاری نے لکھا تھا کہ اہل دیار اس رسم کو بہت عزیز جانتی ہیں اور اسکا میوقوف کرنا خوب ہو گا لارڈ ولیم ٹنک نے بعد داخل ہونے کے ہندوستان میں اس مقدمہ میں بہت سی غور کے اور

اوسکی نزدیک یہ بات تحقیق ہو گئی کہ موقوف کرنا اوسکا کچھ مشکل نہیں  
 ہے سپریم کونسل نے یہی اوسکی رائے کی مطابقت کی چوتھی دسمبر سن اٹھارہ  
 سو تیس میں یہ حکم جاری ہوا جس سے کہ وہ رسم ظلم و بی رحمی کی جاتی  
 رہتی بہت سی شمول اور معزز اس دیار کو اس کارنیک سے خفگی اور نارضا منہ  
 بہت ہوئی کیونکہ مداخلت ہماری اونکی رسومات مذہبہ میں ہے اور  
 اس آئین کے منوخی کی لٹی گورنر جنرل کو درخواست دی لارڈ ٹنک صاحب  
 ادالہ قویہ موقوف کرنی اس رسم میں لایا اور انکی عرضی کو پیر دیا اوسنی  
 اونہیں سمجھا یا اگرچہ اس رسم سے انکو جبکہ سبب سے سیکڑ و ن  
 آدمی ہلاک کرتے تھے ممالعت کی لیکن نمہنی طریقہ مساوات سے جو ہمارے  
 عادت قدیمی ہی تھا اور نہین کیا انہیں ایام میں ایک دوسرے  
 گروہ متمولین نے جس کا منشا رد و اراکانا تہہ ناگور اور ای کالی نا تہہ  
 جو دہرتے تھے اس کا رخیر کے شکر گزاری میں ایک عرضی گورنر  
 جنرل کو پیش کی وہ لوگ جو جاری رہنے اسکی میں ہی تھی اونہوں  
 نے دہرم صبا مقرر کے لئے ایک گروہ نی کلکتہ میں متفق ہو کر کچھ  
 روپے جمع کیا اور ایک انگریز کو اپنا وکیل کر کرانکلکتہ کو روانہ کیا  
 اور ایک عرضی درباب جاری رہی اس رسم کی اوسکی حوالہ کے  
 تاکہ وہ روپے صاحبان کونسل کے پیش کرے لیکن وزیر ای  
 شاہی نے تمام باتیں جو جو اس رسم میں کہی گئیں تھیں سنکر حکم موقوفی  
 سستی ہونی کا بحال رکھا اس رسم کو موقوف ہونی تو برس ہوئی  
 اور کچھ علامت مخالفت کے نہیں پائے گئے اب لوگ اس رسم کو انکی

کو بھول گئے تھے اور مردمان زمانہ آئندہ اس حال کو تواریخ میں لکھ کر  
 شاید باور کریں اٹھارہ سو اکتیس<sup>۱۸۵۷</sup> میں بڑا انقلاب عدالتوں دیوانے  
 میں واقع ہوا اے آلان باشندگان اس یار کو تنخواہ قلیل ملا کرتی تھی  
 اور وہ مقدمات خفیہ کا فیصلہ کیا کرتے تھے لیکن لارڈ ولیم نے کہا  
 کہ اوسکے مشاہیر بڑے بڑے ہوں اور اس طرح منہ دوستانوں  
 کا رتبہ بلند ہو سال مذکور میں تنخواہ اور حکومت منصفوں اور  
 امینوں کے بڑھ گئے اور ایک نیا گروہ اہل کاروں کا ملقب پرنسپل  
 صدر امین یعنی صدر اصدور مقرر کیا گیا تھا شاہد بڑھ گیا اور اور  
 اختیار دیوانے میں بہت ہو گیا عہدہ جسٹس اور عدالت ہائے  
 پرنسپل موقوف ہو گئیں اور عدالتیں جن میں منہ دوستانی  
 حاکم تھے اور عدالتیں صاحبان صنلج جج اور صدر دیوانی عدالت  
 فقط باقی رہ گئیں یہ نیا بندوبست جدید کی جگہ آٹھ برس ہی  
 بہت ترے تھے غرض وضع اس بندوبست سے یہ ہے  
 کہ اول منہ دوستانی مقدمات کی سماعت کریں اور اوہیں فیصلہ  
 کر دیں اور انگریز فقط مراع اوسکے احکام کامنین لارڈ ولیم ٹنک  
 نے عدالتوں نو جدارے میں بھی بہت سی درستی کی ابتدا میں صاحبان  
 سرکٹ یعنی عدالت دائرہ سائرہ مہینی میں ایک بار اجلاس  
 کیا کرتے تھے بعد ازاں صاحبان کمشنر کو تعلق اس عدالت  
 کا ہوا اور دونین مہینے میں ایک تہ اجلاس دائرہ سائرہ کیا کرتے  
 تھے انجام کار یہ ہوا کہ صاحب شش جج ہر مہینے میں ایک بار اس

عدالت میں بیٹھ لگا اور اس طرح کی تکلیف قیدیوں اور گواہوں کی کم ہو گئے اس مختصر کتاب میں بیان اون یہودیوں اور آسٹریائیوں کا جو زمانہ لارڈ ٹنک میں ہوئیں نہیں ہو سکتا ہے حاصل ان سب باتوں کا یہ تھا کہ ہندوستانیوں کی ترستے ہو اور کارسہ کاربہ آسانی ہونے لگے اٹھارہ سو اکیس میں رام موہن رائے ولایت کو روانہ ہوا بعد ایک مدت مدید کی یہ ایک شخص بنگالہ میں اب صاحب علم و صاحب فہم پیدا ہوا اور ایک مدت تک بنگالہ میں رہا وہ قوم کا بڑھن بھٹا انگریزوں کے سلطنت میں وہ عہد ہی جلیل پر ممتاز ہوا وہ زبانوں بنگالی و فارسی و سنسکرت اور انگریزی سے خوب واقف تھا اور دل اسکا مخزن جمیع علوم تھا اوستی بہت سی کوشش کی کہ اوسکی ہم وطن پریش دیوتاؤں دیوتوں سی باز رہیں اور وہ بے انیرش کسی بات کی اصل و دیا پر عمل کریں لیکن یہ ماجرا غریب ہی کہ اوسکی ہم وطنوں نے اس پر کراہی کا اطلاق کیا اگرچہ ہندو اب تک عوامی کرتے ہیں کہ ہمارا عمل و دیا پرے لیکن وہ لوگ بھی جو اس سی مخالف تھے اوسکی استبداد پر تحسین و آفرین کیا کرتے تھے اور وہ نخر جاتے تھے کہ اب مختصر ہمارے ملک میں پیدا ہوا اوسیکا اوپر بیان ہو چکا ہے کہ بڑی دیکھا خاندان تیموریہ کے لارڈ امہرست کی وقت سی جاتی رہے تھے بادشاہ کو آرزو تھی کہ عزت و مرتبہ جو سابق میں اسکو تھا ہر حاصل کرے اور اسلئے اوسنے حاکمان ولایت سے رجوع کر کے

جہاں اوسنی رام موہن رائے کو اس مقدمہ میں وکیل کیا اگرچہ جہاز  
 پر سوار ہونا زمانہ سابق میں مذہب ہنود میں معیوب نہ تھا لیکن کل جنگ  
 میں اوسکو برا جانتے ہیں اور جو یہ کلام کرتا ہی اوسکو برادری سے  
 خارج کرتے ہیں رام موہن رائے سرزنش اپنی ہم وطنوں کی خیالی میں  
 نہ لایا اور جہاز پر سوار ہو کر ولایت کو گیا اور وہاں اوسکی بہت عزت و توقیر  
 ہوئی جس مطلب کی لئے وہ گیا تھا ہوا حاکمین ولایت نے  
 بزرگی خاندان تیموریہ کا حکمو انہوں نے تیس برس سی کچھ علوفہ جٹا  
 مقرر کر دیا تھا انکار کیا لیکن رام موہن رائے نے خاندان مذکور کی آمدنی  
 میں تین لاکھ روپے زیادہ کروا دئے وہ قبل مراجعت کمر گیا  
 اور برٹل میں مدفون ہوا تیسواں سال اونیسویں صدی کا تواریخ بنگال  
 میں بہت عجب ہے اس میں کتنی کوٹھیوں کا دوالا نکلا بعضے اویں کی چاس  
 برس سی جاری تھیں اٹھارہ سو تیس<sup>۱۸۷۳</sup> میں پلما اور کمپنی کی کوٹھی بند  
 ہوئے اور باقی باغچہ تین چار برس تک کہلین رہیں لیکن انجام کار  
 وہ بھی بند ہو گئیں اور لوگوں کو سولہ کروڑ روپی کا نقصان ہوا وگرو  
 روپے ہے اس اسباب ہی جو باقی رہ گیا تھا وصول ہوا اسی سال میں  
 بعد انقضای تیس برس کی کمپنی نے ٹھیکہ از سر نو لیا اس جہت سی  
 بہت سی تبدیلیاں کاروبار اس ملک میں ہو گئیں تجارت کمپنی برطانوی  
 سے موقوف ہو گئی اور حکم ہوا کہ اون کی کوٹھیاں بیچے جاویں اور تجارت  
 چین کی بھی جو چوبیس برس تک صرف وسیلہ اونکی گذران کا تھا  
 لاجر ہو کر چھوڑ دی حاصل کلام یہ ہے کہ اویں جبراً خوی تجارت

کو جب کی وہ دوسو برس سی عادی ہو رہی تھی ترک کرنا پڑا اور فقط حکومت ہندوستان پر سکتے ہوئے جو اشخاص کہ بیچ انگلستان کے کمپنی میں داخل تھے اونکی لئے یہ حکم ہوا کہ پیسٹ لاکھ روپے سالانہ آمدنی ہندوستان میں سے بیس بیس تک لیا کریں اور سب چھوٹی بڑوں نے اس بات کو بڑا جانا ایک گروہ واسنجین قانون کا کلکتہ میں مقرر ہوا اسمین تمام اصحاب کونسل اور ایک شخص اور جو لوگو سرکار ہند داخل ہوئے یہ لوگ تمام ہندوستان پر حکم ران اور دستور سپریم کورٹ کے درست کنان تھے خدایت خاص وضع قوانین ہندوستان کے مقرر ہوئی اور لقب لاک مشن کا بابا گورنر جنرل تمام ہندوستان میں حاکم اعظم تھے اور دوسرے احاطے اور سکی محکوم رہی احاطہ بنگال کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک کلکتہ اور دوسرا اگرہ یہ انقلابات عظیمہ اس اجارہ جدید میں ہوئے بح زمانہ اقتدار لارڈ بنٹک کے بہت سے واسطے تربیت تعلیم لوگوں کے طور میں آئی خصوصاً زبان انگریزی کے سکھلانے میں سن اٹھارہ سو تیرہ میں صلیجان پارلمنٹ فی ایک لاکھ روپے آمدنی سرکاری واسطی ترقی علوم اور تربیت رعایا کی مقرر کیا تھا تمام یہ روپے سکھلانے علوم سنکرت اور عربی میں راجگان صرف ہوتا تھا کیونکہ لوگوں کو تعلیم ان دونوں زبانوں سے کچھ تہذیب و تادیب حاصل نہوئے لارڈ ولیم بنٹک نے سکھانا زبان انگریزی کا اہم جانکر تقسیم دارس انگریزی میں بہت سا روپیہ علاوہ اس روپیہ سے جو صلیجان پارلمنٹ



نے رحمت کیا تھا خرچ کیا اور اسے حکم دیا کہ طلباء نو وظیفہ خوا  
مدارس سنکرت و عربیہ میں بجای طلبہ ای تحصیل خواہ یا ب سابقہ کی داخل  
کئے جاویں اور وہی اور دوسرے باغیوں سے خوش سیکنے زبان انگریزی  
کی تمام ہندوستان میں ہو گئے اور اسکے اعمال حسنہ میں سے ایک یہ تھا کہ  
اوسنی مدرسہ طب و ایسے تعلیم ہندوستانیوں کی کلکتہ میں جس کا خرچ  
بہت ہوا مقرر کیا پروفیسر برہمچوڑا ایسے ترقی ہندوستانیوں کے  
فن جبرائیل و طبابت میں ضرورتی رکھی گئی فائدہ جو تقریباً سہ سی  
ہو گا قیاس سے باہری لارڈ بنٹک کی وقت میں ہندوستان کلکتہ میں  
مقرر ہوتا باشندگان اس کے اسراف سے بچیں اور طریقہ اعتدال  
پر چلیں اور یہ بات بخوبی بن آئی اب لارڈ بنٹک صاحب متوجہ طرف  
درستی محاصل سائر کے ہوئے یہ بات مدت سے رائج تھی کہ تمام ہندو  
جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوتے تھے ان کی حصول دے ایک جانے  
سی دوسری جانی نہ جاسکتی تھیں کچھ ریان پرمٹ کی راہ ہا ہی خشکی تری  
پر جہان سے آمد و شد لوگوں کی کثرت سے ہوتی تھی مقرر ہوئی تھیں اور  
افسردہ اسطے تلاش اس بات کی مقرر ہوئے تھے اس طرح آمد و کار  
بسیب مداخلت کرنے کی تجارت میں زیادہ ہو گئے لیکن پھر ان پرمٹ  
محمول سہ کار سی دو چہند روپیہ آب لیا کرتے تھے حقیقت میں  
ان عاملین سے اس ملک میں ایسا ظلم کیا کہ اس ضابطہ کو ایک کے زیر  
جو اس علاقہ میں داخل ہوا اور مسلم و دانش سی بہرہ کافی رکھتا تھا  
تعبیر بالفاظ دشنام کیا جب انگریز خود منصرم امور سلطنت کے



ہوئے اور مسلمانوں کا اختیار جاتا رہا اور انہوں نے حراج کو بدستور پایا اور بطور سابق اس کو بحال رکھا لارڈ کورن ولیم نے جو ایک مرد عالی ہمت تھا ان خرابیوں کو جہین اہل دیار متحمل ہو رہے تھے ملاحظہ کیا اور سترہ سو اٹھاسے مین کچھ ریٹ پرٹ کو یکم ضلع اندرو سے موقوف کر دیا اور اس قاعدہ کا بالکل رواج جاتا رہا بعد تیرہ برس کی جب صاحبان انگریز کو خواہش اس بات کی ہوئی کہ آمدنی سرکار مین توفیر ہوئے اسلئے اس قاعدہ نے ہر قرار پایا لارڈ ولیم بنک نے واسطے دریافت کرنے حقیقت اس ضابطہ کی سی ای بڑی ولیم صاحب کو جو اہلیان سرکار بنگال مین داخل تھا مقرر کیا اور کہہ دیا کہ بعد دریافت کا سینے کے کیفیت اس کی لکھ بھیجی بعد اس کی اس نے ایک کمیٹی تجویز کے تاکہ وہ کوئی تدبیر واسطے دور کرنی محصول کی نکالیں اگرچہ اس کی زمانہ مین اس بات نے درست نہیں پائی تھی لیکن سبب تحریک کرنی اس کی کی اول اس مقدمہ مین وہ مستحق افزین و تحین کا ہی لارڈ ولیم بنک کو اب تدار حکومت اپنی سی خواہش جاری ہونے سے جہاز دھانی کی بیچ سندھ اور دریای بنگال کی بہت تھی اور اس مین اوسنی بہت سے کے جہان تک اس سی بنا اس نے کوشش کی کہ انگلستان و ہندوستان مین ماہ بجاہ آمد رفت ہو جاوے لیکن صاحبان ڈائی ریکٹر اس کی سنگ راہ ہوئے اور اسے بار بار شورش کی کہ اس نے جہاز سیولینزی کو مابین بنی اور سوئز کے ڈاک تیلی لیجانی کے واسطے مقرر کیا تھا +

لارڈ بنٹک صاحب نے کورٹ آف ڈائریکٹرس سے کہہ کر سٹیمرز  
یعنی جہاز و خانے بنوائے جو کہ درباروں نکال اور اسلام مغربی میں  
جاری ہووین انگریزوں اور ہندوستانوں کو سبب اونکے بہت مفاد ہوا  
ھے اور وہ سابق سے دو چند شمار میں ہو گئے اور نفع ھے کہ ایک  
زمانہ میں وہ اس امر اط سے ہو جائینگے جیسے انگلنڈ اور امریکا  
میں اب ہیں بیچ زمانہ لارڈ ولیم بنٹک کے جو مارچ سن ۱۸۶۷ء  
میں تمام فساد کسی نو عہ کا دشمنان اط سے ظہور میں نہ آیا تھا اونکے  
وقت میں امن و چین رہا اور رعایا کے بہت تر تے ہوئے کیفیت  
نظم و نسق کی بے تفصیل نتایج مذاہر کے جو اوسنی کی نہیں کا حقہ  
معلوم نہیں ہو سکتا ھے بعضی باتوں اونکی میں شاید تصور عقل ہو سکے  
جو اوسکے دورہ حکومت میں جو احوال بیع سلطنت عظیمہ کے واقع  
ہوئے انکا ذکر تواریخ سے ظاہر ہوگا اور ہندوستانی اوسکے  
نام کو ساتھ نیکی کے ما ذکر تے ہیں فقط \* \* \*

دیکھو شاہد اس کتاب میں

## حواشی

### حاشیہ اول \*

سنن سترہ سوانسٹ میں صوبہ داری صوبہ ثلاثہ نکالہ و بھار اور لہ  
کی بنام شاہزادہ پسر عالم گیر تانے کے جو بعد ازان شاہشاہ

اور لقب شاہ عالم نانے ہوا مقرر ہوئے وہ مع لشکر کے پٹنہ کو روانہ  
ہوا اور اس شہر کو حصار کر لیا پورش فوج شاہزادہ فی اگر حجب  
دل خواہ نکسا تھا لیکن باوجود اسکے بھی وہ شہر قبضہ اولیاء دولت  
شاہزادہ میں آجاتا اگر نواب اود ازراہ فریب کے نکھلا ہیبتا کہ اعانت  
شاہزادہ عالم پناہ کے لئے آتا ہوں اور دغا کر کر قلعہ آگہ آباد کو مخبر  
نکر تا یہ خبر سنکر محمد قلیخان نواب آگہ آباد کے ہاتھ سے تمام اعانت  
شاہزادہ کے ہوتے تھے اور وہ اسکا مددگار رہتا اپنی تخت گاہ  
کے چھڑانے کے لئے چلا آیا جب شاہزادہ بیکس کا کوئی بازو بار  
نرما اور یہی اوسنی کوتے جارہے تھے اسنی کلا او صاحب کو ایک خط  
لکھا اور کچھ روپے طلب کیا جس کو صاحب موصوف نی فوراً  
بیش کیا دو سال وزیر عماد الملک فی اس منگام میں کہ افغان  
متصل بھگاہ کے آگے تھے شاہ عالم گیر کو مار ڈالا شاہزادہ نے  
متخیرنگالہ کو چلتے ہوئے اسباب تجل اور لقب شاہشاہی کا لیا  
وہ اگرچہ فتحاب نہوا لیکن اوسنے بعد کے شکستوں کے انگریزوں  
سے اعانت لیکر سن سترہ سو بیسٹ میں آگہ آباد اور کوڑے پراہن  
ہوا اور اوسنی بے دیوانے بنگالہ و بھار و اوڑبہ کی عطا کی و بر خلاف  
مرنے انگریزوں کے نواب اود اور مرہٹوں سے جا ملا اور اونکی  
مدد سے دوبارہ تخت گاہ دھلی پر جو سن سترہ سو ساٹھ سی قبضہ ہوا  
یا رسیلون میں نے مسلط ہوا + + + + +  
خامشیہ دوم

رہیلون کی غارت اور لوٹ کی لٹی انگریزوں کی سنہ سترہ سو بہتر  
میں شجاع الدولہ نواب اودے صلح کی اور اوسنی تنخواہ فوج انگریزی  
کی اپنی ذمہ کر لی یہ ایک لڑائے جو تارینج میں مرقوم ہی بہت بجاتی  
نواب اودے یہ ایک حیلہ اوٹایا کہ رہیلون کی وہ روئی جسی  
اونہوں کی عوصن ہمارے حمایت کے دینا افرار کیا تھا نہیں دیا اور  
حقیقت میں وہ روئے اپنے ذمہ پر واجب نہ تھا کیونکہ اوسنے  
اونکی کچھ حمایت نہیں کی ماہ فروری میں ایک فوج سرداری نیل  
جمن میں کے رہیل کہنٹہ کو بمطلب جنگ روانہ ہوئے اور ٹیسیون ابرل  
کو کرنیل مذکور نے چالیس ہزار رہیلون کو مع حافظہ اونکی سرداری  
مقتل بابل نالہ کی شکست دی وزیر قاصد سی کھڑا رہا اور میدان جنگ میں کس  
نہوا لیکن بعد حصول فتح کی اسنے تمام ملک کو لوٹا اور غارت کیا \*

## حاشیہ سیوم

رہیلان ہند میں سی کسی فی موافق حیدر سے کے انگریزوں سی مقابلہ  
نہیں کیا تھا اور وہ اوس سی بہت خائف تھے ابتدا میں وہ  
کچھ اشخاص معززین و ممتازین میں سے نہ تھا بلکہ ایک غریب  
سپاہی تھا عرصہ قلیل میں پانسو سوار زیر حکم اوسکی تھیں  
ہوئی اور بعد اوسکی اوسنی فوج شاہی میور میں ایک عہدہ پایا  
اپنی دستگیرے اور ولی نعمت کو اوسکی عہدہ سے معزول کروایا

۲ روپیہ ہادی ۲ روپیہ ۱۲ روپیہ  
 حاشی ۱ روپیہ ۱۰ روپیہ ۱۰ روپیہ

اور آخر کو آپ مالک محنت ہو گیا سن سترہ سو سات میں پہلے فرانسس  
 سی صلح کر لی اور اون سی مدد لینے کی واسطے بونڈ چری کو آیا لیکن انگریزوں  
 فی اوسی ہٹا دیا سن سترہ سو سات میں اور سترہ سو اٹھ میں ہر وہ  
 انگریزوں سے لڑا اور بعد اظہار بہت سے فنون سپاہ گری کے اور  
 نے دور تک فوج انگریزی کا تعاقب کیا اور دفعہ چہ ہزار سوار سے  
 متصل مدرس کے آٹھ ہوا چھوٹی اپریل کو اوسنی کچھ شرط باب  
 صلح میں کہ جس میں یہودی اور فادہ قلیل انگریزوں کا متصو تھا کو  
 یعنی حاکم عظم مدرس سی لکھ بھیجیں جسی اوسنی جبر قبول کیا اور آخر  
 لڑائی شدہ سواسی میں برخلاف مرضی انگریزوں کی مرثون سی صلح کے  
 اور ساتھ جمعیت ایک لاکھ آدمیوں کی جسمیں سی کچھ زیر حکم فرانسس  
 کے تھی مدرس کو چلا اور اوسکی گرد و نواح کو بہت سا لوٹا حیدر سے  
 فی ساتویں دسمبر کو سن سترہ سو یا سی کو اس عالم فانی سی طرف عالم  
 جاودانی کے کوچ کیا اور پیو بیٹا اوسکا بچا سی اوسکی تخت نشین ہوا

## حاشیہ چہارم

جیت سنگہ راجہ بنارس کو انگریزوں نے سنہ سترہ سو سات میں خلا  
 مرضی نواب اود کے جس فی بعد مرے باب راجہ موصوف کی جا ہوتا  
 کہ اوسکی اضلاع پر آپ قابض ہو جا وے سند نشین کیا جیت سنگہ  
 زر خراج موافق وعدہ کی دیا گیا لیکن سترہ سو اٹھ میں انہوں نے  
 علاوہ اوسکی کچھ فوج واسطے مدد کے تجویز کے حکم اوسنی عذر

کیا کہ مجھ میں اسکا مقدور نہیں ہے اور اس طرح سہی گریز کر گیا سترہ  
سوا کا سہی میں ہیگٹر صاحب متوجہ بنارس کے ہوئے اور ایک فرمان  
دے کر رفتاری راجہ کے پہچان لیکن فوج باندھے ہو گئے اور قریب پنی  
سپاہیوں کی مع اپنی انشرون کی ماری گئیں راجہ نے انجام کائنات  
پائی آہنی لک کو جوڑ کر ہاگ گیا اسٹکنر صاحب اس کار سے فرات  
کر کر مطلب دریافت حساب اس روپے کے جو کمپنی کو نواب اود  
سے لینا تھا ملک اود کو روانہ ہوئے جاگیرات بیگمات کو جن میں  
سے ایک الدہ نواب کی تہہ پان حیلہ کہ وہ سر کنی جیت سنگھ میں  
شریک تہیں اور ہمیں انہوں نے مدد کی تھی فرق کر لین نواب فی اونی  
جبنا فہ اسباب ہاتھ لگ سکا لیا اور اسکو قرضہ انگریزوں میں ادا کیا

### حاشیہ چہم

ٹیپو سلطان میور عقل و فراست اور فن سپاہ گری میں حیدر علی سے  
بہت کم تھا اور موافق اپنے باپ کی وہ بھی انگریزوں کا بڑا دشمن تھا  
اوس نے سن سترہ سو بیاسے میں تخت سلطنت پر جلو س کیا اور  
صلح سن سترہ سو چوراسی تک وہ لڑتا رہا بسبب حملہ ٹیپو سلطان کے  
تراوان کویر ایک دوسرے لڑائی انگریزوں سے واقع ہوئے  
اور ہمیں آدھا ملک سلطان ٹیپو کا اوسکے قبضہ سی نکل گیا چونکہ یہ گان  
اسپرستولی تھا کہ انگریز اسکے ہاتھ ملک لینے کی لٹی قابو دیکھ رہی ہیں  
اسولے اس فی فرانسیون سے مدد چاہے اور جو تھی سے

سن سترہ سو ننانویں بیچ تخت گاہ سرنگاپٹیم کے جسکی حفاظت  
میں وہ ساعی ہتا مارا گیا \* \* \* \*

## حاشیہ ششم

صلح سن اٹھارہ سو دوہین پٹنوالے جواہنگ بھی برائے نام سردار  
مرٹون کا گنا جاتا تھا کچھ اصلاخ وجہ تنخواہ فوج انگریزی میں جو  
اوس کے مالک محروسہ میں رہتی تھی مقرر کئے اور اس بات کا عند  
کیا کہ میں ان سے آئند کو کبے نہ لڑوں گا بلکہ جو قصایا کہ مجھی اور  
رتیان ہند سی دیش میں ہون کے بطور عہد جان عالمی شان انگریزوں  
کے جو دیار ہند برسلط میں فیصلہ پاؤں کے دوسری ریاستوں  
مرٹون کو اس صلح سی خوف پیدا ہوا خاصہ سیندھیہ اور راجہ  
برار بہت ہی ہراساں ہوئے اور اوہوں نے جلد طرز دہمکانے  
کی جو موجب جنگ کا ہوئے اختیار کے اس عرصہ جنگ میں بیچ ہندو  
کی اور بھی بہت سی فتح انگریزوں کے ہوئیں اور ان میں اگرہ پر  
لارڈ لیک فتح باب ہوئے اور دھلی قبضہ انگریزوں میں  
آگئے سن سترہ سو اٹھارہ سے میں دھلی برائے نام شاہ عالم  
کے قبضہ میں تھی اور غلام قادر امیر الامار اختیار کل رکبتا تھا جبکہ  
اس سال میں مرہٹے اوس پر حملہ کرنے آئے امیر الامار غلام قادر  
نے یہ سمجھ کر کہ شاہ عالم مرہٹوں سے موافقت رکبتا ہی  
اوس کے انکھین نکالین اور خستہ رانہ لوٹا اور خبر قریب پہنچی



سیندھ کی سنگم رہا گا اس طرح سی سیندھ میں فی اس شاہ پر جودا  
تحت بند تھا غلبہ پایا اور تمام اضلاع کا جو اس وقت اس کی زیر حکم  
تھے مالک ہو گیا غلام قادر اگر وہ میں جا کر چپا اور اس کو سیندھ میں  
نے محاصرہ کر لیا اور وہ بہا گئے ہوئے ٹپڑا گیا سیندھ میں فی اسی  
ایک پنجہ میں بند کیا اور اس کی کان تاک ہاتھ پاؤ کو اکر اندھا کیا  
اور اسی حالت در دوالم سی وہ ہوا اگرچہ وہ شاہنشاہ کو سیندھ میں  
نے قلعہ دھلی میں رہنی کی خصت دی تھی اور یہی براہ نام حکومت  
اس کی دھلی اور تھوڑی سی اسکے مضامعات میں منقر کے لیکن وہ  
ایسی حالت افلاس میں تھا کہ بجائے اچھا کھانے پہنے کے یا تھکا  
بے اسی اور اس کی خاندان کو میر نہ ہوتا تھا ایک قلعہ  
دار اس کی نگاہ بانے کے لئے قلعہ میں رہتا تھا تاکہ وہ دور  
کہیں یہاں سی جانے پناوے جزل پروان فرانسس سیندھ میں  
کی طرف سی حاکم اس ضلع کا تھا اور اسی شاہ بیس کی حق  
میں کچھ ہلائی کی تھی شاہنشاہ کا جب انگریز دھلی پر قابض ہوئی  
بہ نسبت سابق کی بہتر ہو گیا آرام جو حالت قید میں روئے سے  
ہو سکتا ہے اسی میں رہتا اور یہی مصائب جسمی سی محفوظ اس  
سے خوب تر اس خاندان کی لئی کیا ہو سکتا تھا جبکی حشمت و شوکت  
ایک سو برس یعنی وفات اورنگ زیب سی روز بروز زوال  
میں تھی اور یہی اوہنیں اتنا حوصلہ نہ تھا کہ وہ رعیت اپنے  
کو غارت اور حملہ متمر دین سی بچاویں اور تالیع اپنے ملازمین

کی ہو گئی تھی پندرہ لاکھ روپے سالیانہ شاہنشاہی کی مقرر ہوئی اور اسکی سوا  
کچھ اور مواضع جنگی شاید ایک دو لاکھ روپے کی تحصیل ہی ملی لیکن اس  
کچھ حکومت میں مدخلت نہیں سے سن اٹھارہ سو چار میں مولانا غلبہ شاہ  
کہ دھلی پر قابض ہو جاتا وہ لارڈ لیکسلی ہیلی چیمپ مقابلہ فضیل شہر کی مع شکر  
کی آڑ افوج انگریزی اگرچہ یہاں بہت تھوڑی تھی لیکن انہوں نے زیر حکم  
ڈیوڈ اکثر لونی صاحب کی بہت شجاعت اور بہادری سے مقابلہ کیا اور دشمن کو ہار دیا +

## مضمون

بعد اختتام ہائی اس تواریخ کے دو برسے لڑائیاں بھی افغانہ اور اہل  
چین واقع ہوئیں باعث جنگ افغانہ کا یہی کہ دوست محمد خان الی کابل و پشاور  
دوس میں کچھ شرط و مو مو گئیں تھیں اور کمان ہما کہ اس سبب سے فوج اہل روسکی افغانستان  
واسطی لگاتار مخصوص کی آویگی تاکہ پشاور جو زیر حکومت سخت سنگہ تھا برسلطنت افغانہ میں دو  
انگریز اور سیس ملان کی ارادہ رویوں سے اندیشہ انک ہوئی اور انکی چاہ بہر میں لینی سطرین گونس کے  
روادار تھی مادہ خراج دو محنت کا کابل سے جلیق و تحب سے کہ اور شاہ شجاع علی ساتی کابل کا ہوا  
تاکہ چین کیسے کیطریقی نہیں ہوئی بلکہ بنام شاندر دی گلستان کی ہوئی چند سال سی گورنمنٹ  
کابل میں بیون بولی جاتی ہی اوکلمتہ سیکانیا نام ہوتا جسے دیر و کو اختیار سی کہ جہاں چاہئے  
کو چین لیکن حقیقت میں سرخص او سکوتا سی کہ وہ تمام چین کو جایا کرتی ہی کہ چہ چین نے  
سبابت کی ماعت کی تھی کہ اسکی ہماری قلمروں لائی جاوی تجا بز کالہ بی کفار کا کہنی کی  
تقوت بار بربرہا کر اور خصو جہ سے حکام چین سی انیون خفیہ ہاں لیکتی کہ شہر شاہ  
چین نے کہیں کو روانہ کیا تاہو جا کر ان بیون کو خفیہ آنی دی و سنی جمع واکران بھی اس شخصکو

جوشا زادی گلستان کس طر فنی حاکم اشیا مجوزہ بالتجاریک تا کر فاکر لیا اور کہا کہ اگر وہ شتیان منجموہ  
 انویں ہاں آئیں میں ان کو بین کر نہیں آتا یہی کہو الہ کو دلی تو میں سب کو خواہ وہ نیکے منع معین یا ہو  
 قی کر ونگا کہ تان لیت صاحبہ ادا کی لیکر لئی جوادی کا آئیں لیا ہوا اور کہا کہ جو شخص بہانہ نہیں  
 لائی ہوں نہ خوف ہوا الہ کی کرین انہوں نے اس اعتماد کو نہ لیا کہ گورنٹ انگریزی سب سے لیت صاحب کی ذمہ  
 دار اہل عاری کی ہوئی ہی اور سب کو وہ درخصوت تلف ہو جائیگی ادا کر کی سب کر دیا ۔ ۔ ۔  
 ان صاحب نے تمام بیون کو جو ادنیٰ کی گئی تھی برباد کی لکین اب گورنٹ انگریزی کی حصول خسوہ  
 او عوض شک وکیل شام ہوئی ہی اگر کہ تان لیت بخونی اختیار دیا گیا کہ اتو اس لڑا کو معنی طلب  
 کہ انکے نامہ موافا لیکر اس نے اپنی افسانہ لکھنے کی کہ اوسے اختیار رہا اس سے سی مہلات میں در انداز  
 ہو تو ارادہ کیا جس وقت میں کہ اہل چین کس طر فنی صلح بائی جاتے تھے اوسے قبول کر لیتا تھا  
 کئی بار سطر حسی اہل چین نے اوسے فریے یا اور دز ہوئی کہ اوہوں نے ایک ڈرو پی دیا تاکہ  
 کنڈن حملہ سی محفوظ رہی اوہیں ایام میں کتان لیت کی وہاں سی بدلی ہوئی او بجای او کی  
 ایک صاحب حسی لکھ رہی تھی اور دوسرے کہ وہ جنگ کو اختتام پر لاوی گا اور ظاہر کر دی  
 کہ حکم انگریزوں کا خوف اہل چین کا موجب غفلت اور سستی جو ظہور میں آئیں ہوا ۔ ۔ ۔

## تمت تمام شد

محمد علی صاحب کتاب ہوسوم بہ تاریخ نگار مطبع مطبع العلوم سنہ ۱۲۹۸  
 اہتمام سی ماسٹر قاسم علی صاحب کی چھپ کر مرتب ہوئے درہ





